وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا

بیان

مناسکِ حج وعُمرہ

خطیبُ الحجاج

حضرت مولانا شمس الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اُستاذ الحدیث دارالعلوم کراچی

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا

بیان

مُناسکِ حَج و عُمرہ

خطیب الحجاج

حضرت مولانا شمس الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

استاذ الحدیث دار العلوم کراچی

انصارُ الحجاج

شعبۂ حج عالمگیر مسجد

عالمگیر روڈ - بہادر آباد - کراچی 74800

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

الحمدللہ، ''بیان مناسکِ حج وعُمرہ'' جو آپ مسجدِ عالمگیر کے تربیتی پروگرام میں سن رہے ہیں، اس وقت وہ بیان کتابی صورت میں آپ حضرات کے ہاتھوں میں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا میں جس قدر شکر کروں کم ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے اس بیان کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمایا، اور بلا مبالغہ لاکھوں عازمینِ حج اور حُجاجِ کرام کی تربیتِ مناسک اور ادائیگیِ حج و عمرہ میں رہنمائی کا اس کو مؤثر ذریعہ بنایا۔

بفضلہٖ تعالیٰ ۲۳ رسال سے عازمینِ حج اس بیان سے مستفید ہو رہے ہیں، حج کے لئے گھر سے روانگی سے لے کر واپسی تک کے تمام اعمالِ حج و عمرہ اور ضروری احکام و مسائل کا تفصیلی عملی نقشہ مربوط انداز میں عام فہم زبان میں اس بیان میں پیش کیا گیا ہے۔

بار ہا کے تجربہ کے بعد عوام و خواص سب ہی الحمد للہ اس کی نافعیت و افادیت کے معترف ہیں، اور بہت سے حجاج کو تو یہ تک کہتے سنا گیا کہ "اس بیان کو سن لینے کے بعد حج کرتے وقت یوں لگتا ہے جیسا کہ پہلے حج کیا ہوا ہو" بہر حال! یہ سب میرے مولا کا کرم ہے، والحمد للہ علیٰ ذلک، سالہا سال یہ بیان، "بیت الحجاج کراچی (نیو حاجی کیمپ) میں ہوتا رہا اور اب الحمد للہ عرصہ دراز سے "مسجد عالمگیر بہادر آباد" میں بھی بڑے اہتمام سے ہو رہا ہے۔

اس کے علاوہ شہر کے دوسرے مقامات، جامع مسجد پی۔آئی۔اے اور جامع مسجد صغری ملیر، اور کراچی کے علاوہ لاہور اور ملتان میں بھی الحمد للہ اس بیان کا سلسلہ جاری ہے، اور وہاں بھی حجاجِ کرام بفضلہ تعالیٰ اس سے خوب مستفید ہوتے ہیں۔

سامعین کا مسلسل اصرار تھا کہ اس بیان کو کتابی شکل میں بھی شائع کیا جائے۔ انصار الحجاج، شعبۂ حج مسجد عالمگیر بہادر آباد کے احباب کی بھی یہی عرصے سے خواہش تھی کہ وہ اس بیان کو کتابی صورت میں بھی حجاج کرام کو پیش کریں، تاکہ سنا ہوا بیان کتاب کی مدد سے ہر وقت تر و تازہ ہوتا رہے۔

اللہ تعالیٰ جزاء خیر دے شعبۂ حج کے ان مخلص احباب کو اور دار العلوم کراچی کے استاذ مولانا عبداللہ صاحب میمن کو جن کی مساعی جمیلہ سے حجاج

کرام کی یہ دیرینہ خواہش بلکہ ضرورت پوری ہوئی اور "بیان مناسک حج وعمرہ" مطبوعہ شکل میں آپ حضرات کے سامنے آیا، اللہ تعالیٰ اس کو مزید نافع بنائیں اور قبول عام عطا فرمائیں اور ہم سب کے لئے اس کو صدقۂ جاریہ بنائیں۔ آمین۔

بیان کے آخر میں حجاج کرام کے چیدہ چیدہ سوالات اور ان کے جوابات کا ضمیمہ بھی ملحق کردیا گیا ہے تاکہ بکثرت پیش آنے والے موٹے موٹے مسائل کا جواب حجاج کرام خود بروقت اس کتاب سے حاصل کرسکیں، اور کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم
وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

احقر ابو طلحہ شمس الحق خان
جامعہ دارالعلوم کراچی
۸ / رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر

اہم سوالات اور جوابات

عمرہ سے متعلق سوالات

احرام کی پابندی سے متعلق سوالات

طواف سے متعلق سوالات

سعی سے متعلق سوالات

بالوں سے متعلق سوالات

وقوف عرفہ سے متعلق سوالات

وقوف مزدلفہ سے متعلق سوالات

رمی سے متعلق سوالات

قربانی سے متعلق سوالات

دم اور صدقہ سے متعلق سوالات

مدینہ طیبہ سے متعلق سوالات

حج بدل سے متعلق سوالات

خواتین کے مخصوص ایام سے متعلق سوالات

متفرق سوالات

احرام سے متعلق سوالات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

آپ حج کیسے کریں

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ؕ وَالصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡاَنۡبِیَآءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ
وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ؕ اَمَّا بَعۡدُ:

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ
اِنَّ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَۃَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰہِ ۚ
فَمَنۡ حَجَّ الۡبَیۡتَ اَوِ اعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَیۡہِ اَنۡ یَّطَّوَّفَ بِہِمَا ؕ وَمَنۡ تَطَوَّعَ
خَیۡرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیۡمٌ ؕ
صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡمُ ؕ

(سورۃ بقرہ، آیت ۱۵۸)

محترم عازمین حج! سب سے پہلے میں آپ حضرات کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ امسال اللہ جل شانہ نے آپ کو اپنے فضل و کرم سے حج بیت اللہ اور زیارت روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت کے لیے منتخب فرما لیا ہے، ان شاء اللہ آپ بہت جلد حرمین شریفین پہنچ کر اپنی آنکھوں سے بیت اللہ کا دیدار کریں گے اور اپنے قدموں سے بیت اللہ کا طواف کریں گے اور روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کریں گے۔ یہ وہ سعادت ہے جو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائی ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کا آپ جتنا شکر ادا کریں کم ہے، وہاں کی حاضری بغیر اللہ کے خاص فضل کے کسی کو نصیب نہیں ہو سکتی، خواہ وہ کتنا ہی صاحب ثروت اور باوسائل کیوں نہ ہو۔

جو لوگ یوں سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاس مال و دولت اور تعلقات و وسائل ہیں، جب چاہیں گے حج کر آئیں گے، یہ ان کی خام خیالی ہے۔ وہاں کی حاضری صرف اس کو نصیب ہوتی ہے جس کا وہاں سے بلاوا آتا ہے، اس کے بغیر وہاں کوئی قدم بھی نہیں رکھ سکتا، اور یہ فیصلہ بہت پہلے ہو چکا ہے کہ کس کو وہاں بلانا ہے اور کس کو نہیں بلانا۔

اگر صرف مال و دولت اور تعلقات و وسائل کے بل بوتے پر حج ہوا کرتا تو ایک غریب و نادار اور بے وسیلہ آدمی کبھی حج نہ کر پاتا۔ آپ کو بہت سے دولتمند ایسے ملیں گے جن کو خود بھی اپنی دولت کا اندازہ نہیں لگ سکتی ہے، ہر سال

لندن اور پیرس کے چکر لگاتے ہیں، دنیا بھر میں گھومتے پھرتے ہیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حرمین شریفین کی حاضری مقدر نہیں فرمائی تو زندگی میں ایک بار بھی ان کو وہاں جانا نصیب نہیں ہوتا۔ اور بہت سے ایسے فاقہ مست، قلندر منش، بے سہارا جن کے بارے میں تصور بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ وہاں پہنچ سکتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کی حاضری کا فیصلہ ہو چکا ہو تو وہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔

بعض روایات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیا کہ آپ اُن بنیادوں پر تعمیر کریں جن پر ایک روایت کے مطابق سب سے پہلے سیدنا آدم علیہ السلام نے بیت اللہ کو تعمیر کیا تھا، اور پھر طوفان نوح میں بیت اللہ کو اٹھا لیا گیا تھا یا منہدم ہو گیا تھا۔

چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے حضرت اسماعیل کے ساتھ مل کر اسی جگہ دوبارہ بیت اللہ کی تعمیر فرمائی جس کا قرآن حکیم میں ذکر ہے۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ
وَاِسْمٰعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۝

(سورۃ بقرہ، آیت ۱۲

بیت اللہ کی تعمیر کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ اب آپ کھڑے ہو کر آواز دیں کہ اے لوگو! اللہ کا گھر تعمیر ہو گیا ہے، اس کی زیارت اور حج کے لئے آؤ۔ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا اے مولائے کریم! میری آواز پہنچے گی کہاں تک؟ حق تعالیٰ نے فرمایا میرے خلیل! آواز دینا آپ کا کام ہے اور اسے اپنی مخلوق کے کان تک پہنچانا میرا کام ہے۔ آپ آواز تو دیجئے۔ چنانچہ روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک چٹان پر کھڑے ہو کر جب یہ آواز دی کہ اے لوگو! اللہ کا گھر تیار ہو گیا ہے اس کی زیارت اور حج کے لئے پہنچو، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ آواز روئے زمین کے تمام لوگوں کے کانوں تک پہنچائی اور جو بچے شکم مادر میں تھے ان کے کانوں تک اور جو روحیں عالم ارواح میں تھیں ان کے کانوں تک پہنچائی۔ اس آواز کو سن کر جس نے ایک بار لَبَّيْكَ کہا اس کو ایک حج نصیب ہو گا جس نے دو بار لَبَّيْكَ کہا تھا اسے دو حج اور جس نے دس بار لَبَّيْكَ کہا تھا اسے دس حج نصیب ہوں گے۔ جس نے جتنی بار لَبَّيْكَ کہا تھا اس کو اتنے ہی حج نصیب ہوں گے۔

حج کی فرضیت اور حجۃ الوداع

آپ حضرات جانتے ہیں کہ حج اسلام کا پانچواں عظیم الشان رکن ہے جو باقی تمام ارکان کے بعد فرض ہوا۔

حج کس سن میں فرض ہوا؟ اس میں کئی اقوال ہیں، بعض نے ۶ھ، بعض نے ۸ھ اور بعض نے ۹ھ میں حج کی فرضیت بیان کی ہے۔

۸ھ میں مکہ مکرمہ فتح ہوا اور ۹ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حج کے لئے بھیجا اور ان کے ذریعہ اعلان کرایا کہ آئندہ کوئی مشرک بیت اللہ کا حج کرنے نہیں آئے گا، اور کوئی شخص برہنہ حالت میں بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا، جیسا کہ مشرک فتح مکہ سے پہلے کیا کرتے تھے۔

اس اعلان کے بعد اگلے سال ۱۰ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنفس نفیس سوا لاکھ کے لگ بھگ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حج ادا فرمایا جو حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے۔

حج کی فرضیت سے پہلے باقی تمام ارکان اسلام فرض ہو چکے تھے، نماز تو ہجرت سے پہلے مکہ ہی میں فرض ہو گئی تھی، رمضان کے روزے اور زکوۃ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں فرض ہوئے، جہاد اور قربانی کا حکم بھی حج سے پہلے آچکا تھا، ان سب پر عمل بھی ہو رہا تھا، نمازیں پڑھی جارہی تھیں، روزے

رہتے جا رہے تھے، زکوۃ ادا ہو رہی تھی، قربانیاں بھی ہو رہی تھیں، جہاد بھی جاری تھا۔ مگر ان تمام چیزوں پر عمل ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابھی تک تکمیل دین اور اتمام نعمت کا اعلان نہیں ہوا تھا۔ ۱۰ھ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج ادا فرمایا اور نویں تاریخ کو عرفات کے میدان میں عصر کے بعد آپ ﷺ اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ دے رہے تھے تو عین خطبہ کے درمیان یہ آیت نازل ہوئی:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاط

(سورۃ مائدہ آیت نمبر ۳)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین بنا کر راضی ہو گیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ آدمی خواہ نمازیں پڑھتا رہے، زکوۃ دیتا رہے اور باقی اعمال بھی کرتا رہے لیکن حج فرض ہونے کے بعد حج نہ کرے تو اس کا دین مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ حج ادا نہ کر لے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

مَنْ مَلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللهِ فَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا ؕ

(ترمذی کتاب الحج، باب ما جاء فی التغلیظ فی ترک الحج)

ترجمہ:۔ جس کے پاس سفر کا توشہ اور سواری ہو جو اسے بیت اللہ تک پہنچا سکتی ہے، پھر بھی وہ حج نہ کرے تو اس کا یہودی ہو کر مرنا یا نصرانی ہو کر مرنا برابر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کس قدر شدید تنبیہ اور وعید ہے، اس لئے حج فرض ہو جانے کے بعد حج کرنے میں دیر نہ کرنی چاہئے۔
بہت سے لوگ اس میں ٹال مٹول کرتے رہتے ہیں اور اولاد کی شادی بیاہ اور دنیا کے دھندوں کے نمٹنے کا انتظار کرتے رہتے ہیں، یہ بہت خطرناک بات ہے، زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، بعد میں موقع ملے یا نہ ملے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ ؕ

(ابوداؤد کتاب المناسک، حدیث نمبر ۱۵۳۲)

ترجمہ:۔ جو حج کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہئے کہ جلدی کرے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص استطاعت کے باوجود حج کیے بغیر مر گیا، قیامت کے دن اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوا ہوگا۔

اللہ جل شانہ نے فرمایا:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ
اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ
عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(سورۃ آل عمران، آیت ۹۷)

ترجمہ:۔ اللہ کے لئے لوگوں کے ذمہ بیت اللہ کا حج ہے جو وہاں پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو، اور جو ناشکری اور کافروں جیسا عمل کرے تو بلاشبہ اللہ سارے جہانوں سے مستغنی ہے۔

بظاہر یہ وعید اس کے لئے ہے جس نے فرضیت کے بعد خود بھی حج نہیں کیا اور مرتے وقت اس کی وصیت بھی نہیں کی۔

حج کی فرضیت کا انکار کفر ہے

اور اگر کوئی شخص حج کی فرضیت ہی کا انکار کردے تو وہ خارج اسلام اور کافر ہے، جیسا کہ نماز روزے کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔

البتہ جو شخص حج کی فرضیت کا منکر تو نہیں مگر استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتا تو اس کا یہ عمل کافروں جیسا ہے، اور ایسے لوگوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا یہودی ہو کر مرنا یا نصرانی ہو کر مرنا برابر ہے۔ العیاذ باللہ۔

حج کس پر فرض ہے؟

حج ہر اس عاقل، بالغ آزاد مسلمان پر فرض ہے جس کے پاس اپنی ضرورت سے زائد اتنا مال ہو کہ اس سے مکہ مکرمہ تک اپنی آمدورفت اور وہاں کے ضروری اخراجات یعنی خوراک وسواری وغیرہ اور پیچھے اپنے اہل عیال اور زیر کفالت افراد کے خرچ کا بآسانی بندوبست کرسکتا ہو۔ مال نقد ہو یا مال تجارت یا زمین و جائداد کی صورت میں ہو جسے فروخت کرکے حج کیا جا سکتا ہو ایسا شخص حج کئے بغیر مرگیا تو سخت گناہگار ہوگا۔ اگر زندگی میں یہ خود حج نہیں کرسکا تو مرتے وقت اپنی طرف سے حج کرانے کی وصیت کرنا اس پر واجب ہے۔ اگر کسی کے پاس مکہ مکرمہ تک جانے آنے کا خرچہ تو ہے لیکن مدینہ جانے کی گنجائش نہیں تو اس پر بھی حج فرض ہے۔

حج زندگی میں صرف ایک بار فرض ہوتا ہے

زندگی میں حج صرف ایک بار فرض ہوتا ہے، اس کے بعد جو حج ہوگا نفلی حج ہوگا، البتہ اگر کسی نے حج کی نذر مانی تو اس سے بھی حج واجب ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ توفیق دے تو حج فرض کے بعد نفلی حج اور عمرہ بھی کرنے چاہئیں جس کی حدیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لگاتار حج و عمرہ کرنا برے خاتمہ سے حفاظت کا ذریعہ ہے اور فقر و تنگی دور کرتا ہے۔

(کنز العمال ۱۱۷۹۹)

اولاد کو چاہئے کہ استطاعت ہو تو اپنے حج فرض کے بعد والدین کے انتقال کے بعد ان کی طرف سے بھی حج کرے مزید توفیق ہو تو اپنے دوسرے قریبی رشتہ داروں کی طرف سے بھی کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

جو شخص اپنے والدین کے انتقال کے بعد ان کی طرف سے حج کرے تو اس کے لئے جہنم کی آگ سے خلاصی ہے اور والدین کے لئے پورا حج لکھا جاتا ہے اور کرنے والے کو بھی پورا ثواب ملتا ہے۔

اور فرمایا۔

رشتہ داروں کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی صلہ رحمی نہیں کہ ان کے مرنے کے بعد ان کی طرف سے حج کر کے اس کا ثواب ان کی قبر میں پہنچایا جائے۔

(کنز العمال)

حج مبرور

جس پر جنت کی بشارت ہے، کیا ہے؟

حج مبرور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہے

آپ ﷺ نے فرمایا:

اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ جَزَآءُهٗ اِلَّا الْجَنَّةُ

(کنز العمال، ۱۱۷۵۸)

ترجمہ۔۔۔ حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔

حج مبرور، حج مقبول اور نیکیوں والے حج کو کہتے ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے سنت طریقہ سے کیا جائے، نام ونمود، شہرت و بڑائی یا دنیاوی کوئی غرض اس میں شامل نہ ہو۔ اور نہ اس میں کوئی فحش او بیہودہ بات ہو اور نہ اللہ تعالیٰ کی کوئی نافرمانی ہو اور نہ کسی سے لڑائی جھگڑ

ہو، بلکہ لوگوں کے ساتھ نرمی کا سلوک، شرافت سے کام اور حسنِ معاملہ ہو، ایسا حج حج مبرور کہلاتا ہے۔

حق جل شانہ کا ارشاد ہے:

فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ

(سورۃ بقرۃ آیت ۱۹۷)

ترجمہ: جس نے حج کے مہینوں میں اپنے اوپر احرام باندھ کر حج فرض کر لیا، وہ نہ فحش بات کرے نہ نافرمانی کرے اور نہ حج کے دوران لڑائی جھگڑا کرے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ؕ

ترجمہ: جس نے اللہ کو راضی کرنے کے لیے حج کیا اور اس میں کوئی فحش بات اور اللہ کی نافرمانی نہیں کی تو وہ حج کے بعد ایسا ہو کر لوٹتا ہے جیسا اپنی پیدائش کے دن تھا۔

([illegible] ص ۱۱۱۰۱)

حج سے حقوق العباد معاف نہیں ہوتے

یہ بات یاد رہنی چاہئے کہ حج سے دوسرے گناہ تو معاف ہو جاتے ہیں لیکن حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق معاف نہیں ہوتے، یہ صرف اسی صورت میں معاف ہوں گے جب جس کا جو حق ہے اسے ادا کر دیا جائے یا وہ خوش دلی سے اسے معاف کر دے۔ اور اگر کسی کا قرض ذمہ میں ہے یا کسی کا مال چھینا جھپٹا ہے یا کسی کا مکان، دکان، زمین، جائیداد وغیرہ دبائی ہوئی ہے، یا کسی پر ظلم کیا، مارا پیٹا، برا بھلا کہا ہے، تو وہ حج کر لینے سے معاف نہیں ہوگا تاوقتیکہ ادا نہ کر دے یا معاف نہ کرائے۔

حج صرف اللہ کی رضا کی نیت سے کریں

نیت کی درستی اور اخلاص اگرچہ تمام اعمال میں ضروری ہے، اس کے بغیر کوئی عمل اللہ کے یہاں مقبول نہیں مگر حج میں نیت کی درستگی اور اس کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ آدمی جب حج کا ارادہ کرے تو پہلے اپنی نیت صحیح کرے کہ میں اللہ کے حکم کے مطابق اس کی رضا کے لئے فریضہ حج ادا کرنے جا رہا ہوں۔ اس کے علاوہ شہرت، بڑائی، قوم اور برادری میں نام اور حاجی کہلانے کا شوق وغیرہ کا دل میں کوئی خیال نہ ہو۔ بعض مرتبہ انسان زبان سے تو یہی کہتا ہے کہ میں اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لئے یہ کام کر رہا ہوں مگر دل میں کچھ اور ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دلوں کی گہرائیوں کا حال بھی خوب جانتے ہیں،

اگر خدانخواستہ نیت میں کوئی کھوٹ شامل ہوا تو سب پر پانی پھر جائے گا۔ دنیا بھی گئی اور دین بھی۔ العیاذ باللہ۔

شیطان کی سب سے بڑی کوشش یہی ہوتی ہے کہ کسی طرح حاجی کی نیت خراب کر دے تاکہ وہ آگے جو کچھ کرے سب بے کار ہو جائے۔ شیطان کو اس کا بڑا غم ہے کہ حاجی صاحب عرفات، مزدلفہ میں جا کر رو رو کر اپنے سارے گناہ معاف کرالیں گے اور پاک صاف ہو کر آئیں گے۔ اس لئے وہ اپنا پورا زور اس پر صرف کرتا ہے کہ حاجی صاحب کی نیت خراب کر کے ان کا یہ عمل کسی طرح برباد کر دے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شیطان کے مکر و فریب سے محفوظ رکھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰی (الحدیث)

(صحیح بخاری، کتاب بدء الوحی، حدیث نمبر ۱)

ترجمہ: سارے اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور انسان کی جو نیت ہوگی اس کو وہی ملے گا۔

حاجی کی چار سو آدمیوں کے لیے شفاعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ۴۰۰ آدمیوں کے لئے حاجی کی سفارش قبول فرمائیں گے۔

حجاج کرام کے لئے اللہ تعالیٰ کا کس قدر عظیم انعام و اکرام ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا۔ حاجی جس کیلئے استغفار کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے۔

سفر حج سے پہلے توبہ کا طریقہ

سفر حج سے پہلے سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں ندامت کے ساتھ گناہوں کی معافی مانگیں اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا پختہ عہد کریں تاکہ وہاں کی حاضری کے لائق بن جائیں۔

توبہ کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ غسل یا وضو کر کے پہلے توبہ کی نیت سے دو رکعت پڑھیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کریں درود شریف پڑھیں پھر الحاح و زاری کے ساتھ گڑگڑا کر توبہ و استغفار کریں اور اللہ تعالیٰ سے وعدہ کریں کہ پھر گناہ نہیں کریں گے۔ اور بار بار یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْهَا
اَبَدًا اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ
وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ ط

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں اپنے تمام گناہوں سے آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں پھر کبھی گناہ نہیں کروں گا' اے اللہ! آپ کی بخشش میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے اور مجھے اپنے عمل سے زیادہ آپ کی رحمت کی امید ہے۔

سفر حج پر روانگی کے آداب

سفر حج پر روانگی سے پہلے آدمی کو چاہیے کہ اپنے اعزا و اقرب، احباب اور پڑوسیوں سے مل کر کہا سنا معاف کرے، کرائے، ان سے مصافحہ کرے اور دعا کی درخواست کرے۔ کسی کا کوئی حق ہو تو اس کا معاملہ صاف کرے، کسی کی امانت رکھی ہو تو اس کو واپس کرے یا اس کا کوئی انتظام کرے، کسی بات کی وصیت کرنا ضروری ہو تو اس کی وصیت کرے۔ گھر سے خوش وخرم روانہ ہو، رنجیدہ اور مغموم ہو کر نہ نکلے۔

روانگی کے وقت نفل پڑھ کر دعا کریں اور کچھ صدقہ دیں

روانگی سے پہلے گھر میں دو رکعت نفل پڑھیں، موقع ہو تو محلہ کی مسجد میں بھی دو رکعت نفل پڑھیں، پہلی رکعت میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھیں۔ سلام پھیرنے کے بعد آیت الکرسی اور لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے عافیت وسلامتی اور سفر میں آسانی کی دعا کریں اگر یاد ہو تو یہ دعا بھی پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَاَنْتَ الْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ وَاطْوِلَنَا بُعْدَهٗ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ؕ

(ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا خرج مسافراً)

اور گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ پوری سورۃ پڑھیں اور چلتے وقت کچھ صدقہ خیرات بھی کریں۔

خرچ میں تنگی نہ کریں

حج کے سفر کے دوران خرچ میں تنگی نہ کریں، گنجائش ہو تو اللہ کی راہ میں فراخی کے ساتھ خرچ کریں، اپنے اوپر بھی خرچ کریں اور دوسروں کی بھی امداد کریں، غرباء کا خاص طور پر خیال رکھیں، ان کی مدد کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حج میں خرچ کرنا جہاد میں خرچ کے مانند ہے جس کا ثواب ایک کے بدلہ سات سو گنا ہے۔ بعض لوگ گنجائش کے باوجود حج میں پیسہ خرچ کرنے میں تنگی برتتے ہیں، نہ اپنے اوپر کھلے ہاتھ سے خرچ کرتے ہیں اور نہ کسی ضرورت مند کی امداد کرتے ہیں یہ بڑی محرومی کی بات ہے۔ اس سے بچنا چاہئے۔

جب عزیز واقارب کی فرمائش کو پورا کرنے میں ہم فیاضی سے خرچ کرتے ہیں تو اللہ کی راہ میں بخل سے کام لینے کی کیا وجہ ہے؟ حج مبرور کی توصفت بھی یہی ہے اس میں دوسروں پر خرچ کیا جائے' انہیں کھلایا پلایا جائے۔

حج کی تیاری ضروری ہے

ہر شخص کی تمنا اور آرزو ہوتی ہے کہ میرا حج اللہ کے یہاں مقبول ہو اور مجھے حج مبرور نصیب ہو، مگر اس تمنا اور آرزو کے باوجود اکثر لوگ حج کی تیاری سے غافل اور بے فکر ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ تو مکہ مدینہ کی زیارت اور وہاں کا خالی چکر لگا آنے ہی کو حج سمجھتے ہیں۔ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہاں معلم ہمیں حج کرادے گا، اس لئے ہمیں کچھ سیکھنے اور سمجھنے کی ضرورت نہیں۔ عام طور پر حج کی تیاری کا مطلب یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ سامان سفر بہتر سے بہتر ہو، احرام کا کپڑا عمدہ ہو، سوٹ کیس مضبوط اور پیٹی پائدار ہو، کرنسی کی مقدار معقول ہو، سفری دستاویزات مکمل اور محفوظ ہوں، ہماری رہائش آرام دہ ائرکنڈیشنڈ اور حرم سے قریب تر ہو، ہو سکے تو خورد ونوش کی دل پسند اشیاء بھی ساتھ ہوں۔ اکثر لوگوں کے یہاں انہی باتوں کی تحقیق وجستجو اور انتظامات کا نام حج کی تیاری ہے اور ساری محنت اس پر صرف ہوتی ہے۔ لیکن وہاں پہنچ کر کیا کرنا ہے اور کس طرح کرنا ہے اور حج مبرور ومقبول کس طرح بنے گا اور حج کا سنت طریقہ کیا ہے؟ اس کی فکر رکھنے والے اور تیاری کرنے والے بہت کم ہیں خوش نصیب ہیں وہ

حضرات جن کو اللہ تعالیٰ نے اس کی فکر دی اور وہ اس کی تیاری میں مشغول ہوتے ہیں۔ بلاشبہ سفر کے ظاہری انتظامات، کاغذی کاروائی، پاسپورٹ ویزا اور کرنسی کی جانچ پڑتال بھی ضروری ہے اور سفر کی تیاری میں شامل ہے، مگر اس سارے سفر کا جو اصل مقصود اور حاصل ہے، اگر اسکی تیاری مکمل نہیں تو یہ ظاہری تیاری سب فضول اور رائیگاں ہے۔ بالفرض ایک آدمی وہاں پہنچ تو گیا، سفر بھی اس کا آرام سے گزرا، مگر حج اس کا صحیح نہیں ہوا، یا اللہ کے یہاں قبول نہ ہوا، تو اس سے بڑھ کر کون بدنصیب ہوگا کہ وہاں پہنچ کر بھی محروم رہا، ہزاروں روپے کا خرچ اور مہینوں کی محنت سب برباد گئی۔ خَسِرَ الدُّنیَا وَالْآخِرَۃ، اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی محرومی اور نقصان سے محفوظ رکھیں۔

جس طرح نماز فرض ہے اس کا سیکھنا بھی فرض ہے، اس طرح حج فرض ہے اس کا سیکھنا فرض ہے، بغیر سیکھے حج کیلئے چلے جانا بڑا گناہ اور دنیا آخرت کے خسارے کی بات ہے۔ اگر کسی شخص کو احرام باندھنے کا طریقہ معلوم نہ ہو حج وعمرہ کے فرائض وواجبات سے بے خبر، طواف وسعی کا طریقہ نہ جانتا ہو، کن چیزوں سے حج فاسد ہو جاتا ہے اور کن باتوں سے صدقہ یا دم لازم ہو جاتا ہے، ان باتوں کا اُس کو علم نہ ہو تو وہ وہاں سے حسرت ومحرومی کے علاوہ اور کیا کما کر لائے گا۔ اس لئے سب سے اہم اور ضروری بات عازمین حج کے لئے یہ ہے کہ وہ یہاں اہتمام اور فکر کے ساتھ حج وعمرہ کے مناسک ومسائل کی تربیت حاصل کریں اور زیر مطالعہ اس کتاب کو اپنے ساتھ رکھیں اور بار بار پڑھیں، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ آپ کے لئے حج وعمرہ کے تمام مسائل ومراحل میں کافی وشافی ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط
اَمَّا بَعْدُ

حج کی قِسمیں

حج کی تین قِسمیں

۱۔حجِ اِفراد، ۲۔حجِ قران، ۳۔حجِ تَمَتُّع

پہلی قسم ''حجِ اِفراد''، حجِ اِفراد کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینے شروع ہو جانے کے بعد یعنی ماہِ شوال شروع ہونے کے بعد آدمی صرف حج کی نیت سے احرام باندھے، اور اس میں ''عمرہ'' کی نیت نہ کرے، مکہ مکرمہ پہنچ کر صرف طواف کرے۔ اس طواف کو ''طواف قدوم'' کہتے ہیں اور یہ طواف سنّت ہے،

طواف کے بعد احرام ہی کی حالت میں مکہ مکرمہ میں رہے۔ اور اسی احرام سے حج کرے، اور دسویں تاریخ کو سر منڈوانے کے بعد احرام کھولے، احرام کی جو پابندیاں اس پر لگی تھیں وہ دسویں ذی الحج کو سر منڈوانے کے بعد ختم ہونگی۔ اور اگر یہ شخص حج سے پہلے مدینہ منورہ جائے تو مدینہ اسی احرام کی حالت میں جائے پھر مدینہ سے واپس حج کے لئے اسی احرام میں آئے، اور حج کے بعد دسویں تاریخ کو سر منڈوا کر یہ احرام کھولے۔ اس کو ''حج اِفراد'' کہتے ہیں۔ اس حج میں ''عمرہ'' شامل نہیں، نہ اس احرام میں عمرہ کی نیت کی جاتی ہے اور نہ اس احرام سے عمرہ کرتے ہیں، البتہ نفلی طواف کر سکتے ہیں۔

حجِ بدل کرنے والا کونسا احرام باندھے؟

جو حضرات حج بدل کے لئے جا رہے ہیں۔ وہ صرف ''حجِ اِفراد'' کا احرام باندھیں، دوسرا احرام نہ باندھیں۔

حجِ بدل کسے کہتے ہیں اور اس کی کیا شرائط ہیں؟

حجِ بدل کے لئے شرائط تو بہت سی ہیں لیکن تین بنیادی شرطیں ہیں، اگر یہ تین شرطیں پائی گئیں تو وہ حج حج بدل کہلائے گا، اور اگر یہ تینوں شرطیں یا ان میں سے کوئی ایک شرط نہیں پائی گئی تو وہ حج بدل نہیں بلکہ اس کو ''حجِ نفل'' کہیں گے۔

۱۔ پہلی شرط یہ ہے کہ جس شخص کی طرف سے حج کیا جارہا ہے اس پر حج فرض تھا، لیکن وہ حج کئے بغیر دنیا سے رخصت ہوگیا ہو، یا ایسا معذور ہوگیا ہو کہ اب اس کے خود حج کرنے کی کوئی توقع نہ ہو۔

۲۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مرنے والے نے وصیّت کی ہو کہ میری طرف سے حج کرادیا جائے، اور جس شخص کو وصیّت کی ہو، وہ اب کسی شخص کو مرنے والے کی طرف سے حج کرنے کے لئے کہے۔

۳۔ تیسری شرط یہ ہے کہ حج بدل میں جو رقم خرچ کر رہے ہیں، وہ پوری رقم یا اس کا اکثر حصّہ اس شخص کا ہو جس کی طرف سے حج بدل کیا جارہا ہے۔

اگر یہ تین شرطین پائی گئیں تو حج بدل ہوگا، اور اگر تینوں شرطیں یا ان میں سے کوئی ایک شرط موجود نہ ہو تو وہ حج بدل نہیں بلکہ حج نفل ہے، جس کا ثواب بہر حال اس کو پہنچے گا جس کی طرف سے یہ حج کیا گیا ہے۔

والدین کی طرف سے حج بدل کا حکم

البتہ بعض فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ والدین کے انتقال کے بعد اگر اولاد میں سے کوئی ان کی طرف سے حج بدل کرے، اگرچہ والدین نے حج کی وصیّت نہ کی ہو تو اللہ تعالیٰ سے امید رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے فرض حج کی جگہ اسے قبول فرمالیں گے۔ لیکن اصولی طور پر مذکورہ تین شرطوں کا پایا جا

ضروری ہے۔

لہٰذا اگر آپ کسی کی طرف سے ان تین شرطوں کے ساتھ ''حجِ بدل'' کر رہے ہیں تو ''حجِ اِفراد'' کا احرام باندھیں، اور اگر مذکورہ بالا تینوں شرطیں، یا ان میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جا رہی ہو تو آپ کو اختیار ہے کہ جس قسم کا چاہیں احرام باندھ لیں۔

احرام کی چادریں بدل سکتے ہیں

بعض حضرات ''حجِ اِفراد'' کا احرام لمبا ہونے کی وجہ سے اس سے گھبراتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ہم نے حجِ اِفراد کا احرام باندھا تو احرام کی جو چادریں یہاں سے باندھ کر جائیں گے وہ حج تک بندھی رہیں گی، خواہ وہ میلی اور گندی ہو جائیں تو یہ خیال غلط ہے، حجِ اِفراد کا احرام حج تک بندھے رہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ جو چادریں یہاں سے لپیٹ کر گئے تھے وہی لپیٹے رکھیں، چاہے وہ گندی اور میلی کچیلی ہو جائیں، بلکہ احرام بندھے رہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی نیت اِحرام اور تلبیہ اور اس کی پابندیاں دس ذی الحجہ کے دن سر منڈوانے تک قائم رہیں گی، لیکن اگر آپ کی چادر ناپاک ہو گئی یا گندی اور میلی ہوگئی تو آپ اس کو اتار کر دھوئیں اور پاک کریں مگر اس چادر کی جگہ دوسری چادر ہی باندھیں، سِلا ہوا کپڑا نہ پہنیں، چادر کے بدلنے سے احرام پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

حج کی دوسری قسم ''قِران''

''حجِ قِران'' اِسے کہتے ہیں کہ ایک ہی احرام میں عمرہ اور حج دونوں کی نیت کرے، جس شخص نے ''حجِ قِران'' کا احرام باندھا وہ مکہ مکرمہ پہنچ کر اس احرام سے پہلے عمرہ کرے، لیکن یہ آج عمرہ کے تین کاموں میں سے صرف دو کام کرے، تیسرا کام آج نہیں کریگا، یعنی یہ شخص پہلا کام، بیت اللہ کا طواف کرے اس کے بعد دوسرا کام صفا، مروہ کی سعی کرے لیکن اس کے بعد کا تیسرا کام یعنی سر کے بال آج نہ منڈوائے بس طواف اور سعی کے بعد اس کا عمرہ پورا ہوگیا۔ البتہ اس کا احرام بندھا رہے گا اور احرام کی تمام پابندیاں برقرار رہیں گی، اور یہ احرام حج تک بندھا رہے گا، اسی احرام سے یہ حج کرے گا، اور دسویں ذی الحج کو سر منڈوا کر یا بال کٹا کر احرام کھولے گا، قِران والے کے لئے افضل یہ ہے کہ عمرہ کر لینے کے بعد طواف قدوم کر کے حج کی سعی آج پہلے کر لے اور نیت کرے کہ یہ حج کی سعی کر رہا ہوں، اب دسویں تاریخ کو اس کے لئے صفا، مروہ کی سعی نہیں ہوگی۔

''حجِ قِران'' افضل ہے

حجِ قِران کا ثواب زیادہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''حجِ قِران'' ہی ادا کیا تھا، لیکن اگر اس حج میں کوئی غلطی ہو جائے تو اس کا کفارہ بھی

دگنا دینا پڑتا ہے، اور اگر دم واجب ہو جائے تو دو دم دینے پڑتے ہیں، اس لئے اس میں احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے، اگر تھوڑی سی احتیاط کرلی جائے تو کوئی مشکل نہیں۔ جو حضرات آخری تاریخوں میں حج کے قریب جائیں وہ ہمت کر کے حجِ قران کا احرام باندھ لیں تو ان کے لئے اچھا موقعہ ہے۔

حج کی تیسری قِسم ''حجِ تمتُّع''

حج کی یہ قسم تمام قِسموں میں سب سے آسان ہے، ہمارے یہاں سے جانے والے حضرات عام طور پر ''حج تمتع'' ہی کرتے ہیں۔ ''حج تمتع'' کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینے شروع ہو جانے کے بعد یہاں سے روانہ ہوتے وقت صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھیں، حج کی نیت اس میں نہ کریں، مکہ مکرمہ پہنچ کر اس احرام سے عمرہ کریں اور عمرہ کے تینوں کام کریں، یعنی (۱) پہلے بیت اللہ کا طواف کریں (۲) پھر صفا، مروہ کی سعی کریں (۳) پھر سر کے بال منڈوائیں یا کٹوائیں۔ ان تینوں کاموں کے بعد آپ کا عمرہ پورا ہو گیا اور احرام کی جو پابندیاں لگی تھیں، وہ سر منڈوانے کے بعد ختم ہو گئیں۔ اس کے بعد ذی الحج کی آٹھویں تاریخ تک مکہ میں بغیر احرام کے رہیں، آٹھویں تاریخ کو مکہ سے حج کا احرام باندھ کر منیٰ جائیں، نویں تاریخ کو عرفات آئیں، رات کو مزدلفہ جائیں، دسویں تاریخ کو واپس منیٰ آ کر پہلے بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں پھر قربانی کریں۔ پھر سر منڈوا کر احرام کھول دیں۔ ان دونوں کو ملا کر حج

تمتع کہتے ہیں۔

حج تمتع میں احرام کی مدت مختصر ہونے کی وجہ سے چونکہ سہولت ہے اس لئے لوگ عام طور پر ''حج تمتع'' ہی کرتے ہیں، اس لئے اب اس کا تفصیلی نقشہ آپ حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

گھر سے روانگی سے پہلے کرنے کے کام

جس روز آپ کی گھر سے روانگی ہے آپ ایئرپورٹ جانے سے پہلے احرام کی تیاری فرمالیں، بدن کے غیر ضروری بال بڑھے ہوئے ہوں تو صاف کرلیں جیسے ناف کے بال، بغلوں کے بال، ناخن تراش لیں، لبیں درست کرلیں، اس کے بعد غسل کرلیں، احرام باندھنے کے لئے غسل کرنا سنت ہے، لیکن اگر کوئی ایسی مجبوری پیش آجائے جس کی وجہ سے غسل کا موقع نہ مل سکے مگر بدن پاک ہو تو وضو کرلینا بھی کافی ہے۔ اس کے بعد آپ احرام کی ایک چادر ناف کے اوپر کر کے باندھیں تا کہ ناف ڈھکی رہے، اور ٹخنے کھلے رہیں۔ ٹخنے ہمیشہ ہی کھلے رکھنے چاہئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنا ازار یا شلوار ٹخنوں پر لٹکا کر رکھتا ہے، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے کہ اس کو ٹخنوں کے بل کھینچ کر جہنم میں ڈال دیں، اور جو شخص ٹخنے ڈھانپ کر نماز پڑھتا ہے، اس کی نماز مکروہ تحریمی ہے، اس پر اسے کوئی اجر و ثواب نہیں ملتا، اس لئے اس کی عادت ڈالیں کہ شلوار اور تہبند وغیرہ

ٹخنوں سے اوپر رہے، اور احرام کی حالت میں خاص طور پر اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔ بہت سے لوگ حج میں ایسے ہوتے ہیں جن کا تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکتا رہتا ہے، یہ گناہ کبیرہ ہے، اس سے بچئے۔

جو چادر باندھیں اس چادر کے دونوں پلے اوپر نیچے کر کے چاروں طرف سے اڑس لیں کہ مضبوط ہو جائے، اس میں کوئی گرہ نہ لگائیں، کوئی بیلٹ ڈوری اور تسمہ نہ باندھیں، کوئی کانٹا اور بکسوا (سیفٹی پن) وغیرہ بھی نہ لگائیں۔

دوسری چادر دونوں کاندھوں پر ڈال کر اوڑھ لیں، بعض حضرات یہیں سے احرام باندھتے وقت سیدھا مونڈھا کھول لیتے ہیں، یاد رکھئے! یہاں سے سیدھا مونڈھا کھول لینا خلاف سنت ہے۔ یہ طواف کے وقت کھولا جائے گا، جس کا بیان آگے آئے گا۔

احرام کی دو رکعت نفل

اس کے بعد جب ایئر پورٹ جانے کا وقت قریب آجائے تو دو رکعت نفل پڑھ لیں، نفل پڑھتے وقت اسی چادر کے پلّے سے سر ڈھانپ لیں، اور نفل کی یہ نیت کریں کہ میں عمرے کے احرام کے دو نفل پڑھتا ہوں۔ پہلی رکعت میں قُلْ يَآيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ پڑھنا افضل ہے، ان کے علاوہ کوئی دوسری سورۃ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ نفل پڑھنے

کے بعد درود شریف پڑھیں اور دعا مانگیں، اس کے بعد سر کھول لیں، اور پاؤں میں ہوائی چپل پہن لیں یا ایسا جوتا پہن لیں جس میں سے پاؤں کے اوپر کی بیچ کی ہڈی اور پاؤں کے دونوں طرف کا حصہ کھلا رہے۔ اس کے بعد گھر سے ایئر پورٹ کی طرف روانہ ہو جائیں، گھر سے روانگی کے وقت خوش وخرم نکلیں، اپنے عزیز واقارب سے مل کر ان سے کہا سنا معاف کرا کے روانہ ہوں، چلتے ہوئے کچھ صدقہ خیرات کریں۔ کسی کا قرض یا کوئی حق ہو تو چلنے سے پہلے ادا کر دیں یا ادائیگی کی کسی کو وصیت کر دیں۔

اِحرامِ عمرہ کی نیت

ابھی آپ کا احرام نہیں بندھا، ابھی تو آپ نے صرف احرام کی چادریں لپیٹی ہیں اور احرام کی نفلیں پڑھی ہیں، اس سے نہ تو آپ کا احرام بندھا اور نہ احرام کی پابندیاں شروع ہوئیں۔ ایئر پورٹ پہنچ کر آپ جہاز میں سوار ہو جائیں جہاز جب پرواز شروع کر دے، اس وقت آپ عمرہ کے احرام کی نیت کریں کہ میں اب عمرہ کا احرام باندھتا ہوں، نیت دل کے ارادے کا نام ہے، اور زبان سے بھی نیت کے یہ الفاظ کہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ ط

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان فرما اور اس کو میری طرف سے قبول فرما۔

اس کے بعد تلبیہ پڑھیں۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ
لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ
لَاشَرِيْكَ لَكَ

احرام باندھتے وقت ایک مرتبہ تلبیہ پڑھنا ضروری ہے اور تین مرتبہ پڑھنا سنت ہے۔ مرد حضرات بلند آواز سے پڑھیں اور خواتین آہستہ آواز سے پڑھیں، تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھیں۔ اور یاد ہو تو یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ

ترجمہ:۔ اے اللہ میں آپ سے آپ کی خوشنودی اور جنت مانگتا ہوں، اور آپ کے غصہ اور دوزخ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

اب آپ کا احرام بندھ گیا اور آپ پر احرام کی پابندیاں لگ گئیں، احرام چادروں کا نام نہیں بلکہ نیت کر کے تلبیہ پڑھنے کا نام ہے۔

جہاز میں نیت کرنے کی وجہ

یہ جو کہا گیا کہ جہاز اڑنے کے بعد عمرے کے احرام کی نیت کریں اور تلبیہ پڑھیں، یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے، بلکہ تجربہ کی بنیاد پر احتیاطاً یہ کہا جاتا ہے اس لئے کہ اگر آدمی گھر ہی سے نیت کر کے تلبیہ پڑھ کر روانہ ہوا تو احرام کی پابندیاں اسی وقت سے شروع ہو جائیں گی، اب اگر ائیرپورٹ پہنچنے کے بعد معلوم ہوا کہ کسی وجہ سے آج نہیں جاسکتے جیسا کہ اس قسم کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں، یا کوئی اور وجہ ایسی پیش آ گئی جس کی وجہ سے رکنا پڑ گیا اور آپ نے نیت کر کے اور تلبیہ پڑھ کر پہلے سے اپنے اوپر پابندیاں لگالی ہیں، تو اب ان پابندیوں کے ساتھ آپ کو ٹھہرنا پڑے گا، اس لئے نیت اور تلبیہ اس وقت پڑھیں جس وقت آپ کا جہاز پرواز کرے اور جانے کا یقین ہو جائے۔

خواتین کے احرام کا طریقہ

خواتین کے احرام کا طریقہ یہ ہے کہ وہ بھی پہلے غسل وغیرہ کرلیں او سلے ہوئے کپڑے جس رنگ کے چاہیں پہن لیں، اور اوپر کوئی ڈھیلا عباء پہن لیں یا چادر مونڈھوں پر ڈال کر اوڑھ لیں تا کہ اعضاء نمایاں نہ ہوں، اور سر کے اوپر رومال لپیٹ کر بالوں کو چھپالیں۔ عام طور پر خواتین میں یہ مشہور ہے کہ سر کے اوپر جو رومال لپیٹتی ہیں، بس وہی خواتین کا احرام ہے، چنانچہ اسی وجہ سے

خواتین اس کپڑے کو کسی حال میں نہیں اتارتیں، حتی کہ وضو کرتے وقت بجائے سر پر مسح کرنے کے اسی رومال کے اوپر مسح کر لیتی ہیں۔ یاد رکھئے! اگر کسی خاتون نے بالوں کے بجائے اس رومال پر مسح کیا تو اس کا وضو نہیں ہوگا، اور جب وضو نہیں ہوا تو نماز بھی نہیں ہوگی، اس لئے خواتین وضو کرتے وقت اس رومال کو کھول کر بالوں پر مسح کریں، پھر دوبارہ رومال باندھ لیں، اس سے احرام میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

خواتین ناخن پالش صاف کرلیں

خواتین اپنے ناخنوں پر پالش لگاتی ہیں، اگر کسی خاتون کے ہاتھ یا پاؤں کے ناخن پر پالش لگی ہوئی ہو تو اس کو چاہئے کہ اسے کھرچ کر صاف کرلے، پالش لگی رہنے کی صورت میں نہ تو وضو صحیح ہوگا اور نہ غسل، کیونکہ پالش کی وجہ سے پانی نیچے تک نہیں پہنچے گا، اور یہ مسئلہ صرف حج کا نہیں ہے بلکہ عام دنوں میں بھی اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔

خواتین معذوری کی حالت میں بھی احرام باندھیں

خواتین احرام باندھتے وقت اگر پاک حالت میں ہوں تو غسل کرکے احرام عمرہ کی نیت سے دو رکعت نفلیں پڑھ لیں، دعا مانگیں اور ایئرپورٹ چلی جائیں، اور جہاز کی پرواز کے بعد احرام کی نیت کرکے تلبیہ

پڑھیں، ان کا احرام بندھ گیا اور احرام کی پابندیاں شروع ہوگئیں۔ لیکن اگر کوئی خاتون ناپاکی کی حالت میں ہے تو احرام باندھتے وقت اس کے لئے بھی مستحب یہ ہے کہ غسل کرلے، یہ غسل طہارت کے لئے نہیں ہے بلکہ نظافت کے لئے ہے، مگر یہ اس حالت میں احرام کی نفلیں نہ پڑھے۔ جہاز کی پرواز کے بعد یہ بھی احرام کی نیت کرکے تلبیہ پڑھے، اب اس کا بھی احرام بندھ گیا اور احرام کی پابندیاں لگ گئیں۔ احرام باندھنا بہرحال اس کے لئے بھی ضروری ہے، مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد جب تک پاک نہ ہوجائے اس وقت تک مسجد حرام میں نہ جائے، نہ نمازیں پڑھے، نہ قرآن کریم پڑھے، نہ بیت اللہ کا طواف کرے، بلکہ اپنی قیام گاہ پر ہی رہے، البتہ ذکر کرسکتی ہے، تسبیحات اور درود شریف وغیرہ پڑھ سکتی ہے، پاک ہونے کے بعد باقی سب کام انجام دے۔

احرام کی پابندیاں

جب کسی مرد نے احرام کی نیت کرکے تلبیہ پڑھ لیا تو اس پر احرام کی یہ پابندیاں لگ گئیں۔

(۱) پہلی پابندی یہ ہے کہ مرد احرام کی حالت میں کسی قسم کا سلا ہوا کپڑا نہیں پہنیں گے، نہ قمیص شلوار نہ بنیان، کچھ وغیرہ البتہ چادر تبدیل کرنے کی ضرورت پیش آئے تو چادر کی جگہ دوسری چادر ہی استعمال کریں، اس لئے اپنے ساتھ ایک دو چادریں زائد لے جائیں، البتہ خواتین ہر قسم کا سلا ہوا کپڑا

پہن سکتی ہیں۔ خواتین کو چاہئے کہ سر کے اوپر رومال لپیٹیں۔ اور بالوں کو چھپائیں۔ بعض خواتین یہ سمجھتی ہیں کہ سر کے اوپر جو رومال لپیٹا جاتا ہے، یہی خواتین کا احرام ہے۔ اس لئے وہ اسے کسی وقت نہیں کھولتیں، یاد رکھئے! یہ بات غلط ہے۔ درحقیقت یہ رومال بالوں کو چھپانے کیلئے بندھوایا جاتا ہے۔ عورت کو سر کے بال چھپانا یہاں بھی ضروری ہے۔ لیکن یہاں وہ دوپٹہ اوڑھتی ہیں، اور احرام کے وقت دوپٹہ کی جگہ رومال بندھوایا جاتا ہے، تا کہ کپڑا چہرہ کو نہ لگے، اس رومال کے اتارنے اور کھولنے سے احرام نہیں ٹوٹتا، اس لئے خواتین وضو کرتے وقت رومال کو کھول کر سر کے بالوں پر مسح کریں۔

(۲) دوسری پابندی یہ ہے کہ مرد احرام کی حالت میں اپنا چہرہ اور سر نہیں ڈھانپے گا، رات کو سوتے وقت بھی سر اور چہرہ کھلا رکھے، اگر کسی نے رات کو سوتے وقت سر پر کپڑا اوڑھ لیا یا کسی دوسرے شخص نے اس کے سر پر کپڑا ڈال دیا اور پوری رات وہ کپڑا اوڑھ کر سوتا رہا تو اس پر ایک دم یعنی ایک جانور کفارہ میں ذبح کرنا واجب ہوگا، اور اگر کچھ وقت سر پر کپڑا اوڑھا رہا تو پونے دو سیر گندم کا صدقہ دے۔ اسی طرح دن میں بھی سر اور چہرہ کھلا رہے، سر پر کوئی پگڑی، ٹوپی، رومال وغیرہ نہ رکھے، اگر کسی شخص نے پورے دن سر یا چہرہ کو ڈھانپے رکھا تو کفارہ میں ایک دم یعنی ایک جانور ذبح کرنا اس پر لازم ہے۔ اور اگر کچھ دیر کے لئے سر کو ڈھانپا تو پونے دو سیر گندم صدقے کے طور پر کسی مسکین کو دے یا اس کی قیمت ادا کرے، البتہ خواتین اپنا سر ڈھانپے رہیں اور

چہرہ کھلا رکھیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ خواتین کو پردہ نہ کرنا چاہیئے، خواتین پردہ کریں، بلکہ خواتین کو حج میں پردہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے، اس لئے کہ حرم کے اندر جس طرح نیکی کا اجروثواب بڑھ جاتا ہے، اسی طرح وہاں گناہ کرنے کا وبال بھی بڑھ جاتا ہے، بے پردگی کی وجہ سے خواتین مردوں کی بدنگاہی کا سبب بنتی ہیں، اس طرح خواتین خود بھی گناہ میں مبتلا ہوتی ہیں اور دوسروں کے لئے بھی گناہ کا سبب بنتی ہیں، اس لئے خواتین کو وہاں پردہ کا خوب اہتمام کرنا چاہیئے، لیکن پردہ اس طرح کریں کہ کپڑا چہرے کو نہ چھوئے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ سر کے اوپر کوئی چھجا نما چیز رکھ کر اس کے اوپر کپڑے کو چہرے کے سامنے اس طرح لٹکائیں کہ وہ کپڑا چہرے سے دور رہے اور پردہ بھی ہو جائے دھوپ سے بچنے کے لئے جو ٹوپیاں (ہیٹ) وغیرہ بازار میں ملتی ہیں، وہ بھی استعمال کی جا سکتی ہیں، وہ سر پر رکھ کر اس کے اوپر سے نقاب لٹکا لیں۔

(۳) تیسری پابندی یہ ہے کہ احرام کی حالت میں مرد و عورت بدن کے کسی حصے کے بال نہ کاٹیں گے، نہ مونڈیں گے اور نہ توڑیں گے، مرد وضو کرتے وقت چہرے پر آہستہ ہاتھ پھیریں، اگر رگڑنے سے داڑھی کے بال ٹوٹے یا کھینچ کر توڑے تو ہر ہر بال کے بدلے ایک ایک مٹھی گندم صدقہ دے، اور اگر تین بالوں سے زیادہ ٹوٹے ہیں تو پونے دو سیر گندم صدقہ دے، احرام کی حالت میں وضو کے دوران داڑھی میں انگلیاں ڈال کر خلال نہ کریں اور خواتین

حالت احرام میں کنگھی نہ کریں، غسل کرتے وقت بدن اور سر کو زور سے نہ رگڑیں، اگر رگڑنے کی وجہ سے بال ٹوٹیں گے تو صدقہ دینا ہوگا، اگر کسی شخص کے بال خود بخود گر جاتے ہوں تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے، احتیاطاً کچھ دیدے تو بہتر ہے۔

(۴) چوتھی پابندی یہ ہے کہ احرام میں مرد وعورت ناخن نہیں کاٹیں گے، اگر کسی نے ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کی پانچوں انگلیوں کے ناخن کاٹ لئے تو دم، یعنی ایک جانور ذبح کرنا واجب ہوگا، اور اگر پانچ سے کم ناخن کاٹے تو ہر انگلی کے بدلے پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت صدقہ دے۔

(۵) پانچویں پابندی یہ ہے کہ حالت احرام میں مرد وعورت دونوں کے لئے ہر قسم کی خوشبو لگانا منع ہے، البتہ نیت کرنے اور تلبیہ پڑھنے سے پہلے ہلکی سی خوشبو بدن اور کپڑوں پر لگا سکتے ہیں، بلکہ اس وقت خوشبو لگانا مستحب ہے، لیکن اس کا نشان اور دھبہ باقی نہ رہے۔ حالت احرام میں نہ عطر استعمال کریں، نہ سینٹ، خوشبو دار صابن بھی استعمال نہ کریں، بلکہ احرام کی حالت میں بلا ضرورت بغیر خوشبو کا صابن استعمال کرنا بھی پسندیدہ نہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ کو حالت احرام میں بہت زیادہ نظافت اور صفائی ستھرائی پسند نہیں اگر صابن لگانا ضروری ہو تو بغیر خوشبو کا صابن استعمال کریں۔ اسی طرح خوشبو دار تیل استعمال نہ کریں، نہ خوشبودار سرمہ لگائیں، نہ خوشبودار پان کھائیں، حتی کہ خوشبو دار میوے کو سونگھنا بھی مکروہ ہے۔ بعض حضرات سر یا داڑھی میں مہندی لگاتے

ہیں، وہ حالت احرام میں مہندی نہیں لگائیں گے، اگر مہندی پہلے سے لگی ہوئی ہے اور اس کا رنگ ابھی تک باقی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگر کسی شخص نے حالت احرام میں سر کے اوپر موٹی تہہ مہندی کی جمائی تو اس پر دو دم واجب ہوں گے، ایک دم خوشبودار چیز استعمال کرنے کی وجہ سے اور دوسرا دم مہندی سے سر ڈھانپنے کی وجہ سے، اسی طرح خوشبودار منجن اور ٹوتھ پیسٹ بھی استعمال نہ کریں، بلکہ مسواک کریں، خواتین حالت احرام میں میک اَپ کی کوئی چیز استعمال نہ کریں۔

(۶) چھٹی پابندی یہ ہے کہ حالت احرام میں مرد حضرات دستانے اور موزے استعمال نہیں کریں گے، اسی طرح ایسا بند جوتا بھی نہیں پہنیں گے جس میں پاؤں کے اوپر کی درمیانی ہڈی اور دائیں اور بائیں طرف کا حصہ چھپ جائے، اس لئے یا تو کھلا جوتا پہنیں یا ہوائی چپل پہنیں، البتہ خواتین دستانے، موزے، اور بند جوتا پہن سکتی ہیں۔

(۷) اسی طرح اگر کسی شخص کی بیوی ساتھ ہے تو احرام کی حالت میں بیوی کے ساتھ شہوت کی بات کرنا حرام ہے۔

مندرجہ بالا تمام پابندیاں احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لینے کے بعد فوراً لگ جائیں گی، البتہ بعض چیزیں ایسی ہیں جن کی حالت احرام میں اجازت ہے۔ مثلاً

۱۔ حالت احرام میں گلے میں بیگ لٹکا سکتے ہیں۔ جس میں کاغذات

ہوتے ہیں۔

۲۔ وہ پیٹی جس میں رقم رکھی جاتی ہے، اس پیٹی کو رقم کی حفاظت کی نیت سے باندھ سکتے ہیں، نہ کہ احرام کی چادر روکنے کی نیت سے۔

۳۔ گھڑی باندھ سکتے ہیں۔

۴۔ چشمہ لگا سکتے ہیں۔

۵۔ خواتین موزے، دستانے، بند جوتا پہن سکتی ہیں۔ اگر ضرورت ہو تو زیور بھی استعمال کرسکتی ہیں، لیکن محض زینت کے لئے زیور استعمال کرنا مناسب نہیں۔

مکہ مکرمہ حاضری کے بعد

مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد سب سے پہلے اپنا سامان اپنی قیام گاہ پر رکھیں۔ بعض حضرات اپنا سامان دوسروں کے حوالے کرکے یا غیر محفوظ جگہ چھوڑ کر جلدی سے حرم جانے کی فکر کرتے ہیں، یہ سوءِ ادب ہے، کیونکہ ایسی صورت میں دل سامان میں الجھا ہوا ہوتا ہے اور جسم حرم شریف میں ہوتا ہے، اس لئے پہلے سامان کی طرف سے دل مطمئن کرکے پھر حرم شریف جائیں۔

راستہ میں کثرت سے تلبیہ پڑھیں، عام طور پر حجاج کرام تلبیہ پڑھنے میں سستی کرتے ہیں، جب جہاز پرواز شروع کرے اس وقت بھی تلبیہ پڑھیں، پرواز کے دوران کثرت سے تلبیہ پڑھتے رہیں، جب جہاز اترے اس وقت

بھی تلبیہ پڑھیں، چلتے پھرتے اور ملاقاتوں کے دوران، نمازوں کے بعد تلبیہ پڑھتے رہیں، مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد بھی تلبیہ کا وِرد جاری رکھیں۔

قیام گاہ پر سامان رکھنے کے بعد تلبیہ پڑھتے ہوئے حرم شریف کی طرف آئیں مسجد حرام کے بہت سے دروازے ہیں، یوں تو کسی بھی دروازہ سے اندر داخل ہو سکتے ہیں اس کی اجازت ہے، لیکن اگر "باب السلام" معلوم ہو تو مسجد حرام میں اس دروازے سے داخل ہونا افضل ہے۔ مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھ کر پہلے دایاں قدم اندر داخل کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ
اللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ
اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لِیْ اَبْوَابَ
رِزْقِكَ ط

اور تلبیہ پڑھتے ہوئے آگے بڑھیں، جب آپ ایسی جگہ پہنچ جائیں جہاں سے بیت اللہ نظر آتا ہو تو راستے سے ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو جائیں اور بیت اللہ کو دیکھ کر تین بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہیں اور دعا مانگیں، دعا ہاتھ اٹھا کر بھی کر سکتے ہیں اور بغیر ہاتھ اٹھائے بھی۔ بیت اللہ پر پہلا نظر کے وقت جو دعا بھی اللہ تعالیٰ پر یقین کے ساتھ دل سے مانگی جاتی ہے، وہ ضرور قبول ہوتی ہے، اس لئے آپ اللہ تعالیٰ پر یقین کے ساتھ دل سے دعا

کیجئے، یہ دعا قبول ہونے کی جگہ ہے۔ آج اس وقت مسجد حرام میں آ کر تحیۃ المسجد نہ پڑھیں بلکہ تحیۃ المسجد کی بجائے طواف کریں، مسجد حرام کی سہ دریوں سے گزرتے ہوئے اب آپ مطاف میں آ گئے، اگر جماعت تیار ہو تو پہلے جماعت سے نماز پڑھ لیں پھر طواف کریں، جماعت میں دیر ہو تو پہلے طواف کر لیں، آپ نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا ہے اس کا پہلا کام طواف ہے۔

عمرہ کا پہلا کام طواف اور اس کا طریقہ

عمرہ کا سب سے پہلا کام طواف ہے، طواف کے لئے وضو ضروری ہے، اس لئے مسجد حرام میں باوضو آئیں، طواف شروع کرنے سے پہلے آپ بیت اللہ کے اس کونے کے سامنے آ جائیں جس میں حجر اسود لگا ہوا ہے، آپ اس کے قریب آ جائیں اور اور وہاں آ کر اس طرح کھڑے ہوں کہ حجر اسود کا کونا آپ کے داہنی طرف رہے اور آپ کے چہرہ بیت اللہ کی طرف ہو۔ یہ نیت کرنے کی جگہ ہے، یہاں کھڑے ہو کر آپ نیت کریں کہ میں عمرہ کے طواف کے سات چکر اللہ کے لئے لگاتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس کو آسان فرمائیں اور قبول فرمائیں۔

نیت کرنے کے بعد اب آپ اپنا سیدھا مونڈھا کھول لیں اور احرام کی چادر دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈال لیں۔ اس کو ''اضطباع'' کہتے ہیں، اس طواف کے ساتوں چکروں میں یہ مونڈھا کھلا رکھنا

سنت ہے، جب سات چکر پورے ہو جائیں تو پھر چادر کو دونوں مونڈھوں پر ڈال لیں۔

حجر اسود کا استقبال

نیت اور اضطباع کرنے کے بعد اب آپ حجر اسود کے سامنے آجائیں، اس وقت آپ کا سینہ بالکل حجر اسود کے سامنے ہوگا، یہاں کھڑے ہوکر پہلے آپ حجر اسود کا استقبال کریں، اس کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں جس طرح نماز میں تکبیر تحریمہ میں اٹھاتے ہیں اور تکبیر یہ کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

تکبیر کہنے کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں، یہ حجر اسود کا استقبال ہوگیا۔

حجر اسود کا ''استلام''

اس کے بعد آپ حجر اسود کا ''استلام'' کریں، حجر اسود کا استلام کئی طریقے سے ہوتا ہے، ایک طریقہ یہ ہے کہ حجر اسود کو بوسہ دیں، دوسرا یہ کہ حجر

اسود کو ہاتھ لگا کر ہاتھوں کو چوم لیں۔ لیکن آپ آج ان دونوں طریقوں سے "استلام" نہ کریں، اس لئے کہ اس وقت آپ حالتِ احرام میں ہیں اور حالتِ احرام میں خوشبو لگانا جائز نہیں اور حجر اسود پر عام طور پر خوشبو لگی ہوتی ہے، اگر آپ نے حالت احرام میں حجر اسود کو بوسہ دیا یا ہاتھ لگایا اور حجر اسود کی خوشبو آپ کے ہاتھ یا منہ کو لگ گئی تو آپ پر دَم واجب ہو جائے گا، اس لئے آج آپ حجر اسود کا استلام صرف اشارہ سے کریں، اور یہ طریقہ بھی سنت ہے حجر اسود کے سامنے جہاں کھڑے ہیں وہیں سے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے ایک بار حجر اسود کی طرف اس طرح اشارہ کریں جیسے آپ حجر اسود پر ہاتھ رکھ رہے ہوں، اشارہ کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط کہیں اور پھر ہتھیلیوں کو چوم لیں، یہ حجر اسود کا استلام ہو گیا۔

طواف میں ان باتوں کا خیال رکھیں

اس کے بعد آپ حجر اسود کے سامنے کھڑے سیدھے ہاتھ کی طرف اپنے پاؤں کا رُخ موڑ لیں اور دائیں طرف سے بیت اللہ کا طواف کرنا شروع کر دیں۔ طواف کے دوران ان باتوں کا خیال رکھیں۔

(۱) ایک طواف میں سات چکر ہوتے ہیں، ہر چکر حجر اسود سے شروع ہو کر اسی پر ختم ہو گا، اس طرح سات چکر لگائے جائیں گے۔

(۲) شروع کے تین چکروں میں مرد "رمل" کریں گے۔ اس طواف میں

''رمل'' کرنا سنت ہے۔ ''رمل'' کا مطلب یہ ہے کہ سینہ نکال کر مونڈھے ہلاتے ہوئے اکڑ کر اس طرح چلیں جس طرح پہلوان چلتے ہیں، بعد کے چار چکروں میں اطمینان سے چلیں اگر کوئی شخص پہلے چکر میں رمل کرنا بھول جائے تو بعد کے صرف دو چکروں میں رمل کرے۔ خواتین ''رمل'' نہیں کریں گی، وہ اطمینان سے چلیں۔

(۳) ہر چکر میں جب حجر اسود کے سامنے پہنچیں تو اسی طرح ''استلام'' کریں جس طرح طواف شروع کرتے وقت کیا تھا۔ یعنی حجر اسود کے سامنے سے گزرتے ہوئے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے حجر اسود کی طرف ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے تکبیر کہیں اور ہاتھوں کو چوم لیں۔

(۴) حجر اسود والے کونے سے پہلے کونے کو رکن یمانی کہتے ہیں۔ بہت سے لوگ طواف کے دوران جب ''رکن یمانی'' پر پہنچتے ہیں تو اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! اس کی طرف اس طرح ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ اور بدعت ہے، صحیح طریقہ یہ ہے کہ اگر کسی کو تکلیف پہنچائے بغیر ''رکن یمانی'' کو ہاتھ لگا سکتے ہوں اور اس پر خوشبو لگی ہوئی نہ ہو تو اس صورت میں ''رکن یمانی'' کو دونوں ہاتھ لگائیں، یا صرف دایاں ہاتھ لگائیں، صرف بایاں ہاتھ نہ لگائیں، اور نہ سامنے کھڑے ہو کر اس کی طرف اشارہ کریں، اور نہ رکن یمانی کو بوسہ دیں۔ اور اگر احرام کی حالت نہ ہو تو رکن یمانی پر خوشبو لگی ہونے کی صورت میں بھی اس کو ہاتھ لگا سکتے ہیں۔

(۵) ”رکن یمانی“ سے حجرِ اسود تک کے جاتے ہوئے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

پڑھیں۔

(۶) طواف کے دوران حجرِ اسود اور رکن یمانی کے علاوہ بیت اللہ کے دوسرے حصوں کو ہاتھ لگانا مکروہ ہے۔

(۷) طواف کے دوران بیت اللہ کی طرف دیکھنا یا پشت کرنا بھی مکروہ ہے، طواف کے دوران نظریں سامنے رکھیں، البتہ حجرِ اسود یا رکن یمانی کے استلام کے وقت اُدھر منہ کریں۔

(۸) جب سات چکر پورے ہو جائیں تو ساتویں چکّر کے ختم پر حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہو کر آٹھویں مرتبہ حجرِ اسود کا استلام کریں۔ یاد رکھئے! پہلا استلام اور آٹھواں استلام سنّت مؤکدہ ہیں اور درمیان کے استلام سنّت یا مستحب ہیں۔ اب آپ کے عمرہ کا پہلا کام یعنی ”طواف“ مکمل ہو گیا۔

طواف کے بعد کے تین ضمنی کام

طواف سے فارغ ہونے کے بعد آپ کو تین ضمنی کام کرنے ہیں، یہ تینوں کام ہر طواف کے بعد کرنے ہیں، چاہے وہ عمرہ کا طواف ہو یا حج کا، یا نفلی طواف ہو۔

پہلا ضمنی کام

(۱) ''ملتزم'' پر حاضری اور دعا

طواف کے بعد پہلا کام یہ ہے کہ آپ ''ملتزم شریف'' کے سامنے آجائیں۔ بیت اللہ کے دروازے اور حجر اسود والے کونے کے درمیان کے حصہ کو ''ملتزم'' کہتے ہیں، چونکہ عام طور پر لوگ ملتزم پر بھی خوشبو لگا دیتے ہیں اور آپ اس وقت حالت احرام میں ہیں، اس لئے آپ اس وقت ملتزم کو ہاتھ نہ لگائیں، نہ اس سے چمٹیں، بلکہ ملتزم کے سامنے جتنا قریب ممکن ہو کھڑے ہو کر خوب الحاح وزاری سے دعا کریں، یہ قبولیتِ دعا کا خاص مقام ہے۔ البتہ جب آپ احرام میں نہ ہوں اس وقت اگر موقعہ ملے تو ملتزم سے چمٹ کر دعا کریں۔

لوگ ''ملتزم'' سے چمٹنے کے لئے اور حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے

دھکم پیل کرتے ہیں، ایک دوسرے کو تکلیف پہنچاتے ہیں، ایسا کرنا جائز نہیں کسی مسلمان کو ایذاء پہنچا کر یہ کام کرنا خسارہ کا سودا ہے، اور بڑی شرم وغیرت کی بات یہ ہے کہ مردوں کے ہجوم میں خواتین بھی حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے گھس جاتی ہیں اور ان کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ وہ نامحرم مردوں کے درمیان بھنچ رہی ہیں، اور نامحرم مردوں کے جسم سے ان کا جسم دب رہا ہے، وہ سمجھتی ہیں کہ ہم نے حجر اسود کو بوسہ دے کر بڑی نیکی کا کام کیا ہے۔

یاد رکھیئے! خواتین کو سختی سے منع کریں کہ حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے اور ملتزم سے چمٹنے کے لئے اس طرح مردوں کے ہجوم میں نہ گھسیں۔ نامحرموں کے جسم سے جسم لگانا بدترین گناہ ہے۔

دوسرا ضمنی کام

(۲) طواف کا دوگانہ پڑھنا

دوسرا ضمنی کام یہ ہے کہ طواف کا دوگانہ پڑھیں، اسے ''تحیۃ الطواف'' کہتے ہیں، یہ دو رکعتیں مقام ابراہیم کے قریب جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نقش پا شوکیس میں رکھا ہے، پڑھنا افضل ہے، اس کے قریب جگہ نہ ملے تو پیچھے ہٹ کر اس کی سیدھ میں پڑھ لیں، اور یہ نیت کریں کہ میں طواف کا دوگانہ پڑھتا ہوں، پہلی رکعت میں قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ اور دوسری رکعت

میں قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ○ پڑھنا افضل ہے، ان کے علاوہ دوسری سورتیں پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ اس کا خیال کریں کہ مکروہ وقت میں نہ پڑھیں، اگر مکروہ وقت ہوتو اس کے نکلنے کے بعد پڑھیں، ان دو رکعتوں کا پڑھنا واجب ہے۔

تیسرا ضمنی کام

(۳) زم زم پینا اور دعا کرنا

تیسرا کام یہ ہے کہ آپ زم زم پئیں اور دعا کریں، زم زم کا پانی لے کر قبلہ رخ کھڑے ہوکر بسم اللہ پڑھ کر تین سانس میں پئیں۔ زم زم کا پانی پینے سے پہلے بھی دعا کریں اور پانی پینے کے بعد بھی دعا کریں، اگر یاد ہوتو یہ دعا بھی پڑھیں،

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا
وَّعَمَلًا صَالِحًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ ؕ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَآءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهٗ ؕ

''زم زم کا پانی جس نیت کے ساتھ پیا جائے، اللہ تعالیٰ اس کی مر[ا]د پوری فرماتے ہیں'' اور ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فر[مای]ا:

کہ مؤمن زم زم کا پانی پیٹ بھر کر شکم سیر ہو کر پیتا ہے اور منافق پیٹ بھر کر نہیں پی سکتا۔ لہٰذا خوب پانی پیجیے اور بدن پر بھی اس کے چھینٹے ماریے۔

یہ تین ضمنی کام کرنے کے بعد، اب آپ کو عمرہ کا دوسرا کام یعنی صفا مروہ کے درمیان سعی کرنی ہے۔

عمرہ کا دوسرا کام صفا، مروہ کی سعی اور اس کا طریقہ

سعی شروع کرنے سے پہلے ایک مرتبہ پھر حجر اسود کے سامنے آئیں اور اسی طریقے سے حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر حجر اسود کا استلام کریں جس طرح آپ پہلے کر چکے ہیں، یہ حجر اسود کا نواں استلام ہوگا، طواف کے دوران آٹھ مرتبہ آپ پہلے استلام کر چکے ہیں، ''استلام'' کرنے کے بعد ''صفا'' پہاڑی کی طرف آئیں۔ ''صفا'' کی طرف جاتے ہوئے یہ پڑھیں،

أَبْدَءُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ط

اگر یاد ہو تو پوری آیت پڑھیں، ''صفا'' پہاڑی پر اتنا چڑھیں کہ وہاں سے بیت اللہ شریف نظر آئے، بعض لوگ اوپر پیچھے دیوار تک چلے جاتے ہیں، یہ صحیح نہیں، آپ کو بعض محرابوں کے درمیان سے ''بیت اللہ شریف'' نظر آئے گا، وہاں کھڑے ہو کر بیت اللہ شریف کو دیکھ کر تین بار اللہ اکبر کہیں اور پھر:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

کہیں، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کریں اور دعا کریں، یہ قبولیت دعا کی خاص جگہ ہے۔ دعا کرنے کے بعد نیت کریں کہ میں اللہ کے لئے عمرہ کی صفا، مروہ کی سعی کرتا ہوں اور صفا سے مروہ کی طرف چلیں، درمیان میں دو (۲) ہرے رنگ کے ستون آئیں گے جن کو "میلین اخضرین" کہتے ہیں۔ ان پر ہرے رنگ کی لائٹیں لگی ہوئی ہیں۔ مرد ان دونوں ستونوں کے درمیان جھپٹ کر چلیں، جب دوسرا ستون گزر جائے تو اطمینان سے ساتھ چلیں۔ اور خواتین ان ستونوں کے درمیان میں بھی اطمینان سے چلیں۔ مروہ پہنچ کر آپ کا ایک چکر پورا ہوگیا۔ مروہ پر بھی بیت اللہ کی طرف منہ کرکے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کریں اور دعا کریں۔

مروہ سے بیت اللہ کی عمارت نظر نہیں آتی، لیکن اُدھر منہ کر کے دعا کریں، دعا کرنے کے بعد پھر صفا کی طرف آئیں، یہ آپ کا دوسرا چکر ہوگیا۔ پھر صفا پر دعا کرنے کے بعد مروہ کی طرف چلیں، یہ تیسرا چکر ہوگیا۔ مروہ پہنچ کر پھر دعا کریں اور صفا کی طرف چلیں یہ چوتھا چکر ہوگیا، اس طرح سات چکر لگائیں، ساتواں چکر مروہ پر پورا ہوگا۔ ہر چکر میں صفا پر بھی دعا کریں اور مروہ پر

بھی اور ہرے ستونوں کے درمیان مرد تیز چلیں۔

بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ صفا سے مروہ، اور مروہ سے دوبارہ صفا آنے پر ایک چکر پورا ہوگا، یہ بات غلط ہے۔

صفا، اور مروہ کے درمیان سعی کے سات چکر پورے ہو جانے کے بعد شکرانہ کی دو رکعت پڑھ لیں۔ یہ دو رکعت سنت یا مستحب ہیں۔ مسجد حرام میں جہاں چاہیں ادا کر لیں، ان کے لئے مقام ابراہیم پر جانے کی ضرورت نہیں۔

یہ عمرہ کا دوسرا کام ہو گیا۔

طواف اور سعی کی دعائیں

بعض حضرات پریشان ہوتے ہیں کہ ہمیں طواف اور سعی کی دعائیں یاد نہیں، اس لئے بہت سے لوگ طواف اور سعی کے دوران کتاب میں دیکھ دیکھ کر دعائیں پڑھتے ہیں، آپ حضرات ایسا نہ کریں، کیونکہ وہاں پر دعائیں مانگی جاتی ہیں، پڑھی نہیں جاتیں۔ دعا مانگنا اور چیز ہے اور دعا کا پڑھنا اور چیز ہے۔ طواف کے دوران کتاب میں دیکھ کر دعائیں پڑھتے ہوئے چلنے سے الجھن بھی ہوگی اور دوسروں سے ٹکراؤ بھی ہوگا۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ قرآن و حدیث کی جو دعائیں آپ کو پکی اور صحیح صحیح یاد ہوں، ان کو پڑھتے رہیں، انشاء اللہ وہ دعائیں آپ کی تمام دعاؤں کے قائم مقام ہو جائیں گی، دو چار دعائیں جو مسلمان کو یاد ہوتی ہیں، یاد نہ ہوں تو یاد کر لیں اور طواف اور سعی کے دوران انہی کو پڑھتے

رہیں، اس فکر میں مت پڑیے کہ پہلے چکر کی دعا یہ ہے اور دوسرے چکر کی دعا یہ ہے، کیونکہ احادیث میں اس طرح ہر چکر کی علیحدہ دعا ثابت نہیں۔
البتہ "رکن یمانی" اور "حجر اسود" کے درمیان:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

پڑھتے رہیں۔ اسی طرح صفا اور مروہ کے درمیان کی ایک مختصری جامع دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، آپ اس کو یاد کرلیں اور اس کو پڑھیں۔ وہ دعا یہ ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ۔

باقی اس کے علاوہ بھی جو دعائیں آپ کو یاد ہوں، ان کو پڑھیے۔

عمرہ کا تیسرا کام

سر کے بال منڈوانا یا کتروانا

صفا، مروہ کی سعی کے بعد عمرہ کا تیسرا کام سر کے بال منڈوانا یا کتر انا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے بال منڈوانے والوں کو تین بار دعا دی

اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما۔

صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بال کتروانے والوں کو بھی دعا دیجئے، آپ نے پھر وہی دعا فرمائی
اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ کہ اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہ کرام نے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بال کتروانے والوں کے لئے بھی دعا فرما دیں، آپ نے اب کی مرتبہ یہ دعا فرمائی
اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ وَالْمُقَصِّرِیْنَ اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر بھی رحم فرما، اور کتروانے والوں پر بھی رحم فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال منڈوانے والوں کو کئی بار دعائیں دینے سے سر منڈوانے کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے، اگرچہ بالوں کا کتروانا بھی مردوں کے لئے جائز ہے۔

کتنے بالوں سے قصر کرانا (کتروانا) ضروری ہے؟

بال کتروانے میں لوگ بہت غلطی کرتے ہیں، اس لئے اس مسئلے کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حنفی مسلک میں کم از کم سر کے چوتھائی حصے کے بالوں میں سے ایک ایک پورے کے برابر کتروانا واجب ہے، اور پورے سر کے بالوں میں سے ایک ایک پورے کے برابر کتروانا افضل ہے۔ لیکن وہاں لوگ دوسرے مسلک کے لوگوں کو دیکھ کر ذرا ذرا سے بال ایک طرف سے کتروا لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمارا واجب ادا ہو گیا، حالانکہ اس طرح کٹوانے سے نہ تو چوتھائی سر کے بالوں میں سے بال کٹتے ہیں اور نہ ہی

ایک پورے کے برابر کٹتے ہیں، یاد رکھئے! اس طرح بال کٹوانے سے واجب ادانہیں ہوتا اور ایسے لوگوں پر دم واجب ہوتا ہے، اس میں احتیاط کیجئے، آپ سنت کے مطابق یا تو پورے سر کے بال منڈوالیں، یا اگر بال لمبے ہیں یا پٹھے ہیں اور اس میں سے ایک ایک پورے کے برابر بال کٹوائے جاسکتے ہیں تو پھر پورے سر کے بالوں میں سے ایک ایک پورے کے برابر بال کٹوائیں تاکہ سنت کے مطابق قصر ہو جائے، یا کم از کم چوتھائی سر کے بالوں میں سے ایک ایک پورے کے برابر کٹوائیں، ورنہ واجب ادانہیں ہوگا، اور دم لازم آئے گا۔

خواتین بھی بال کتروانے میں غلطی کرتی ہیں

خواتین کے لئے بھی کم از کم سر کے چوتھائی حصے کے بالوں میں سے ایک ایک پورے کے برابر کٹوانا واجب ہے۔ لیکن وہ بھی اس میں غلطی کرتی ہیں اور وہ بالوں کی ایک لٹ پکڑ کر اس میں سے ذرا سے بال کاٹ لیتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ ہمارا واجب ادا ہو گیا۔ یاد رکھئے! ایک لٹ میں سے بال کاٹنے کی صورت میں چوتھائی سر کے بالوں میں سے نہیں کٹتے، اس لئے خواتین کے لئے بال کٹوانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ بال کھول کر لٹکالیں، اور تمام بالوں میں سے ایک ایک پورے کے برابر بال کٹوائیں، تاکہ سنت کے مطابق قصر ہو جائے اور اپنے محرم سے کٹوائیں یا خود کاٹ سکتی ہوں تو خود کاٹ لیں، کسی نامحرم سے نہ کٹوائیں، اور اگر خواتین چوٹی پکڑ کر اپنے بال خود کاٹیں تو اس میں

اس کا خیال رکھیں کہ کم از کم چوتھائی سر کے بال چٹیا کے اندر آ جائیں، اور بہتر ہے ایک پورے سے ذرا بڑھا کر بال کاٹیں تا کہ چھوٹے بالوں میں سے بھی کٹ جائیں اور لمبے بالوں میں سے بھی کٹ جائیں۔

یہ عمرہ کا تیسرا کام ہوگیا۔ اور آپ کا عمرہ مکمل ہوگیا، احرام کی جو پابندیاں آپ پر لگی تھیں، وہ بال کٹوانے کے بعد سب ختم ہوگئیں۔ اب آپ غسل کر کے سلے ہوئے کپڑے پہن لیں، اور خوشبو وغیرہ لگالیں۔

ناخن کاٹنا۔ مونچھیں تراشنا

بعض حضرات جب بال کٹوانے کے لئے حجام کی دکان پر جاتے ہیں تو بال کٹوانے سے پہلے اپنے ناخن تراشنا شروع کر دیتے ہیں یا اپنی مونچھیں کترنے لگتے ہیں۔ یاد رکھئے! اگر کسی شخص نے سر کے بال کٹوانے سے پہلے ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کی پانچوں انگلیوں کے ناخن کاٹ لئے تو اس پر ایک دم واجب ہوگا، اس لئے ناخن سر کے بال کٹوانے کے بعد کاٹیں۔ اسی طرح سر کے بال کٹوانے سے پہلے اگر کسی نے مونچھیں کتر لیں تو اس پر صدقہ واجب ہوگا، اس لئے مونچھیں بھی سر کے بال کٹوانے کے بعد کتریں۔

اب آپ مکہ مکرمہ میں آٹھ ذی الحجہ تک بغیر احرام کے رہیں گے، اس عرصہ میں نفلی طواف کریں، اس کے لئے احرام نہیں ہوگا، نفلی طواف میں نہ رمل ہوگا اور نہ اس کے بعد صفا، مروہ کی سعی ہوگی، بس حجر اسود کا استقبال اور

استلام کرنے کے بعد سات چکر لگائیں، ہر چکر میں استلام کریں، ساتواں چکر پورا ہونے کے بعد آٹھویں مرتبہ استلام کریں۔ پھر وہی تین ضمنی کام کریں، یعنی ملتزم پر دعا، مقام ابراہیم پر طواف کا دوگانہ اور زم زم پی کر دعا کرنا۔ نفلی طواف ہر نماز کے بعد کر سکتے ہیں، لیکن طواف کا دوگانہ مکروہ وقت میں نہ پڑھیں، مکروہ وقت نکلنے کے بعد پڑھیں۔

حج سے پہلے مدینہ طیّبہ کو روانگی

بعض حضرات کو عمرہ کے بعد حج سے پہلے مدینہ طیبہ بھیجا جاتا ہے، مدینہ طیبہ جانے کے لئے احرام نہیں باندھا جائے گا، بلکہ مدینہ جاتے ہوئے سلے ہوئے صاف ستھرے کپڑے پہنیں، خوشبو لگائیں اور راستے میں کثرت سے درود شریف پڑھیں، مدینہ طیبہ میں قیام کے دوران اس بات کا اہتمام کریں کہ مسجد نبوی ﷺ کی جماعت کی کوئی نماز نہ چھوٹے، مکہ مکرمہ میں بھی جماعت کا اہتمام فرمائیں اور مدینہ طیبہ میں بھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے میری مسجد میں چالیس نمازیں مسلسل جماعت کے ساتھ پڑھیں تو میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کا ضامن ہوں۔

نماز کے وقت بازار میں خریداری کرنا افسوس ناک ہے

افسوس کی بات یہ ہے کہ یہاں سے روانگی سے پہلے حجاج کرام کے جذبات کچھ اور ہوتے ہیں لیکن وہاں پہنچنے کے بعد جذبات میں تبدیلی شروع ہو جاتی ہے اور حج سے فارغ ہونے کے بعد تو جذبات میں نمایاں فرق محسوس ہونے لگتا ہے، دیکھا یہ جاتا ہے کہ ادھر مسجد حرام اور مسجد نبوی ﷺ سے اذان کی آواز "اللہ اکبر اللہ اکبر" آرہی ہوتی ہے، اُدھر حجاج کرام بازاروں میں خریداری میں مصروف ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! مسجد حرام کی ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتی ہے، جو ہم یہاں ساری عمر میں ادا نہیں کر سکتے، اور مسجد نبوی ﷺ کی ایک نماز ایک روایت کے مطابق پچاس ہزار نمازوں کے برابر ثواب رکھتی ہے۔ اس لئے وہاں جماعت کی نمازوں کا بہت زیادہ اہتمام کریں اور مدینہ منورہ میں قیام کے دوران ہرگز کوئی ایسا عمل صادر نہ ہو جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو اذیت پہنچے۔

آٹھ دس روز مدینہ طیبہ میں آپ کا قیام رہے گا، اس کے بعد حج کے لئے واپس مکہ مکرمہ آئیں گے، مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ آتے وقت احرام باندھ کر آنا ضروری ہے، اس میں اختیار ہے کہ مدینہ سے عمرہ کا احرام باندھیں یا صرف حج کا، سہولت اس میں ہے کہ عمرہ کا احرام باندھیں اور مکہ آکر عمرہ کر کے احرام کھول دیں اور ذی الحجہ کی ۸ تاریخ تک بغیر احرام کے رہیں، لیکن اگر

مدینہ سے حج کا احرام باندھا تو وہ حج تک بندھا رہے گا، اور حج کے بعد دسویں تاریخ کو سر منڈوانے کے بعد یہ احرام کھلے گا، اور اس احرام سے عمرہ نہیں کریں گے، صرف حج کریں گے، البتہ نفلی طواف اس احرام سے کر سکتے ہیں۔

مدینہ سے واپسی پر احرام کہاں سے باندھیں؟

مدینہ سے چلتے وقت، اپنی قیام گاہ سے بھی احرام باندھ سکتے ہیں، ورنہ بئر علی سے باندھ لیں جو مدینہ کا میقات ہے، احرام کی چادریں لپیٹ کر دو نفلیں پڑھیں، پھر احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھیں، احرام بندھ گیا، اور احرام کی پابندیاں لگ گئیں، مدینہ سے اگر آپ نے عمرہ کا احرام باندھا ہے تو مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد اسی طرح عمرہ کریں جس طرح آپ نے پہلا عمرہ کیا تھا، یعنی پہلے طواف کریں، اور اس طواف میں بھی اضطباع اور رمل کریں، پھر طواف کے بعد کے تین ضمنی کام کریں، پھر صفا، مروہ کی سعی کریں اور پھر سر کے بال منڈوائیں یا کٹوائیں۔

سر کے بال اگر چھوٹے ہوں یا سر پر بالکل بال نہ ہوں تو اس صورت میں سر پر اُسترا پھروانا واجب ہے، جتنی مرتبہ عمرہ کریں گے، ہر مرتبہ سر منڈوانا واجب ہوگا۔ یہ آپ کا دوسرا عمرہ ہو گیا، آپ پر احرام کی جو پابندیاں لگی تھیں سر منڈوانے کے بعد سب پابندیاں ختم ہو گئیں۔ اب آپ سلے ہوئے کپڑے پہن لیں اور آٹھ ذی الحج تک احرام کے بغیر مکہ مکرمہ رہیں، آٹھ ذی الحج کو مکہ

ہی سے حج کا احرام باندھیں، اس عرصہ میں نفلی طواف کرتے رہیں، چاہیں تو ہر نماز کے بعد طواف کریں، اس کے لئے احرام کی ضرورت نہیں۔ اور اگر مدینہ سے واپسی پر کسی نے صرف حج کا احرام باندھا تو اس کی بھی اجازت ہے، مگر یہ مکہ آکر اس احرام سے عمرہ نہیں کریں گے، صرف طواف کریں گے، اور یہ احرام حج تک بندھا رہے گا، اسی احرام سے حج کریں گے، دسویں تاریخ کو سر منڈانے کے بعد یہ احرام ختم ہوگا، اس وقت تک احرام کی پابندیاں قائم رہیں گی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

حج کا تفصیلی طریقہ

۸/ذی الحجہ (یوم الترویہ)

ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کو مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھا جائے گا، اس میں افضل اور بہتر صورت یہ ہے کہ آپ حج کا یہ احرام مسجد حرام میں باندھیں، اور احرام باندھنے سے پہلے ایک نفلی طواف کر لینا افضل ہے۔ یہ بات صحیح ہے اور چاہیں تو احرام کی چادریں لپیٹ کر یہ طواف کرلیں، البتہ احرامِ حج کی نیت اور تلبیہ طواف کے بعد پڑھیں۔ اگر سلے ہوئے کپڑوں میں یہ نفلی طواف کیا تو طواف کرنے کے بعد احرام کی چادریں باندھ لیں اور سر ڈھانپ کر احرام حج کی نیت سے دو رکعت نفل ادا کریں، پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ○ پڑھنا افضل ہے، ان کے علاوہ

دوسری کوئی سورۃ بھی پڑھ سکتے ہیں، نفل ادا کرنے کے بعد دعا مانگیں اور پھر سر کھول لیں، اس کے بعد حج کے احرام کی نیت کریں اور تلبیہ پڑھیں، اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ
وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ ؕ

ہو سکے تو حطیم کے اندر یہ اعمال کریں

اگر موقعہ ہو تو حطیم کے اندر نفلیں پڑھ کر احرام کی نیت کرنا اور تلبیہ پڑھنا اور بھی افضل ہے، اگر بآسانی ممکن ہو تو ایسا کرلیں۔ ''حطیم'' دراصل بیت اللہ ہی کا حصہ ہے، صرف فرق یہ ہے کہ اس کے اوپر چھت نہیں ہے۔ لیکن اس کے لئے کسی مسلمان کو دھکا مارنا اور تکلیف پہنچانا ہرگز جائز نہیں، لہٰذا اگر حطیم کے اندر یہ عمل ممکن نہ ہو تو مسجد حرام میں جہاں آسانی ہو وہاں کرلیں۔

احرام کی نیت کا طریقہ

نیت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دل میں یہ ارادہ کیجئے کہ ''اب میں حج کا احرام باندھ رہا ہوں''۔ ''نیت'' دل کے ارادے کا نام ہے، البتہ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا بھی مستحب ہے، وہ الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُرِيْدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِىْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّىْ ط

اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں، آپ اس کو میرے لئے آسان فرما دیجئے اور میری طرف سے قبول کر لیجئے۔

نیت کرنے کے بعد آپ تلبیہ پڑھیں:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ط لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَاشَرِيْكَ لَكَ ط

احرام باندھتے وقت ایک مرتبہ تلبیہ پڑھنا ضروری ہے، اور تین مرتبہ تلبیہ پڑھنا سنّت اور افضل ہے، مرد اونچی آواز سے پڑھیں اور خواتین آہستہ آواز سے پڑھیں، تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھیں، اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ ط

بس آپ کے حج کا احرام شروع ہو گیا اور آپ پر احرام کی وہی پابندیاں لگ گئیں جو یہاں سے عمرہ کا احرام باندھتے وقت لگی تھیں۔

جیسا کہ عرض کیا کہ یہ تمام کام اگر بآسانی ہو سکے تو مسجد حرام میں بلکہ حطیم میں کرلیں، جو افضل صورت ہے، لیکن اگر آپ وہاں نہ جاسکیں تو اپنی قیام گاہ پر احرام باندھ لیں، نفلی طواف کا موقع مل جائے تو طواف کر کے قیام گاہ پر آجائیں، اور نفلیں پڑھ کر احرام کی چادریں باندھ کر نیت کریں اور تلبیہ پڑھ لیں، احرام بندھ گیا۔

معذور خواتین کیا کریں؟

اگر خواتین معذوری کی حالت میں ہوں تب بھی ان کے لئے ۸/ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا ضروری ہے، البتہ ایسی خواتین نہ تو مسجد حرام میں جائیں اور نہ ہی نفلیں پڑھیں، بلکہ اپنی قیام گاہ پر قبلہ رخ بیٹھ کر حج کے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں، بس ان کا احرام بندھ گیا۔ البتہ احرام باندھنے سے پہلے ان کے لئے غسل کرنا بہتر ہے، یہ غسل طہارت کے لئے نہیں ہے بلکہ نظافت اور صفائی کے لئے ہے۔ نیت اور تلبیہ کے بعد ان پر بھی احرام کی پابندیاں لگ گئیں جو پہلے لگی تھیں۔

منیٰ میں پانچ نمازیں

۸/ ذی الحجہ کو احرام باندھ کر مکہ مکرمہ سے منیٰ جائیں گے، منیٰ میں آج پانچ نمازیں ادا کرنا سنت ہے، یعنی آٹھ ذی الحج کی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور

نویں تاریخ کی فجر۔ بعض اوقات معلّم حجاج کرام کو ۸/تاریخ کے بجائے ۷
تاریخ کو ہی منیٰ لے جاتے ہیں، ایسی صورت میں ۷/تاریخ کو ہی منیٰ روانہ
ہونے سے پہلے احرام باندھ لیں، اس صورت میں منیٰ کے قیام کے دوران
نمازیں پانچ سے زیادہ ہو جائیں گی، اس میں کوئی حرج نہیں۔ ۸/ ذی الحجہ کو منیٰ
میں حجاج کرام کا سوائے نمازیں ادا کرنے کے کوئی اور متعین کام نہیں ہے، بقیہ
اوقات میں ذکر و نوافل، تسبیحات اور تلاوت قرآن کریم میں مشغول رہیں،
کوشش کیجئے کہ کچھ نمازیں مسجد خیف میں جا کر پڑھیں، بعض روایات میں ہے
کہ مسجد خیف میں ستر انبیاء علیہم السلام نے نمازیں پڑھی ہیں یہ منیٰ کی مسجد ہے اور
بعض روایات میں ہے کہ اس مسجد میں ستر انبیاء علیہم السلام مدفون ہیں۔

۹/ذی الحجہ (یوم عرفہ)

نویں تاریخ کو فجر کی نماز کے بعد سورج چڑھے منیٰ سے ''عرفات''
کے لئے روانہ ہوں گے، ''عرفات'' پہنچتے پہنچتے دوپہر ہو جائے گی۔ ''وقوف
عرفات'' جو فرض ہے، اس کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے۔ یاد رکھئے!
نویں تاریخ کو ''عرفات'' کے میدان میں حاضری حج کا سب سے بڑا رکن ہے،
اگر حاجی نے سب کام کر لئے، لیکن نویں تاریخ کے زوال سے لے کر دسویں
تاریخ کی صبح صادق تک تھوڑی دیر کے لئے بھی میدان عرفات میں حاضر نہ ہوا تو
اس کا حج نہیں ہوگا۔ عرفات میں لوگوں سے بعض کوتاہیاں ہوتی ہیں، اس لئے،

نویں تاریخ کو عرفات میں ان باتوں کا خاص خیال رکھئے

(۱) وقوف کی نیت سے غسل کرلیں

پہلی بات یہ ہے کہ زوال ہونے کے بعد اگر آسانی سے ممکن ہو تو وقوف عرفہ کی نیت سے آپ غسل کرلیں، کیونکہ "وقوف عرفات" کے لئے غسل کرنا سنت ہے، البتہ اس میں بہت زیادہ وقت صرف نہ کریں، اگر غسل کرنے کا موقع نہ ہو تو وضو کرلیں۔

(۲) عرفات میں ظہر اور عصر دونوں نمازیں اکٹھی پڑھنے کا حکم کب ہے؟

دوسری بات یہ ہے کہ "میدانِ عرفات" میں جو "مسجد نمرہ" ہے، اس کے امام صاحب آج نویں تاریخ کو ظہر اور عصر کی نمازیں ظہر ہی کے وقت میں ایک ساتھ پڑھائیں گے، آج اللہ کا حکم یہی ہے، پہلے ظہر کے فرض پڑھائیں گے اس کے فوراً بعد عصر کے فرض پڑھائیں گے، جو حجاج کرام مسجد نمرہ میں امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھیں، ان کو یہ دونوں نمازیں اکٹھی ملاکر پڑھنی ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص مسجد نمرہ کے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا، بلکہ وہ اپنی نماز اپنے خیمے میں اکیلا یا علیحدہ جماعت کے ساتھ پڑھتا ہے تو اس صورت میں وہ دونوں نمازیں اکٹھی ملاکر نہیں پڑھے گا، بلکہ ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں اور عصر کی نماز

عصر کے وقت میں پڑھے گا، اس لئے کہ دونوں نمازیں اکٹھی پڑھنے کی شرط یہ ہے کہ وہ نمازیں مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں پڑھی جائیں۔

لیکن آپ حضرات سے عرض یہ ہے کہ آپ مسجد نمرہ میں نماز کے لئے جانے کی کوشش نہ کریں، بلکہ اپنے خیموں میں جماعت کے ساتھ نمازیں ادا کریں، اور ظہر کی نماز کی جماعت ظہر کے وقت میں اور عصر کی نماز کی جماعت عصر کے وقت میں کریں۔ اس کی دو وجوہات ہیں:

ایک وجہ تو یہ ہے کہ ہمارے یہاں سے جانے والے حجاج کرام عام طور پر کمزور، ضعیف اور بڑی عمر کے ہوتے ہیں، یہ حضرات شوق میں مسجد نمر[ہ] چلے تو جاتے ہیں، لیکن واپسی میں جب ایک ہی وقت میں سارا مجمع مسجد سے باہر نکلتا ہے تو بہت سے کمزور اور ضعیف اس ہجوم کے اندر گھر جاتے ہیں او[ر] بعض بیہوش ہو کر گر جاتے ہیں، بعض حضرات اپنا خیمہ بھول جاتے ہیں او[ر] عرفات کا یہ تھوڑا سا جو قیمتی وقت تھا سب پریشانی میں گذر جاتا ہے، اور جو کر[نے] کے کام تھے وہ سب رہ جاتے ہیں، اس لئے بہتر یہ ہے کہ مسجد نمرہ میں جا کر نما[ز] پڑھنے کے بجائے اپنے خیموں ہی میں جماعت سے نماز ادا کریں، اور اب ظ[ہر] کی نماز ظہر کے وقت میں اور عصر کی نماز عصر کے وقت میں پڑھیں، اکٹھی نہیں پڑھیں گے۔

دوسری وجہ مسئلہ ہے، مسئلہ یہ ہے کہ حنفی مسلک کے مطابق جو شخص [مقیم] ہو، اس کے لئے ظہر کی بھی چار رکعتیں پڑھنا فرض ہیں اور عصر کی بھی چار رکعتیں

پڑھنا فرض ہیں، لیکن مسجد نمرہ میں جو امام صاحب نماز پڑھاتے ہیں، وہ عموماً یا تو مکہ کے ہوتے ہیں یا مکہ کے آس پاس کے کسی علاقے کے ہوتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ وہ مسافر نہیں بلکہ مقیم ہوتے ہیں، لیکن مقیم ہونے کے باوجود وہ اپنے مسلک کے مطابق ظہر کی بھی دو رکعتیں پڑھاتے ہیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں پڑھاتے ہیں، اور حنفی مذہب کے مطابق مقیم کے لئے ظہر اور عصر کی چار چار رکعت پڑھنا فرض ہے، اب اگر آپ ان کے پیچھے دو رکعتیں ظہر کی اور دو رکعتیں عصر کی پڑھیں گے تو آپ کی نہ ظہر کی نماز صحیح ہوگی اور نہ عصر کی نماز صحیح ہوگی، اس خرابی سے بچنے کے لئے عرض ہے کہ آپ حضرات ظہر اور عصر کی نمازیں اپنے اپنے خیموں میں جماعت سے پڑھیں اور ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں اور عصر کی نماز عصر کے وقت میں ادا کریں، اب اکٹھی نہیں پڑھیں گے۔

(۳) وقوف عرفہ کا وقت

تیسری بات یہ ہے کہ "وقوف عرفہ" جو فرض ہے، اس کا وقت نویں تاریخ کو زوال کے بعد شروع ہوتا ہے، لہٰذا آپ ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جائیں، توبہ استغفار کریں، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کریں، دعائیں مانگیں، درود شریف اور تلبیہ پڑھیں، اور یہ عمل مسلسل جاری رہنا چاہئے۔ عصر کا وقت ہونے پر عصر کی نماز با جماعت پڑھیں، اور پھر کھڑے ہو جائیں اور دعائیں کریں عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت "عرفات" کے

میدان کا انتہائی قیمتی وقت ہے، اس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہیں، اس لئے عصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اور زیادہ اہتمام کے ساتھ کھڑے ہو کر ذکر کریں، توبہ واستغفار کریں، درود شریف اور تلبیہ کثرت سے پڑھیں، اور دعائیں کریں، اپنے لئے، اپنے عزیز و اقارب کے لئے اور پوری امت مسلمہ کے لئے دعائیں کریں، اپنے ملک کے لئے دعائیں کریں الحاح وزاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مانگیں، یہ خاص دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔ اگر زیادہ دیر کھڑے نہ ہو سکیں تو جتنی دیر کھڑا ہونا ممکن ہو، کھڑے ہو کر اور پھر بیٹھ کر دعائیں کریں، بیمار، ضعیف بیٹھ کر مانگیں اگر تکلیف کا اندیشہ نہ ہو تو کچھ دیر دھوپ میں کھڑے ہو کر دعا مانگیں، یہ عمل مسلسل مغرب تک جاری رہنا چاہئے۔

(۴) میدان عرفات سے نکلنے کا وقت

چوتھی بات یہ ہے کہ عرفات کے میدان میں غروب آفتاب تک ٹھہرنا ضروری ہے، کوئی شخص بھی عرفات کے میدان سے سورج غروب ہونے سے پہلے باہر نہ نکلے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کا اونٹ بھی گم ہو جائے تو وہ اس کی تلاش کے لئے بھی غروب آفتاب سے پہلے میدان عرفات سے باہر نہ جائے، اور اگر کوئی شخص باہر نکل گیا ہے، غروب آفتاب سے پہلے اندر واپس نہیں آیا تو اس پر ایک دم یعنی ایک جانور ذبح کرنا واجب ہوگا۔

وہاں حکومت کی طرف سے ٹریفک جام کر دیا جاتا ہے اس لئے گاڑیاں تو غروب آفتاب سے پہلے باہر نہیں نکل سکتیں، لیکن پیدل جانے والے بعض نوجوان جلد بازی کرتے ہیں اور پیدل کے راستے سے مزدلفہ پہنچنے کے لئے وہ غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے باہر نکل جاتے ہیں، جس کی وجہ سے ان پر دم لازم آتا ہے، اس لئے مغرب تک اطمینان سے حدود عرفات کے اندر رہیں، اور غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ کے لئے روانہ ہوں۔

(۵) آج مغرب کی نماز کہاں پڑھیں گے؟

پانچویں بات یہ ہے کہ اگرچہ عرفات کے میدان میں سورج غروب ہوگیا اور مغرب کا وقت ہوگیا، لیکن آپ آج مغرب کی نماز عرفات میں نہیں پڑھیں گے، اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ آج مغرب کی نماز مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں عشاء کی نماز کے ساتھ ملا کر پڑھیں۔ اس لئے کوئی حاجی عرفات کے میدان میں مغرب کی نماز نہ پڑھے اور نہ ہی راستے میں پڑھے، بلکہ مزدلفہ پہنچ کر جب عشاء کا وقت ہو جائے، اس وقت مغرب اور عشاء دونوں نمازیں ملا کر پڑھیں۔

(۶) حدودِ عرفات کے اندر وقوف کرنا فرض ہے

چھٹی بات یہ ہے کہ عرفات کی حدود میں وقوف کرنا فرض ہے، یعنی حدودِ عرفات کے اندر ٹھہرنا فرض ہے، بعض حجاج جو انفرادی طور پر حج کرتے ہیں، وہ اپنے خیمے عرفات کی حدود سے باہر لگا لیتے ہیں، اسی طرح بعض معلّم اپنی کسی ضرورت، مجبوری یا نادانی کی وجہ سے بعض حاجیوں کے خیمے حدود عرفات سے باہر لگا دیتے ہیں، حالانکہ عرفات کی حدود کے اندر وقوف کرنا فرض ہے۔ ''مسجد نمرہ'' کے اندر کا محراب کی طرف کا آدھا ہال اور محراب کے پیچھے کا حصہ حدود عرفات سے باہر ہے، لیکن بہت سے حاجی مسجد نمرہ کے پیچھے کے حصے میں وقوف کرتے ہیں اور وہاں اپنا خیمہ لگا لیتے ہیں اور شام کو غروب آفتاب کے بعد وہیں سے مزدلفہ کے لئے روانہ ہو جاتے ہیں، حالانکہ وہ حصہ حدود عرفات سے باہر ہے، حکومت کی طرف سے اعلان بھی ہوتا رہتا ہے کہ فلاں جگہ پر نہ ٹھہریں، اور عرفات کے چاروں طرف جو پہاڑی سلسلہ ہے، اس پر بھی نشانات لگے ہوئے ہیں، اور بورڈ بھی لگے ہوئے ہیں لیکن پھر بھی بہت سے لوگ غفلت برتتے ہیں، حالانکہ اگر کوئی حاجی عرفات کی حدود سے باہر ٹھہرا رہا اور سارا وقت باہر رہا اور پھر وہیں سے مزدلفہ چلا گیا اور عرفات کی حدود میں تھوڑی دیر کے لئے بھی نہیں آیا، تو اس کا فرض ہی ادا نہ ہوا، اور کیا کرایا سب کچھ برباد ہو گیا، لہٰذا حدود عرفات کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔ اور اگر کسی وجہ سے کوئی حاجی ایسی جگہ

ٹھہر گیا یا ٹھہرا دیا گیا جو حدود عرفات سے باہر ہے، تو اس پر فرض ہے کہ وہ کم از کم مغرب سے گھنٹہ آدھا گھنٹہ پہلے عرفات کی قریبی حد کے اندر آجائے اور مغرب تک حدود عرفات کے اندر قیام کرے، اور مغرب کے بعد وہیں سے مزدلفہ کے لئے روانہ ہو، اگر کوئی حاجی بالکل بھی عرفات کے اندر نہیں آیا تو اس کا حج نہیں ہوا۔

یہ چھ باتیں میدان عرفات کے بارے میں بیان کی گئیں، ان کا آپ خیال رکھیں اور اہتمام کریں۔

مزدلفہ کیلئے روانگی

غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب پڑھے بغیر عرفات سے مزدلفہ کے لئے روانہ ہوں گے، پہنچتے پہنچتے کافی وقت لگ جاتا ہے، بہرحال، جس وقت بھی آپ مزدلفہ پہنچیں، وہاں پر پہلا کام آپ کو یہ کرنا ہے کہ اگر عشاء کا وقت ہو گیا ہو تو مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں ملا کر پڑھیں، اور یہاں یہ دونوں نمازیں ملا کر پڑھنا واجب ہے، چاہے تنہا نماز ادا کریں یا جماعت سے پڑھیں یا امیر الحج کی اقتداء میں پڑھیں، یہاں بہر صورت ملا کر پڑھنا واجب ہے۔

مغرب اور عشاء ملا کر پڑھنے کا طریقہ

اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس جگہ پر آپ قیام کریں، وہاں پہلے اذان دیں، پھر تکبیر کہیں اور پہلے مغرب کے فرض جماعت سے پڑھیں، پھر عشاء کے فرض جماعت سے پڑھیں، پھر مغرب کی سنتیں پڑھیں، اس کے بعد عشاء کی سنتیں پڑھیں اور پھر وتر پڑھیں، صرف ایک اذان دیں اور ایک تکبیر کہیں۔

وقوف مزدلفہ

نماز پڑھنے کے بعد اپنی ضروریات سے فارغ ہوکر کچھ دیر آرام کریں، پھر آخری شب میں بیدار ہوجائیں۔ آج کی رات سونے کی رات نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ سے مانگنے اور رونے کی رات ہے، اس لئے ساری رات سوتے ہوئے نہ گزار دیں، بلکہ آخری شب میں بیدار ہوکر نفلیں پڑھیں، دعائیں کریں اور توبہ استغفار کریں، اور درود شریف اور تلبیہ پڑھیں۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ مزدلفہ کی رات شب قدر سے بھی افضل ہے، اس لئے نوافل پڑھنے اور توبہ استغفار کرنے کا اہتمام کریں۔ جب صبح صادق ہو جائے اور یہ یقین ہو جائے کہ صبح صادق ہوچکی ہے تو اول وقت میں فجر کی اذان دیں اور جماعت سے فجر کی نماز ادا کریں۔ صبح صادق ہو جانے کے بعد وقوف مزدلفہ کے لئے غسل کرنا مستحب ہے، موقعہ ہو تو پہلے غسل کریں پھر نماز پڑھ کر وقوف کریں طر

مزدلفہ میں قبولیت دعا کا وقت

فجر کی نماز کے بعد بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جائیں اور ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ استغفار کریں اور دعا مانگیں، درود شریف اور تلبیہ پڑھیں۔ یہ وقوف مزدلفہ کہلاتا ہے جو واجب ہے، اور اس کا وقت صبح صادق کے بعد شروع ہوتا ہے، یہ قبولیت دعا کا خاص وقت ہے۔ ایک روایت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بعض دعائیں اللہ تعالیٰ سے عرفات کے میدان میں مانگیں، لیکن وہاں پر اللہ تعالیٰ نے قبولیت کا وعدہ نہیں فرمایا، پھر وہی دعائیں جب میں نے مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیں تو اللہ تعالیٰ نے فوراً قبول فرمالیں، اس لئے فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے پہلے جتنا بھی وقت ملے توبہ استغفار کریں اور دعا مانگیں۔

مزدلفہ سے کنکریاں چننا

مزدلفہ میں ایک کام اور کرنا ہے، جو مستحب ہے وہ یہ کہ مزدلفہ سے ستر (۷۰) کنکریاں چن لیں اور یہ کام رات ہی کو کرلیں، صبح کو وقت نہیں ملے گا، یہ کنکریاں چنے کے دانے کے برابر یا کھجور کی گٹھلی جیسی ہوں، زیادہ بڑی نہ ہوں، یہ کنکریاں منیٰ میں تین دن تک شیطانوں کو مارنے کے کام آئیں گی۔ بہر حال!

فجر کی نماز کے بعد دعا کر کے کنکریاں لے کر سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہوں گے۔

۱۰/ذی الحجہ (دوبارہ منیٰ میں)

آج ذی الحجہ کی دسویں تاریخ ہے پھر دوبارہ منیٰ پہنچ گئے، آج آپ کو منیٰ میں کیا کام کرنے ہیں، اس کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

دسویں تاریخ کا پہلا کام: بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا

دسویں تاریخ کو منیٰ میں سب سے پہلا کام یہ ہے کہ آج صرف بڑے شیطان کو جسے جمرۂ کبریٰ اور جمرہ عُقبہ کہتے ہیں، سات کنکریاں مارنی ہیں دسویں تاریخ کو صرف بڑے شیطان کو کنکریاں ماری جاتی ہیں اور گیارہویں بارہویں، تیرہویں کو تینوں شیطانوں کو مارتے ہیں۔ یہ دراصل ستون ہیں جو نشانی کے طور پر اس جگہ بنے ہوئے ہیں، جہاں شیطان زمین میں دھنسا تھا عوامی زبان میں ان ہی کو شیطان کہا جاتا ہے، مزدلفہ سے جو کنکریاں آپ لائے ہیں، ان میں سے سات کنکریاں مارنے کے لئے لے لیں اور احتیاطاً ایک دو کنکریاں زیادہ لے لیں، چونکہ بعض مرتبہ کوئی کنکری ضائع ہو جاتی ہے، اس کی جگہ دوسری کنکری مارنی ہوتی ہے، وہاں کی گری پڑی کنکری نہ اٹھائیں وہ مردود ہیں۔ اب آپ بڑے شیطان کے سامنے آجائیں اور اس سے پانچ چھ ہاتھ کے

فاصلے سے کھڑے ہوکر ایک ایک کرکے کنکری ماریں کنکری داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑیں اور تکبیر پڑھ کر ماریں۔ تکبیر یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط
رَغْمًا لِلشَّيْطٰنِ وَرِضًى لِلرَّحْمٰنِ ط

اگر پوری تکبیر یاد نہ ہو تو صرف بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط کہہ کر کنکری ماریں۔ کنکری ستون کی جڑ میں ماریں کنکری اس حوض کے اندر گرنی چاہئے جو اس ستون کے ارد گرد بنی ہوئی ہے، اس لئے کنکری اوپر کی طرف نہ ماریں، اگر کنکری اوپر ماری اور وہ اُچٹ کر دور جا گری تو وہ کنکری ادا نہیں ہوگی اس کے بدلے دوسری کنکری مارنی ہوگی۔

کنکری ایک ایک کرکے پھینکیں اور ہر مرتبہ تکبیر پڑھیں، اگر کسی شخص نے ساتوں کنکریاں ایک ساتھ پھینک دیں تو وہ ایک کنکری شمار ہوگی، چھ کنکریاں اور مارنی ہوں گی، اگر کوئی کنکری ستون تک نہیں پہنچی بلکہ پہلے ہی گر گئی تو اس کے بدلے دوسری کنکری ماریں، وہاں کی گری پڑی کنکریاں نہ اٹھائیں، اس لئے کہ وہ کنکریاں اللہ تعالیٰ کے یہاں مردود ہیں، اسی طرح موٹے پتھر نہ پھینکیں، جوتے نہ ماریں اور زبان سے کوئی فضول کلمہ نہ نکالیں۔

کنکریاں خود مارنا ضروری ہیں

حجاج کے لئے سب سے دشوار مرحلہ کنکریاں مارنے کا شمار ہوتا ہے۔
لیکن اب الحمد للہ اس عمل کے لئے کافی آسانیاں ہوگئی ہیں اور جو دشواریاں اور
خطرات پہلے ہوا کرتے تھے، اس میں کافی حد تک کمی آگئی ہے۔ مگر اس موقع پر
بعض حجاج ایک سنگین غلطی یہ کرتے ہیں کہ جو بڑی عمر کے یا کمزور اور ضعیف
ہوتے ہیں، وہ خود کنکریاں نہیں مارتے، بلکہ وہ نوجوانوں سے کہہ دیتے ہیں کہ
ان کی طرف سے کنکریاں مارتے آئیں، اسی طرح خواتین اپنے مردوں سے
کہہ دیتی ہیں کہ ان کی طرف سے کنکریاں مارتے آئیں۔

یاد رکھئے! مسئلہ یہ ہے کہ کنکریاں خود جا کر مارنا واجب ہے اگر کسی شخص
نے خواہ مرد ہو یا عورت، کسی دوسرے شخص سے کنکریاں لگوائیں تو اس کی کنکریاں
ادا نہیں ہوگی، اس کے ذمے واجب باقی رہے گا اور ایک دم دینا پڑے گا۔

ضعیف مرد اور خواتین کنکریاں رات کو بھی مار سکتے ہیں

اگر کمزور اور ضعیف مردوں اور خواتین کو دن میں کنکریاں مارنا دشوار
ہوں تو وہ رات کو مغرب یا عشاء کے بعد جا کر مارلیں یا درمیان شب میں
مارلیں، صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے مار سکتے ہیں۔

البتہ اگر کوئی مرد یا عورت ایسا بیمار یا کمزور ہو کہ وہ کھڑے ہو کر نماز بھی

نہ پڑھ سکے، اور اپنی ضروریات کے لئے چلنا پھرنا بھی اس کے لئے دشوار ہو، یا کوئی شخص اپاہج، ہاتھ پاؤں سے معذور ہو، یا اندھا، نابینا ہو تو اس کی طرف سے دوسرا آدمی کنکری مار سکتا ہے، لیکن معمولی کمزوری یا ضعیفی کی وجہ سے یا خواتین کی طرف سے ہرگز دوسرا شخص کنکریاں نہ مارے، ورنہ وہ کنکریاں ادا نہیں ہوں گی اور اس نے خود نہ ماریں تو دم واجب ہوگا۔

دسویں تاریخ کا دوسرا کام: قربانی کرنا

دسویں تاریخ کا دوسرا کام قربانی کرنا ہے، حج تمتع اور حج قران کرنے والے کے لئے قربانی کرنا واجب ہے، چونکہ آپ حضرات آج حج تمتع کر رہے ہیں، اس لئے آپ پر قربانی واجب ہے، یہ حج کی قربانی اور دمِ شُکر کہلاتی ہے آپ اسی نیت سے یہ قربانی کریں، البتہ حج اِفراد کرنے والے کے لئے قربانی واجب نہیں، بلکہ مستحب ہے، اگر گنجائش ہو تو قربانی کرلے ورنہ رہنے دے۔

بینک کے ذریعہ قربانی کرانے کا مسئلہ

قربانی کرنے کے لئے وہاں مختلف ادارے اور کمپنیاں ہوتی ہیں جو حاجیوں کی طرف سے قربانی کی خدمت انجام دیتے ہیں، اور حاجیوں کو ترغیب دی جاتی ہے کہ ان کی معرفت قربانی کرائی جائے اور حاجی بھی اس میں سہولت سمجھ کر اسے اختیار کرلیتے ہیں۔

یاد رکھئے! یہ ادارے اور بینک جن کے ذریعہ قربانی کرائی جاتی ہے
قابل اعتماد نہیں ہیں، وہاں کے مقامی حضرات سے معلوم ہوا کہ یہ ادارے نہایت
بے احتیاطی برتتے ہیں اور قربانی کا جو وقت حجاج کو دیتے ہیں، عموماً اس وقت
تک قربانی نہیں کرتے بلکہ بعض اوقات اس دن قربانی ہوتی ہی نہیں، اگلے دن
ہوتی ہے، اس لئے اگر آپ کو اس ادارے نے قربانی کا وقت مقرر کر کے بتا دیا
کہ اس وقت تک آپ کی قربانی ہو جائے گی اور اس وقت تک قربانی نہ ہوئی او
وہ وقت آنے پر یہ سمجھ کر کہ قربانی ہو گئی ہو گی آپ نے اپنا سر منڈوالیا، تو آپ
ایک دم واجب ہو جائے گا۔

دسویں تاریخ کو ان تینوں کاموں میں ترتیب واجب ہے

حنفی مسلک میں دسویں تاریخ کو یہ تینوں کام ترتیب سے کرنے
واجب ہیں، نمبر ایک (۱): بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا۔ نمبر دو (۲): قربانی
کرنا۔ نمبر تین (۳): سر کے بال منڈانا۔ اگر اس ترتیب کو کسی شخص نے بدل کر
آگے پیچھے کر دیا تو اس پر ایک دم واجب ہوگا۔ جو بینک اور ادارے اجتماعی قربانی
کا انتظام کرتے ہیں، وہ اس ترتیب کا اہتمام نہیں کرتے، اس لئے کہ وہ لوگ
اپنے مسلک کے مطابق اس ترتیب کو ضروری نہیں سمجھتے، ان کے یہاں یہ تینوں
کام ترتیب سے کرنا ضروری نہیں، لہٰذا اگر آپ نے سر پہلے منڈوالیا اور آپ کی
قربانی بعد میں ہوئی تو ان کے مسلک میں کوئی حرج نہیں، لیکن حنفی مسلک کے

مطابق اگر ترتیب بدل دی تو دم واجب ہوگا، اس لئے آپ اپنی قربانی خود کریں، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ گروپ میں سے کچھ جوان افراد چلے جائیں اور وہ گروپ کے دوسرے افراد کے لئے بھی ان کی اجازت سے جانور خرید کر خود قربانی کریں یا اپنے سامنے کرائیں۔

بہر حال! بینک اور کمپنیوں کے ذریعہ قربانی کرانے میں بے احتیاطی کے علاوہ اور بھی قباحتیں ہیں۔ دوسری قباحت یہ ہے کہ اپنے جانور کی قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا یا اپنے سامنے کرانا سنت ہے، اس سنت سے محرومی ہو جاتی ہے۔ تیسری قباحت یہ ہے کہ یہ عمل دینی غیرت کے بھی خلاف ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر خود اپنے دست مبارک سے تریسٹھ (۶۳) اونٹ نحر فرمائے، اور آج ہم ایک دو جانوروں کے لئے بینکوں اور کمپنیوں کا سہارا لیتے ہیں۔

چوتھی قباحت یہ ہے کہ یہ بینک اور ادارے جانوروں کی پوری لاٹ اکٹھی خرید لیتے ہیں اور ان جانوروں میں وہ یہ نہیں دیکھتے کہ تمام جانور عمر کے لحاظ سے پورے ہیں یا نہیں؟ اور ان جانوروں میں قربانی کی دوسری شرائط بھی پائی جا رہی ہیں یا نہیں؟ کوئی عیب تو ان میں نہیں ہے اور دانت پورے ہیں یا نہیں؟ وہ ادارے اور کمپنیاں ایک ایک جانور کو اس طرح دیکھنے کا ہرگز اہتمام نہیں کرتے، اس لئے آپ اپنے جانور خود خریدیں اور پھر اپنے ہاتھ سے قربانی کریں یا اپنے سامنے کرائیں۔

دسویں تاریخ کا تیسرا کام: سر کے بال منڈوانا یا کٹانا

دسویں تاریخ کا تیسرا کام سر کے بال منڈوانا یا کٹانا ہے۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا کہ مردوں کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ سر کے بال منڈوادیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منڈوانے والوں کے لئے کئی بار دعا فرمائی ہے۔ لیکن اگر کسی کے بال لمبے اور پٹھے ہیں اور ان میں سے ایک ایک پورے کے برابر بال کٹوائے جاسکتے ہیں تو اس صورت میں کٹوانے کی بھی اجازت ہے، کم از کم چوتھائی سر کے بالوں میں سے ایک ایک پورے کے برابر کٹوانا تو واجب ہے اور افضل یہ ہے کہ تمام سر کے بالوں میں سے ایک ایک پورے کے برابر کٹوائیں، یہ حکم مردوں، عورتوں سب کے لئے ہے۔

بہر حال! سر کے بال منڈوانے یا کٹوانے کے بعد آپ پر سے وہ تمام پابندیاں ختم ہوگئیں جو احرام باندھتے وقت آپ پر لگی تھیں، البتہ ایک پابندی ابھی باقی ہے، وہ یہ کہ بیوی اگر ساتھ ہے تو اس سے کوئی شہوت کی بات اور شہوت کا عمل نہیں کرسکتے جب تک "طواف زیارت" نہ کرلیں۔ لہٰذا بال کٹوانے کے بعد آپ غسل کرلیں، سلے ہوئے کپڑے پہن لیں، خوشبو لگالیں، اور طواف زیارت کے لئے مکہ آجائیں، اور جو ضعیف و کمزور مرد اور خواتین دن میں کنکریاں نہ مارسکیں وہ رات کے کسی حصہ میں صبح صادق سے پہلے پہلے مارلیں اور قربانی اس صورت میں اگلے دن کریں، اور اس کے بعد سر کے بال کٹوائیں یہ

منڈوائیں، اس وقت تک ان پر احرام کی پابندیاں برقرار رہیں گی، سر کے بال منڈوانے یا کٹوانے کے بعد سب پابندیاں ختم ہو جائیں گی سوائے بیوی کی پابندی کے، وہ طواف زیارت کے بعد حلال ہوگی۔

اس کے بعد وہ بھی ''طواف زیارت'' کے لئے مکہ مکرمہ آ جائیں۔

دسویں تاریخ کا چوتھا کام: طواف زیارت کرنا

دسویں تاریخ کا چوتھا کام ''طواف زیارت'' کرنا ہے۔ یہ ''طواف زیارت'' حج کا دوسرا بڑا رکن ہے، طواف زیارت کرنے کے لئے آپ اسی طرح پہلے بیت اللہ کے حجر اسود والے کونے کے سامنے آ کر اس طرح کھڑے ہوں کہ حجر اسود والا کونا آپ کے دائیں طرف ہو اور منہ آپ کا بیت اللہ کی طرف ہو۔ یہاں کھڑے ہو کر آپ یہ نیت کریں کہ میں طواف فرض کے سات چکر اللہ کے لئے لگاتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس کو آسان فرمائیں اور قبول فرمائیں۔ یہ نیت دل میں کریں، اور زبان سے بھی کہہ لیں۔ اس کے بعد آپ حجر اسود کے سامنے آ جائیں اب حجر اسود آپ کے سینے کے بالکل سامنے ہوگا، یہاں کھڑے ہو کر آپ پہلے حجر اسود کا استقبال کریں، استقبال کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر کہتے ہوئے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں، تکبیر یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلِلّٰہِ
الْحَمْدُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

پھر ہاتھوں کو چھوڑ دیں۔ اس کے بعد حجر اسود کا استلام کریں، آج چونکہ آ
حالت احرام میں نہیں ہیں، اور خوشبو لگنے کی کوئی پابندی نہیں ہے اس لئے اگ
موقع ملے تو حجر اسود کو بوسہ دیں، بشرطیکہ دوسروں کو تکلیف پہنچائے بغیر موقع م
جائے۔ ورنہ صرف ہاتھ کے اشارے سے استلام کریں، یاد رکھئے! حجر اسود
ہاتھ لگانا یا بوسہ دینا سنت ہے، لیکن دوسرے مسلمان کو تکلیف پہنچانا حرام ہے
اور حرام کام کرکے کسی سنت یا مستحب کو ادا کرنا، گھاٹے کا سودا ہے، اس لئے کس
کو تکلیف پہنچا کر یہ عمل نہ کریں، آسانی سے ہو جائے تو بوسہ دیں یا ہاتھ
لگائیں، ورنہ دور سے کھڑے ہو کر اس طرح استلام کریں کہ دونوں ہاتھ کانو
تک اٹھا کر ہتھیلیوں سے حجر اسود کی طرف ایک مرتبہ اس خیال اور نیت کے ساتھ
اشارہ کریں جیسے آپ حجر اسود پر ہاتھ رکھ رہے ہیں۔ اور اشارہ کرتے وقت ی
تکبیر کہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

اور ہتھیلیوں کو چوم لیں۔

''حجر اسود'' کے استقبال اور استلام کے بعد اس کے سامنے سے پاؤں

کے پنجوں کو داہنی طرف موڑ کر طواف کرنا شروع کردیں۔ ایک طواف میں سات چکر ہوتے ہیں، ہر چکر حجر اسود کے کونے سے شروع ہوگا اور اُسی پر ختم ہوگا۔ آج بھی آپ طواف زیارت کے پہلے تین چکروں میں رمل کریں، یعنی سینہ نکال کر ایڑی اٹھا کر پنجوں کے بل پہلوانوں کی طرح اکڑ کر چلیں، چونکہ طواف زیارت میں ہجوم زیادہ ہوتا ہے، اس لئے جس قدر بآسانی ممکن ہو اس پر عمل کریں۔ یہ رمل صرف مردوں کے لئے ہے، خواتین آرام سے چلیں، ہر چکر میں جب آپ حجر اسود کے سامنے پہنچیں تو اُدھر رخ کر کے حجر اسود کا استلام کریں۔ موقعہ ہو تو بوسہ دیں یا ہاتھ لگائیں، ورنہ اشارہ سے استلام کریں، اسی طرح آج جب آپ رکن یمانی سے گزریں اور موقع ملے تو دونوں ہاتھ لگائیں یا صرف داہنا ہاتھ لگائیں، صرف بایاں ہاتھ نہ لگائیں، خوشبو لگنے کا اندیشہ ہو تو بھی آج ہاتھ لگا سکتے ہیں، اس لئے کہ آج خوشبو کی پابندی آپ پر نہیں ہے، البتہ رکن یمانی کو بوسہ دینا یا اس کی طرف صرف ہاتھ سے اشارہ کرنا درست نہیں ہے بلکہ خلاف سنت ہے۔

طواف کے بعد تین ضمنی کام

جب سات چکر پورے ہو جائیں تو آپ حجر اسود کے سامنے آکر آٹھویں مرتبہ استلام کریں، آپ کا طواف زیارت مکمل ہوگیا۔ اس کے بعد وہی تین ضمنی کام کریں جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے، یعنی پہلا کام یہ کہ ملتزم پر دعا

کریں، آج اگر اللہ تعالیٰ موقع دیں تو ملتزم سے چمٹ کر دعا کریں، سینہ ملتزم سے ملا دیں، لیکن اگر ہجوم کی وجہ سے چمٹنا ممکن نہ ہو تو اس کے سامنے کھڑے ہو کر دعا کریں، کسی کو دھکا مُکا مار کر اور تکلیف دے کر ہرگز یہ عمل نہ کریں۔ بیت اللہ کے دروازے اور حجر اسود کے کونے کے درمیان کا حصہ ملتزم کہلاتا ہے۔ یہ قبولیت دعا کی خاص جگہ ہے۔

دوسرا ضمنی کام یہ کہ مقام ابراہیم کے قریب دو رکعت پڑھیں، جو طواف کا دوگانہ اور تحیۃ الطّواف کہلاتا ہے، یہ دو رکعت اس طرح پڑھیں کہ آپ کے اور بیت اللہ شریف کے درمیان مقام ابراہیم ہو، اور نیت یہ کریں کہ میں طواف کا دوگانہ ادا کرتا ہوں، ان دو رکعتوں میں پہلی رکعت میں قُلْ يَاأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ پڑھنا افضل ہے۔ لیکن مکروہ وقت میں نہ پڑھیں، جب مکروہ وقت نکل جائے تو اس کے بعد پڑھیں، یہ دو رکعت نفل کہلاتی ہیں، لیکن ان کا پڑھنا واجب ہے۔

تیسرا ضمنی کام یہ ہے کہ آب زمزم پر آئیں، اور بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے بسم اللہ پڑھ کر کھڑے ہو کر تین سانس میں زمزم کا پانی پیئیں۔ حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن زمزم کا پانی خوب سیر ہو کر پیتا ہے اور منافق زمزم کا پانی پیٹ بھر کر نہیں پی سکتا۔ زمزم پیتے وقت دعا کریں، حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهٗ ؕ زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے اللہ تعالیٰ

اس کو پورا فرماتے ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگیں۔ اور یاد ہو تو یہ دعا بھی پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّعَمَلًا صَالِحًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ ط

یہ تین ضمنی کام آپ نے طواف کے بعد کر لئے، "طواف زیارت" جو حج کا دوسرا بڑا فرض تھا، وہ بھی ادا ہو گیا، اور بیوی سے شہوت کی بات کرنے کی جو پابندی باقی تھی وہ بھی طواف زیارت کے بعد ختم ہو گئی۔

حج کی سعی

طواف زیارت کے بعد آپ کو حج کی سعی کرنی ہے، اب آپ صفا کی طرف جانے سے پہلے ایک مرتبہ پھر حجر اسود کے سامنے آجائے اور حجر اسود کا استلام کریں، آٹھ مرتبہ آپ استلام پہلے کر چکے ہیں، یہ نواں استلام ہو گا، استلام کرنے کے بعد آپ پہلے صفا کی طرف جائیں، اور اگر یہ آیت:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ط

یاد ہو تو پڑھتے ہوئے جائیں۔ صفا پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ کی عمارت نظر آنے لگے، بہت اوپر دیوار تک نہ چڑھیں، بعض محرابوں کے درمیان سے بیت اللہ نظر آتا ہے، جس جگہ سے بیت اللہ نظر آئے وہاں کھڑے ہو جائیں اور وہاں

کھڑے ہو کر تین بار تکبیر کہیں۔ اللہ اکبر، پھر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ
لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

کہیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کریں اور دعا کریں، یہ قبولیت دعا کی جگہ ہے۔ دعا کرنے کے بعد آپ صفا سے مروہ کی طرف چلیں، چلتے وقت یہ نیت کریں کہ میں صفا مروہ کی سعی واجب کے سات چکر لگا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائیں، نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے کہہ لینا بھی اچھا ہے، پھر آپ صفا سے مروہ کی طرف چلیں، درمیان میں دو (۲) ہرے رنگ کے ستون آئیں گے، ان پر ہرے رنگ کی لائٹیں لگی ہوئی ہیں، مرد حضرات جب ان ہرے ستونوں کے درمیان سے گزریں تو ذرا تیزی کے ساتھ جھپٹ کر گزریں۔ جب دوسرا ستون گزر جائے تو پھر اطمینان سے چلیں، مروہ پہنچ کر آپ کا ایک چکر پورا ہو گیا۔ مروہ پر پہنچنے کے بعد آپ پھر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے دعا کریں، اگرچہ وہاں سے بیت اللہ نظر نہیں آتا، دعا کرنے کے بعد پھر صفا کی طرف آئیں اور راستہ میں ہرے ستونوں کے درمیان مرد حضرات تیزی سے چلیں اور خواتین آہستہ چلیں، صفا پہنچ کر آپ کا یہ دوسرا چکر ہو گیا۔ پھر صفا پر دعا کرنے کے بعد مروہ کی طرف آئیں، یہ تیسرا چکر ہو گیا، اس طرح سات چکر

لگائیں، ہر مرتبہ صفا پر بھی دعا کریں اور مروہ پر بھی دعا کریں، اور مرد ہرے ستونوں کے درمیان تیز چلیں، ساتواں چکر آپ کا مروہ پر ختم ہوگا۔ سات چکر پورے ہونے کے بعد دو رکعت نفل پڑھ لیں، یہ دو نفل مسجد حرام میں جہاں چاہیں پڑھیں، یہ شکرانہ کی نفلیں ہیں جن کا پڑھنا مستحب ہے، البتہ مکروہ وقت میں نہ پڑھیں۔

منیٰ کی طرف واپسی

طواف زیارت اور حج کی سعی کرنے کے بعد آپ واپس منیٰ آجائیں، بلا ضرورت مکہ مکرمہ میں نہ ٹھہریں، البتہ اگر نماز کا وقت قریب ہو تو حرم شریف میں نماز پڑھنے کے بعد منیٰ روانہ ہو جائیں، منیٰ کی یہ راتیں ذکر کی اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی راتیں ہیں، اور توبہ اور استغفار کی راتیں ہیں، اس لئے ان راتوں کو غفلت میں نہ گزاریں۔

۱۱/ ذی الحجہ

گیارہویں ذی الحجہ کو آپ کو صرف ایک کام کرنا ہے، وہ یہ کہ آج تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنی ہیں۔ البتہ کنکریاں مارنے کا وقت آج زوال کے بعد شروع ہوگا، لہٰذا اگر کسی شخص نے آج زوال سے پہلے کنکریاں ماریں تو وہ کنکریاں ادا نہیں ہوں گی، زوال کے بعد دوبارہ کنکریاں مارنا ضروری ہوگا۔

خواتین اور بڑے بوڑھے اور کمزور حضرات رات کے وقت بھی کنکریاں مار سکتے ہیں، لیکن صبح صادق سے پہلے پہلے کنکریاں مارنا ضروری ہے۔ آج پہلے چھوٹے شیطان کو سات کنکریاں مارنی ہیں، پھر درمیانے شیطان کو، پھر بڑے شیطان کو مارنی ہیں۔ جو کنکریاں آپ مزدلفہ سے لائے ہیں، ان میں سے ۲۱ کنکریاں لے لیں اور ایک دو کنکریاں احتیاطاً زیادہ لے لیں۔ بعض مرتبہ کوئی کنکری ضائع ہو جاتی ہے، تو دوسری مارنا ضروری ہے۔

پہلے چھوٹے شیطان کے سامنے آ کر پانچ چھ ہاتھ کے فاصلے پر کھڑے ہو جائیں اور کنکری کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان پکڑیں۔ کنکری مارتے وقت تکبیر کہیں

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط
رَغْمًا لِّلشَّيْطٰنِ وَرِضًى لِّلرَّحْمٰنِ ط

اور ایک ایک کر کے ستون (جو آج کل دیوار ہے) کی جڑ میں کنکریاں ماریں۔ کنکریاں اس حوض کے اندر گرنی چاہئیں جو اس ستون کے ارد گرد بنی ہوئی ہے، اگر کوئی کنکری اس حوض کے باہر گر گئی تو وہ کنکری ادا نہیں ہوئی، اس کی جگہ دوسری کنکری ماریں۔ سات کنکریاں مارنے کے بعد ستون سے ذرا دور ایک طرف کھڑے ہو جائیں اور بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے ہاتھ اٹھا کر دعا کریں، چھوٹے شیطان کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا کرنا سنت ہے۔

دعا کرنے کے بعد درمیانے شیطان کی طرف چلیں، وہاں پہنچ کر اس کو بھی اسی طرح تکبیر کہتے ہوئے سات کنکریاں ایک ایک کرکے ماریں، کنکریاں مارنے کے بعد ایک طرف ہٹ کر بیت اللہ کی طرف منہ کرکے دعا کریں، دعا کرنے کے بعد بڑے شیطان کی طرف آئیں اور اس کو بھی اسی طرح تکبیر کہتے ہوئے سات کنکریاں ماریں، لیکن بڑے کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا نہیں کرنی ہے، بلکہ کنکریاں مارنے کے بعد نکلتے چلے جائیں۔ تینوں شیطانوں کو ترتیب وار کنکریاں مارنا سنت ہے، پہلے چھوٹے کو پھر درمیانے کو پھر بڑے کو، اور بعض اس ترتیب کو واجب کہتے ہیں۔

رات کو منیٰ میں ہی قیام کریں، تلاوت کریں، ذکر کریں، توبہ واستغفار کریں، دعائیں مانگیں، اگلے دن بارھویں تاریخ ہے۔

۱۲/ذی الحجہ

بارھویں تاریخ کو بھی آپ کو وہی ایک کام کرنا ہے جو گیارہویں تاریخ کو کیا تھا، یعنی تینوں شیطانوں کو زوال کے بعد اسی ترتیب سے کنکریاں مارنی ہیں، پہلے چھوٹے شیطان کو سات کنکریاں مار کر دعا کریں، پھر درمیانے شیطان کو سات کنکریاں مارنے کے بعد دعا کریں اور پھر بڑے شیطان کو سات کنکریاں ماریں، لیکن اس کے بعد دعا نہ کریں۔

بارہویں تاریخ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے بعد آپ کو

اختیار ہے کہ چاہیں تو غروب آفتاب سے پہلے منیٰ سے نکل کر مکہ مکرمہ میں اپنی قیام گاہ پر آجائیں، جیسا کہ آج کل یہی معمول ہے کہ بارہویں تاریخ کی شام کو منیٰ سے لوگ مکہ مکرمہ آجاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص بارہویں تاریخ کو کنکریاں مارنے کے بعد منیٰ ہی میں ٹھہرا رہا اور صبح صادق اسے وہیں ہوگئی تو تیرہویں تاریخ کو کنکریاں مارنا بھی اس پر واجب ہے، لہٰذا وہ شخص تیرہویں تاریخ کو بھی اسی ترتیب سے تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارے۔ البتہ تیرہویں تاریخ کو طلوعِ آفتاب کے بعد زوال سے پہلے بھی کنکریاں مارنے کی کراہت کے ساتھ اجازت ہے، اگرچہ بہتر آج بھی زوال کے بعد ہی مارنا ہے، کنکریاں مارنے کے بعد اب آپ مکہ مکرمہ آجائیں۔ منیٰ کا کام پورا ہوگیا۔

منیٰ سے واپسی کے بعد مکہ کے قیام میں کیا اعمال کریں؟

مکہ مکرمہ واپس آنے کے بعد ادب واحترام کے ساتھ مکہ میں قیام کریں، مسجد حرام میں جماعت کی نماز کا اہتمام کریں، اور پابندی سے قرآن کریم کی تلاوت کریں، زیادہ سے زیادہ نفلی طواف کریں، نفلی عمرے بھی کریں۔ نفلی عمرے کے لئے آپ کو حرم کی حدود سے باہر جاکر عمرہ کا احرام باندھنا ہوگا، اس کے لئے دو جگہیں مشہور ہیں، ایک مقام جعرانہ ہے جو مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹ میل کے فاصلے پر ہے، وہاں جاکر عمرہ کے احرام کی نیت کرلیں، یا دوسری جگہ مقام تنعیم ہے، جو مسجدِ عائشہ کے نام سے مشہور ہے، ان میں سے کسی جگہ جاکر

آپ احرام باندھ سکتے ہیں، پہلے احرام کی چادریں باندھیں اوڑھیں، پھر احرام عمرہ کی نیت سے دو رکعت نفل پڑھیں۔ پھر احرام عمرہ کی نیت کریں، اور تلبیہ پڑھیں اور مکہ مکرمہ آکر عمرہ کریں۔

نفلی طواف کے لئے احرام کی ضرورت نہیں ہے، اس لئے وہ ہر نماز کے بعد آپ کر سکتے ہیں، جب تک آپ کا مکہ مکرمہ میں قیام ہے، آپ کثرت سے نفلی طواف کریں۔ یاد رکھئے! عمروں کی کثرت کے مقابلے میں طواف کی کثرت زیادہ افضل ہے، لہذا جب تک آپ کا مکہ مکرمہ میں قیام رہے، آپ یہ دونوں عمل کرتے رہیں۔ اور قرآن کریم کی تلاوت کا اہتمام کریں، کم از کم ایک قرآن مسجد حرام میں ختم کریں۔

طوافِ وداع

جس دن آپ کو مکہ مکرمہ سے رخصت ہونا ہو، اس دن آپ ایک آخری طواف کرلیں۔ جو حضرات پہلے مدینہ طیبہ نہیں گئے وہ مدینہ طیبہ جائیں گے اور جو حضرات پہلے مدینہ طیبہ جا چکے ہیں وہ اپنے وطن کے لئے روانہ ہونگے، بہرحال! جس دن آپ کو مکہ مکرمہ چھوڑنا ہے، اس دن آپ آخری طواف کرلیں، اور یہ آخری طواف ''طوافِ وداع'' کہلاتا ہے، اس کو طواف رخصتی بھی کہتے ہیں، یہ طواف باہر سے آنے والوں پر واجب ہے، طواف وداع نفلی طواف کی طرح سادے طریقے پر ہوگا، اس میں نہ احرام کی چادریں ہوں

گی، نہ اس میں اضطباع ہوگا، نہ اس طواف میں رمل ہوگا، اور نہ ہی اس طواف کے بعد صفا مروہ کی سعی ہوگی۔

لہٰذا جب مکہ سے رخصت ہونے کا ارادہ ہو، اس دن روانہ ہونے سے پہلے آپ مسجد حرام میں آئیں، اور حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑے ہو کہ حجر اسود والا کونا آپ کے داہنی طرف رہے اور طوافِ وداع کی نیت کریں، اس کے بعد بالکل اسکے سامنے کھڑے ہو کر حجر اسود کا استقبال واستلام کریں اور بیت اللہ کے سات چکر لگائیں اور ہر چکر میں استلام کریں، سات چکر لگانے کے بعد آٹھواں استلام کریں اور اس کے بعد تین ضمنی کام کریں، یعنی ملتزم پر دعا کریں، آج موقعہ ملے تو ملتزم سے چمٹ کر الحاح وزاری سے دعا کریں، دو رکعت ''دوگانہ طواف'' پڑھیں اور اس کے بعد زمزم کا پانی پی کر دعا کریں اور بیت اللہ پر آخری نظر ڈالتے ہوئے دل میں پھر حاضری کی تمنا و آرزو لئے یہ دعا کر کے کہ اے اللہ یہ حاضری میری آخری حاضری نہ ہو، وہاں سے روانہ ہو جائیں حج آپ کا مکمل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ آسان فرمائیں اور قبول فرمائیں۔ آمین۔

معذوری کے ایام میں طوافِ وداع کا حکم

باہر سے جانے والوں کے لئے یہ طوافِ وداع واجب ہے، لیکن اگر کسی خاتون کے معذوری کے ایام شروع ہو جائیں تو طوافِ وداع اس خاتون سے معاف ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے ٹھہرنے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح اگر

کوئی شخص بیمار ہوگیا اور طواف وداع کی طاقت نہیں ہے تو اس سے بھی یہ طواف ساقط ہوجاتا ہے۔

معذوری کے ایام میں طوافِ زیارت کا حکم

لیکن دسویں تاریخ کا جو طواف زیارت ہے، جو فرض ہے، وہ کسی شخص سے کسی حالت میں معاف نہیں ہوتا۔ اگر کسی خاتون کو معذوری کے ایام شروع ہو جائیں اور اس نے اب تک ''طواف زیارت'' نہ کیا ہو تو طواف زیارت کے لئے اس کو وہاں ٹھہرنا ضروری ہے، جب فارغ ہو جائے تو غسل کر کے پاک صاف کپڑے پہن کر ''طواف زیارت'' کرے، پھر صفا مروہ کی سعی کرے، اس کے بعد واپس آئے۔

اگر کوئی مرد یا عورت ''طوافِ زیارت'' کئے بغیر وطن واپس آ گیا تو جب تک وہ واپس جا کر ''طواف زیارت'' نہیں کرلے گا، اس وقت تک شوہر بیوی کے لئے اور بیوی شوہر کے لئے حرام رہیں گے۔ اس لئے طواف زیارت کو کسی حال میں بھی چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ اگر واپسی کی تاریخ آ جائے تو درخواست کر کے اپنی تاریخ آگے بڑھوالیں اور اپنا عذر بیان کر دیں، لیکن طواف زیارت کے بغیر ہرگز واپس نہ آئیں۔

بہر حال! ''طوافِ وَداع'' کرنے کے بعد مکہ سے روانہ ہو جائیں، جو حضرات مدینہ طیبہ نہیں گئے، وہ مدینہ طیبہ جائیں گے اور جو حضرات مدینہ طیبہ

پہلے جا چکے ہیں، وہ اپنے وطن آئیں گے۔ حج آپ کا مکمل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ عافیت اور سلامتی کے ساتھ ہم سب کو حج مبرور نصیب فرمائے۔ آمین۔

ھمالله دعا زکریا

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاۤءِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط

مدینہ طیبہ کی حاضری

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا ہ
وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ
(رواہ ابن عدیؒ)

وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ زَارَ
قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ط (رواہ دار قطنیؒ)
رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

حج اگرچہ مکہ مکرمہ کی حاضری اور حج کے ارکان ادا کرنے کے بعد مکمل ہو جاتا ہے، لیکن حج کے سفر میں مکہ مکرمہ کی حاضری کے ساتھ مدینہ طیبہ کی حاضری نہ ہو تو یہ سفر ناتمام اور نامکمل شمار ہوتا ہے، کیونکہ مکہ کی حاضری میں عبادت کی تکمیل ہوتی ہے اور مدینہ طیبہ کی حاضری میں محبت کی تکمیل ہوتی ہے۔

حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ

یعنی جو شخص حج کے لئے آئے اور مجھ سے ملنے نہ آئے تو اس نے میرے ساتھ بڑی بے وفائی کا معاملہ کیا۔ اس لئے ایک مسلمان کے ایمان کا تقاضہ یہ ہے کہ جب وہ سفر حج میں مناسک حج ادا کرے تو اس سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضری دے کر صلوٰۃ وسلام بھی پیش کرے۔ اور مسجد نبوی ﷺ میں نمازیں بھی ادا کرے۔

حجاج کرام میں بہت سے حاجی وہ ہوتے ہیں جن کو حج سے پہلے مدینہ طیبہ بھیجا جاتا ہے اور بہت سے حاجی حج کے بعد مدینہ طیبہ جاتے ہیں۔ بہرصورت! مدینہ طیبہ کے سفر کے لئے اور وہاں قیام کے لئے احرام کی ضرورت نہیں، البتہ مدینہ کے سفر میں صاف ستھرا لباس پہنیں، خوشبو لگائیں، اور راستے میں کثرت سے درود شریف کا ورد رکھیں، مدینہ طیبہ پہنچنے کے بعد سب سے پہلے اپنی قیام گاہ پر پہنچ کر اپنا سامان وغیرہ رکھیں، ضرورت محسوس ہو تو غسل کر لیں، کپڑے

تبدیل کرلیں، پھر اطمینان سے مسجد نبوی ﷺ کی طرف روانہ ہوں راستے میں کثرت سے درود شریف پڑھیں۔

فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ مدینہ طیبہ حاضری کے وقت آدمی کو دو باتوں کی نیت کرنی چاہئے، ایک یہ نیت کرے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور روضہ اقدس پر حاضری کے لئے جا رہا ہوں، اور دوسری نیت یہ کرے کہ میں مسجد نبوی ﷺ میں نمازیں پڑھنے کیلئے جا رہا ہوں۔ لہٰذا آپ مدینہ طیبہ روانگی کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور روضہ اقدس پر حاضری کی بھی مستقل نیت کریں۔ مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہوتے وقت افضل یہ ہے کہ باب جبرئیل سے داخل ہوں، اور دعا پڑھکر پہلے سیدھا پاؤں اندر داخل کریں۔ باب جبرئیل معلوم نہ ہو تو کسی دوسرے دروازے سے داخل ہو جائیں۔

رَوضۃُ الجنۃ

جس وقت آپ مسجد نبوی ﷺ میں پہنچیں اگر جماعت تیار ہو تو پہلے نماز باجماعت ادا کریں، وقت ہو تو پہلے "تحیۃ المسجد" پڑھ لیں، نماز پڑھنے کے لئے ایسی جگہ تلاش کریں جو "محراب نبوی ﷺ" کے قریب یا "روضۃ الجنۃ" میں ہو۔ یہ سب مقدس اور متبرک مقامات ہیں، یہاں نماز پڑھنا، تلاوت اور ذکر کرنا بلاشبہ بہت بڑی سعادت کی بات ہے، اور خوش نصیبی ہے، لیکن کسی مسلمان کو

تکلیف پہنچا کر یہ کام کرنا جائز نہیں، لہٰذا اگر آسانی سے "روضۃ الجنۃ" میں پہنچنا ممکن ہو تو وہاں پہنچنے کی کوشش کیجیے۔

"روضۃ الجنۃ" وہ جگہ ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ۔

میرے حجرے اور میرے منبر کے درمیان کا جو حصہ ہے وہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔

قرآن کریم میں جنت اور اہل جنت کی خصوصیت یہ بیان فرمائی گئی کہ

وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ

جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ان کو وہاں ہر وہ چیز ملے گی جو وہ چاہیں گے، جس چیز کی خواہش ہوگی اللہ تعالیٰ اس کو پورا فرمائیں گے۔ یہ وعدہ تو اس جنت کے بارے میں ہے جو اہل ایمان کو حشر کے بعد ملنے

والی ہے، لیکن چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ کو بھی ''روضۃ الجنۃ'' فرمایا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کیا بعید ہے کہ اس جگہ پر بھی اللہ تعالیٰ سے جو مانگیں گے وہ اللہ تعالیٰ عطا فرمادیں۔

لیکن یہ بات پیش نظر رہے کہ گردنوں کو پھلانگ کر وہاں پہنچنے کی کوشش ہرگز نہ کریں، کسی کو ہاتھ لات مار کر کسی کو دھکا دے کر اور تکلیف پہنچا کر وہاں جانے کی کوشش نہ کریں، اس لئے کہ مسلمان کو تکلیف پہنچانا حرام ہے اور ان متبرک مقامات پر بیٹھنا مستحب ہے، مستحب عمل کے لئے کوئی حرام کام کرنا نقصان کا سودا ہے۔ لہٰذا نماز کے وقت سے پہلے مسجد نبوی ﷺ میں پہنچنے کی کوشش کریں تاکہ آسانی سے جگہ مل جائے۔

صُفّہ

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں روضۂ اقدس سے متصل ایک چبوترہ ہے جو صُفّہ کہلاتا ہے۔ یہ وہ چبوترہ ہے جو اسلام کا سب سے پہلا دینی مرکز اور دینی مدرسہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس اس چبوترے پر بیٹھ کر صحابہ کرامؓ کو قرآن کریم پڑھایا ہے، آپ بھی اس چبوترے پر بیٹھ کر تلاوت کیجئے، اور کوشش کیجئے کہ وہاں زیادہ سے زیادہ قرآن کریم پڑھیں، نفلیں پڑھیں اور دعائیں مانگیں۔

ان کے علاوہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور بھی متبرک مقامات

ہیں اور کچھ ستون ہیں جن کے بارے میں روایات میں فضیلتیں اور بشارتیں آئی ہیں، ان کے قریب نفلیں پڑھیں، دعائیں مانگیں، مثلاً ''اسطوانہ عائشہ'' رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام سے ایک ستون ہے اور اس کے اوپر نام بھی لکھا ہے۔ ایک ''اسطوانہ ابولبابہ'' ہے جس کا نام ''اسطوانہ توبہ'' بھی ہے۔ اسی طرح ایک ''اسطوانہ حنانہ'' ہے، ایک اسطوانہ جبرئیل ہے، ان کے قریب موقع ملے نفلیں پڑھیں اور دعائیں مانگیں۔

صلوٰۃ وسلام کا طریقہ

نماز کے بعد آپ محراب کی طرف سے نکل کر بائیں طرف چلیں گے تو روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی جالیوں کے سامنے پہنچ جائیں گے روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی جالیوں میں سنہرے دائرہ نما نشانات بنے ہوئے ہیں، ان میں جو درمیان والا بڑا دائرہ ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے مقابل میں ہے، اس کے سامنے کھڑے ہو کر انتہائی عقیدت محبت اور ادب و احترام کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پیش کیجئے، اس وقت بلاشبہ جذبات کی عجیب کیفیت ہوتی ہے، جذبات ابھرتے ہیں، لیکن وہ مقام ادب ہے، اس لئے ادب کا پورا پورا لحاظ رہے، نہ جالیوں سے چمٹیں اور نہ بہت اونچی آواز سے صلوٰۃ وسلام پیش کریں، بلکہ نظریں نیچی ہوں اور جالیوں سے کچھ

فاصلے پر کھڑے ہو کر پست آواز سے صلوٰۃ وسلام پیش کریں، منہ روضۂ اقدس کی طرف ہو اور ذہن میں یہ تصور اور یقین ہو کہ اس وقت میری حاضری کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ادراک ہو رہا ہے اور آپ مجھے دیکھ رہے ہیں اور آپ میرے صلوٰۃ وسلام کو بنفسِ نفیس سن رہے ہیں، اسلئے کہ آپ ﷺ نے خود فرمایا ہے کہ:

> جو شخص مجھ پر دور سے درود وسلام بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کا درود وسلام مجھ تک پہنچائیں گے کہ یہ فلاں ابن فلاں کی طرف سے ہے، اور جو شخص میری قبر پر آ کر صلوٰۃ وسلام پیش کرے گا تو میں اپنے کانوں سے اس کو سنوں گا،

اس لئے نہایت ادب واحترام کے ساتھ اس یقین کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پیش کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفسِ نفیس خود میرے صلوٰۃ وسلام کو سُن رہے ہیں۔

صلوٰۃ وسلام

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْاَنْبِیَآءِ
وَالْمُرْسَلِیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

ان کے علاوہ صلوٰۃ وسلام کے اور جو کلمات آپ کو یاد ہوں، پڑھیں، درود شریف پڑھیں، قرآن کریم کی کچھ سورتیں پڑھ کر ایصال ثواب کیجئے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کیجئے کہ:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں قیامت کے روز آپ کی شفاعت کا امیدوار ہوں، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ میرا حشر آپ کے ساتھ فرمائیں۔

صلوٰۃ وسلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کرتے وقت اپنا چہرہ روضۂ مبارک کی طرف رکھے، لیکن صلوٰۃ وسلام کے بعد جب دعا کریں تو قبلہ رخ ہو کر کریں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے بعد داہنی طرف تھوڑا آگے بڑھیں گے تو دوسرا چھوٹا دائرہ یہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک کے سامنے ہے ان حضرات کے ہم پر بڑے احسانات ہیں، آج ہمیں ایمان کی جو دولت نصیب ہے، وہ انہی حضرات کے طفیل ہے، اس لئے ان پر بھی سلام پیش کیجئے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَانِیَ اثْنَیْنِ فِی الْغَارِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان کی معیت میں ہمارا حشر فرمائیں۔

حضرت عمر فاروق ﷛ پر سلام

اس کے بعد تھوڑا اور داہنی طرف بڑھیں گے تو تیسرا دائرہ سید حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک کے سامنے ہے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخص ہیں جن کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیلا کر اللہ تعالیٰ سے مانگا تھا۔

اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ

اے اللہ! تو عمر کو مسلمان بنا کر اسلام کو تقویت عطا فرما۔

ان کے بھی امت پر بڑے احسانات ہیں، ان پر بھی سلام پیش کیجیے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَیُّھَا الْفَارُوْقُ الْاَعْظَمُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان کی رفاقت ہمیں نصیب فرمائیں۔ اس کے بعد آپ یا تو داہنی طرف سے مسجد نبوی ﷺ سے باہر چلے جائیں، یا موقعہ ہو تو پیچھے سے واپس مسجد میں آجائیں۔

مسجد نبوی ﷺ کا احترام

اگر ہو سکے تو ہر نماز کے بعد صلوٰۃ وسلام پیش کریں، ورنہ کم از کم فجر کی نماز کے بعد، عصر کی نماز کے بعد، اور عشاء کی نماز کے بعد صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کا اہتمام کریں۔ اور مسجد نبوی ﷺ میں کوئی ایسی بات یا کام نہ کریں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو اذیت ہو۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں دو شخص مسجد نبوی ﷺ میں اونچی آواز سے باتیں کر رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو بلوایا اور پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم طائف سے آئے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا کہ اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سخت سزا دیتا، تم مسجد نبوی ﷺ میں بیٹھ کر اونچی آواز سے باتیں کر رہے ہو؟ تم چونکہ مسافر ہو، اس لئے چھوڑ دیتا ہوں۔ اس لئے مسجد نبوی ﷺ میں آپس میں اونچی آواز سے باتیں کرنے، غیبت کرنے، فضول اور لغو باتیں کرنے سے اجتناب کیجئے۔

اہل حرمین کا احترام

اور صرف مسجد نبوی ﷺ میں ہی نہیں، بلکہ دونوں حرمین شریفین میں ان چیزوں سے پرہیز کریں، کوئی ایسا کلمہ منہ سے مت نکالئے جس سے اہل مکہ یا

اہل مدینہ کی تنقیص یا توہین ہوتی ہو، ان کی شان میں کوئی بے ادبی اور گستاخی کی بات مت کریں، بلاشبہ مزاجوں میں فرق ہوتا ہے، لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرم کی پاسبانی کے لئے ان کو منتخب کیا ہے اور حرم کی حفاظت کے لئے ان کو چنا ہے، اس لئے ان کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کیجئے، اور اگر کوئی خلاف طبیعت بات پیش آجائے تو اس کو برداشت کیجئے۔

مسجد قبا میں حاضری

مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی ﷺ کے بعد جو سب سے مقدس مسجد ہے، وہ مسجد قبا ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خود اس مسجد کی تعریف فرمائی ہے:

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۭ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝

یقیناً اس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہے اور اس مسجد میں پاکیزہ لوگ ہیں، آپ کو حکم دیا گیا کہ آپ اس مسجد میں کھڑے ہو کر نماز پڑھیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ مسجد قبا تشریف لے جاتے تھے۔ اور نماز پڑھتے مسجد قبا میں دو رکعت نفل پڑھنے کا ثواب ایک عمرے کے برابر ہے، اس لئے آپ ایک مرتبہ تو ضرور مسجد قبا میں حاضری دیں اور موقع ہو تو بار بار جائیں۔

جنت البقیع

اس کے علاوہ اور بھی زیارات ہیں، ان میں سب سے مقدس جگہ مدینہ کا قبرستان ''جنت البقیع'' ہے، اس کے بارے میں علماءؒ نے لکھا ہے کہ دس ہزار سے زیادہ صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کی بہت بڑی تعداد، ازواجِ مطہراتؓ اور بناتؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اور بیشمار اولیاء کرامؒ یہاں دفن ہیں، اس لئے جنت البقیع جا کر ایصال ثواب کریں اور ان کے لئے دعا کریں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر حکم دیا تھا کہ آپ اہل بقیع کے لئے دعا کریں۔

مدینہ طیبہ کی زیارات اور مشہور مساجد

ان کے علاوہ مدینہ طیبہ میں اور بھی زیارات اور مشہور مساجد ہیں، اگر موقع ہو تو وہاں جائیں۔ مثلاً مسجد جمعہ ہے، یہ مسجد محلہ بنی سالم میں ہے جو قبا سے آتے ہوئے راستے میں پڑتی ہے۔ جمعہ کی نماز کی فرضیت کے بعد سب سے پہلا جمعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مسجد میں پڑھا ہے۔

مسجد ذو القبلتین، جس میں بیت المقدس اور بیت اللہ دونوں کی طرف قبلہ کا رخ بنا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ مسجد غمامہ مسجد اجابہ، مسجد سبق اور دوسری مساجد جو ''مساجد خمسہ'' کے نام سے مشہور ہیں۔ موقعہ ہو تو ان مساجد میں جا کر نفلیں پڑھیں اور دعائیں کریں۔

شہداءِ اُحد

اُحد پہاڑ کے دامن میں شہدائے احد کے مزارات ہیں، جن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے حضرات صحابہ آرام فرما ہیں، وہاں جا کر فاتحہ پڑھیں، ایصال ثواب کریں اور دعائیں کریں۔ ان کے علاوہ اور جن قابل زیارت مقامات کے بارے میں معلومات ہوں اور موقع اور وقت ہو تو وہاں پر حاضری دیں، اور دعا کریں۔

مدینہ طیبہ کے قیام کے دوران اس بات کا خاص اہتمام کریں کہ مسجد نبوی ﷺ کی کوئی جماعت کی نماز نہ چھوٹے، آپ یہ سوچئے کہ آپ اتنا خرچ کرکے اور اتنی محنت اٹھا کر یہاں کیوں آئے ہیں؟ آپ کا مقصد کیا ہے؟ وہ مقصود نظروں سے اوجھل نہ ہونا چاہئے۔ اسی طرح مسجد حرام میں بھی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام کریں، مسجد حرام میں جماعت کے ساتھ ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتی ہے، اور مسجد نبوی ﷺ میں جماعت کے ساتھ ایک نماز، ایک روایت کے مطابق پچاس ہزار نمازوں کا ثواب رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ حجاج کرام کی رہنمائی فرمائے، وہاں دیکھا یہ گیا ہے کہ اِدھر مسجد سے اذان کی آواز آرہی ہوتی ہے اور اُدھر بعض حضرات بازاروں میں خریداری کرتے پھرتے رہتے ہیں، آپ اس سے بچئے اور جماعت سے نماز پڑھنے کا اہتمام

کیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے میری مسجد میں مسلسل چالیس نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم کی آگ سے برأت لکھ دیتے ہیں۔

اور بعض روایتوں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں باجماعت پڑھنے والے کے لئے شفاعت کی ذمہ داری لی ہے۔ بہرحال! جہنم کی آگ سے برأت کا لکھا جانا کیا کم بات ہے، اس کے لئے جتنی بڑی سے بڑی قربانی دی جائے کم ہے، اس لئے مسجد نبوی ﷺ اور مسجد حرام دونوں میں جماعت کی نماز کا اہتمام کیجئے۔

جو حضرات حج سے پہلے مدینہ طیبہ حاضری دیں گے، وہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کے لئے روانگی کے وقت اپنی قیام گاہ یا بئر علی سے جو مدینہ کا میقات ہے، عمرہ کا احرام باندھ لیں اور مکہ مکرمہ آکر عمرہ ادا کریں، اور پھر ۸/ ذی الحجہ کو مکہ سے حج کا احرام باندھ کر حج کریں۔

اور جو حضرات مدینہ طیبہ حج کے بعد جائیں گے وہ مدینہ طیبہ سے وطن واپس آئیں گے۔ مدینہ طیبہ سے روانگی کے وقت دو رکعت نفل مسجد نبوی میں ادا کریں، اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس حاضری کو آخری حاضری نہ بنائے۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر آخری بار

صلوٰۃ وسلام پیش کریں اور جدائی کا رنج وغم دل میں لئے وطن کے لئے روانہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ اس سفر کو آسان بنائے اور تمام عبادات کو قبول فرمائے۔ آمین۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

نوٹ: (اس بیان میں تمام مناسک ومسائل فقہ حنفی کی مستند کتابوں سے ماخوذ ہیں)

عُمرہ سے متعلق سوالات وجوابات

قارن کا حج سے پہلے زائد عمرے کرنا

سوال: اگر کوئی قارن جس نے حج اور عمرہ کے احرام کی ایک ساتھ نیت کی ہے، وہاں پہنچ کر ایک عمرہ ادا کر لیتا ہے، لیکن حج سے پہلے وقت میں گنجائش ہونے کی صورت میں وہ مزید عمرے کرنا چاہے تو اس کی کیا صورت ہوگی؟

جواب: قارن ایک عمرہ ادا کرنے کے بعد حج سے پہلے اُس احرام سے مزید عمرے نہیں کر سکتا، البتہ نفلی طواف کر سکتا ہے، ہاں حج کے بعد مزید عمرے کرے۔ البتہ متمتع حج سے پہلے مزید عمرے کر سکتا ہے، لیکن اس کے لئے بھی بہتر یہ ہے کہ اگر بعد میں وقت ہو تو حج کے بعد مزید عمرے کرے۔

عمرہ اور حج کی نیت

سوال: عمرہ اور حج کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ احرام کی چادریں باندھ اوڑھ کر احرام کی نیت سے دو نفلیں پڑھیں اس کے بعد دل میں ارادہ کریں کہ

میں عمرہ کا یا حج کا احرام باندھتا ہوں۔ عمرہ کے احرام کے وقت زبان سے نیت کے یہ الفاظ بھی کہیں تو بہتر ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ ط

اس کے ساتھ ہی تلبیہ پڑھیں، بس احرام بندھ گیا اور حج کے احرام کے وقت یہ الفاظ کہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ ط

اور ساتھ ہی تلبیہ پڑھیں نیت کرکے تلبیہ پڑھنے کا نام احرام ہے۔

عمرہ کی نیت کس وقت کی جائے؟

سوال: عمرہ کی نیت کس وقت کی جائے؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ گھر سے چلتے وقت نیت نہ کریں بلکہ صرف احرام کی چادریں باندھ لیں اور نفلیں پڑھ لیں، جب جہاز پر سوار ہو جائیں اور جہاز اوپر اٹھ جائے تو اس وقت نیت کریں، کیونکہ بعض اوقات جہاز لیٹ ہو جاتا ہے یا کسی اور وجہ سے اس روز جانا نہیں ہوتا تو نیت کر لینے کی وجہ سے احرام کی پابندیوں میں ٹھہرنا پڑے گا۔ اس لئے گھر سے روانگی کے وقت نیت نہ کریں۔ یہ احتیاطاً کہا جاتا ہے، شرعی مسئلہ نہیں ہے۔ البتہ میقات گزرنے سے پہلے احرام باندھنا ضروری

ہے۔ جس میں نیت اور تلبیہ دونوں شامل ہیں۔

حج سے پہلے نفلی عمرے کرنا

سوال: کیا حج سے پہلے مزید نفلی عمرے کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر حج کے بعد آپ کو مکہ مکرمہ میں قیام کا وقت ملتا ہے، تو اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ آپ نفلی عمرے حج کے بعد کریں، لیکن اگر حج کے فوراً بعد روانگی کی تاریخ ہے تو اس صورت میں تمتع کرنے والے حج سے پہلے بھی نفلی عمرے کر سکتے ہیں۔

عمرہ کا تلبیہ موقوف کرنے کا وقت

سوال: عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد جو تلبیہ پڑھنا شروع کیا ہے، یہ تلبیہ کب تک پڑھتے رہنا چاہئے؟

جواب: عمرہ کا تلبیہ حجر اسود کے استلام تک پڑھنا چاہئے، طواف شروع کرنے سے پہلے حجر اسود کا استلام کرتے وقت تلبیہ موقوف کر دیں۔

احرام کی پابندیوں سے متعلق سوالات

وضو کرتے وقت اگر بال گریں

سوال: میری داڑھی کے بال بہت کمزور ہیں، وضو کرتے وقت بال گرتے ہیں، احرام کی حالت میں کس طرح احتیاط کی جائے؟

جواب: بال اگر کھینچ کر نکالے، یا کاٹے یا توڑے، یا رگڑنے سے بال ٹوٹ جائیں تو اس صورت میں ایک بال پر ایک مٹھی گیہوں دو بالوں پر دو مٹھی، تین بالوں پر تین مٹھی گیہوں اور تین سے زائد بالوں پر پونے دو سیر گیہوں صدقہ دینا ہوگا، لیکن اگر کمزور ہونے کی وجہ سے خود بخود جھڑتے ہیں، مثلاً رات کو سوتے ہوئے خود بخود بدن کے بال ٹوٹ گئے تو ایسی صورت میں کفارہ واجب نہیں، البتہ احتیاطاً بعد میں پونے دو سیر گیہوں دیدیں، داڑھی اور بدن پر وضو اور غسل کرتے وقت ہاتھ آہستہ پھیریں، تاکہ بال نہ گریں۔

احرام کی حالت میں سر میں تیل لگانا

سوال: کیا احرام کی حالت میں سر میں تیل لگا سکتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر پہلے سے تیل لگا ہوا ہے اور اب احرام باندھ رہے ہیں تو کیا کیا جائے؟

جواب: اگر ضرورت محسوس ہو تو احرام کی حالت میں بغیر خوشبو والا سادہ تیل لگا سکتے ہیں؟ اگر پہلے سے سادہ تیل لگا ہوا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

حالت احرام میں داڑھی کا خلال

سوال: حالت احرام میں اس کی احتیاط ضروری ہوتی ہے کہ بال نہ ٹوٹنے پائیں اور خلال کرنے میں بال ٹوٹنے کا خطرہ ہوتا ہے تو کس طرح پانی اندر تک پہنچائیں؟

جواب: حالت احرام میں وضو کرتے وقت داڑھی میں انگلیاں ڈال کر خلال نہ کریں، بلکہ چلو میں پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے لگائیں گے تو پانی اندر کھال تک پہنچ جائے گا۔ یہ بھی اس صورت میں ہے جب داڑھی گھنی نہ ہو، لیکن اگر داڑھی گھنی ہو تو صرف بالوں کو اوپر سے دھو لینا کافی ہے، نیچے تک پانی پہنچانا ضروری نہیں۔

داڑھی کے بال گرنے پر صدقہ کی مقدار

سوال: اگر وضو کرتے وقت داڑھی کے کچھ بال گر جائیں، لیکن صحیح اندازہ نہ ہو کہ کتنے بال گرے ہیں تو احتیاطاً اس کا کتنا کفارہ دینا چاہئے؟

جواب: اگر تین بال گرنے کا یقین ہو تو اس صورت میں تین مٹھی گیہوں صدقہ

دیں اور اگر تین بال سے زیادہ گرنے کا یقین ہو تو پونے دو سیر گیہوں صدقہ دیدیں۔

احرام کی حالت میں کانوں میں روئی لگانا

سوال: کیا احرام کی حالت میں کانوں میں روئی لگا سکتے ہیں؟

جواب: اگر ضرورت ہو تو لگا سکتے ہیں۔

احرام کی حالت میں ناک صاف کرنا

سوال: کیا احرام کی حالت میں ناک کی صفائی کر سکتے ہیں؟

جواب۔ جی ہاں! کر سکتے ہیں، البتہ اس بات کا خیال رکھیں کہ ناک کے بال نہ ٹوٹیں۔

عینک کو روکنے والی ڈوری کا منہ پر لگنا

سوال: کیا احرام کی حالت میں عینک کو تھامنے کے لئے باندھی جانے والی ڈوری اگر چہرے سے مَس کرے تو اس میں کوئی خرابی تو نہیں ہے؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں۔

حالت احرام میں تعویذ باندھنا

سوال: کیا حالت احرام میں چمڑے میں سلا ہوا تعویذ باندھ سکتے ہیں؟

جواب: باندھ سکتے ہیں۔

نزلہ کی وجہ سے رومال سے ناک صاف کرنا

سوال: مجھے "الرجی" ہے، ہوائی جہاز کے سفر میں مجھے نزلہ ہو جاتا ہے، کیا حالت احرام میں رومال سے ناک صاف کر سکتا ہوں؟

جواب: نزلہ کی وجہ سے رومال یا ٹیشو پیپر سے ناک صاف کر سکتے ہیں، البتہ رومال بہت دیر تک منہ سے لگا کر نہ رکھیں۔

پیسے رکھنے کیلئے پیٹی باندھنا

سوال: حالت احرام میں ضروریات کے لئے پیسوں کی ضرورت ہوگی، کیا یہ پیسے پیٹی باندھ کر اس کے اندر رکھ سکتے ہیں؟

جواب: رکھ سکتے ہیں۔

احرام کی حالت میں مرہم لگانا

سوال: کیا احرام کی حالت میں زخم پر مرہم لگا سکتے ہیں؟

جواب: لگا سکتے ہیں، بشرطیکہ وہ مرہم خوشبودار نہ ہو۔

احرام کی حالت میں لحاف اوڑھنا

سوال: اگر سردی شدید ہو تو کیا احرام کی حالت میں رات کو سوتے وقت سر پر لحاف یا کمبل اوڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: احرام کی حالت میں سر اور چہرے کو ڈھانپنا جائز نہیں، چاہے سردی شدید ہو، البتہ اگر یہ اندیشہ ہو کہ سردی کی وجہ سے اگر سر نہیں ڈھانپا تو بیمار ہو جائے گا یا بیماری بڑھ جائے گی تو اس عذر کی وجہ سے اگر سر یا چہرہ پوری رات یا پورے دن ڈھانپا تو گنجائش ہو تو دم دے، ورنہ چھ مسکینوں کو پونے دو سیر گندم ہر ایک کو صدقہ دے، اور اس کی بھی ہمت نہ ہو تو تین روزے رکھے، اور اگر سر یا چہرہ عذر سے تھوڑی دیر ڈھانپا تو صرف پونے دو سیر گیہوں کسی مسکین کو دے یا ایک روزہ رکھے۔

طواف سے متعلق سوالات

اگر ''اضطباع'' کرنا بھول جائے

سوال: اگر کوئی شخص عمرہ کے طواف کے دوران ''اضطباع'' (مونڈھا کھولنا) بھول جائے اور طواف مکمل کرنے کے بعد یاد آئے تو اب اس کی

تلافی کیسے کرے؟

جواب "اضطباع" کرنا سنت ہے، اس لئے یہ خلاف سنت طواف ہوا، توبہ واستغفار کرے، اس پر کوئی کفارہ نہیں۔

طواف کے بعد کے تین ضمنی کاموں کی حیثیت

سوال: طواف عمرہ ہو یا طواف زیارت ہو یا نفلی طواف ہو اس کے بعد ملتزم پر جا کر دعا کرنا، دوگانہ ادا کرنا، اور زمزم پینا ان میں سے کوئی کام چھوٹ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: طواف کے بعد جو تین ضمنی کام کرنے کو کہے گئے ہیں، ان میں سے دو کام یعنی ملتزم پر دعا کرنا اور زمزم کا پانی پینا اور دعا کرنا تو مسنون اور مستحب ہیں، لہٰذا اگر کوئی شخص طواف کرنے کے بعد ملتزم پر دعا نہ کر سکا یا زمزم کا پانی نہیں پیا تو اس نے خلاف سنت اور خلاف مستحب کام کیا۔ البتہ طواف کا دوگانہ پڑھنا واجب ہے، اگر چھوٹ جائے تو جب تک وہ مکہ مکرمہ میں مقیم ہے اس دوگانہ کو ادا کرلے۔

نفلی طواف میں رمل اور اضطباع نہیں

سوال: قارن عمرہ ادا کرنے کے بعد جو نفلی طواف کرے گا تو چونکہ وہ حالت احرام میں ہے تو کیا نفلی طواف میں وہ رمل اور اضطباع کرے گا یا نہیں؟

جواب: نفلی طواف میں رمل اور اضطباع نہیں ہوتا، اس لئے قارن بھی نفلی طواف سادے طریقے پر کرے گا۔

اگر ''رمل'' کرنا بھول جائے؟

سوال: اگر کوئی شخص عمرہ کے طواف کے پہلے چکر میں ''رمل'' کرنا (مونڈھے ہلاتے ہوئے اکڑ کر چلنا) بھول جائے تو کیا کرے؟

جواب: اگر پہلے چکر میں ''رمل'' کرنا بھول جائے تو پھر صرف دوسرے اور تیسرے چکر میں ''رمل'' کرلے، لیکن اگر پہلے تینوں چکروں میں ''رمل'' کرنا بھول گیا اور بعد میں یاد آیا تو اب ''رمل'' نہ کرے۔

طواف کے دوران اردو میں دعائیں مانگنا

سوال: کیا طواف اور سعی کے دوران اردو زبان میں دعا کرسکتے ہیں؟

جواب: دعا ہر زبان میں کرسکتے ہیں، لیکن بہتر یہ ہے کہ عربی زبان میں دعائیں کی جائیں، کیونکہ یہ زبان اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ اور مسنون دعائیں کرنا افضل ہے۔

دوران طواف باتیں کرنا

سوال: کیا طواف اور سعی کے دوران باتیں کرسکتے ہیں؟

جواب: اگر طواف اور سعی کے دوران ضروری بات کرنی ہو تو کر سکتے ہیں، فضول اور لایعنی باتیں نہ کریں۔

سعی سے متعلق سوالات

سعی سے پہلے استلام کا بھول جانا

سوال: اگر کوئی شخص طواف مکمل کرنے اور اس کا دوگانہ پڑھنے کے بعد سعی کرنے کے لئے صفا کی طرف جانے لگے اور حجر اسود کا استلام کرنا بھول جائے تو کیا کفارہ ادا کرے؟

جواب: سعی شروع کرنے سے پہلے حجر اسود کا استلام کرنا سنت ہے، اگر کسی شخص نے یہ استلام چھوڑ دیا تو اس نے ترک سنت کیا، کوئی کفارہ یا دم واجب نہیں ہوگا، استغفار کرے۔

بالوں سے متعلق سوالات

حج افراد کرنے والا بال کب منڈوائے؟

سوال: اگر کوئی شخص ''حجِ افراد'' کر رہا ہے تو وہ عمرہ ادا کرنے کے بعد سر کے بال منڈوائے یا نہ منڈوائے؟

جواب: ’’حجِ افراد‘‘ کرنے والا تو اس احرام سے صرف حج کرے گا، حج سے پہلے وہ عمرہ نہیں کرے گا۔ اس لئے وہ حج ادا کرنے کے بعد سر کے بال منڈوائے گا۔

خواتین کے بال کٹوانے کی مقدار

سوال: جب خواتین عمرہ یا حج کے ارکان سے فارغ ہو جائیں تو وہ اپنے سر کے کتنے بال کٹوائیں گی؟

جواب: خواتین کے لئے بھی کم از کم سر کے چوتھائی حصے کے بالوں میں سے ایک ایک پورے کے برابر بال کٹوانا واجب ہے اور پورے سر کے بالوں میں سے ایک ایک پورے کے برابر بال کٹوانا افضل ہے۔ بعض اوقات خواتین چٹیا میں سے نیچے سے کچھ بال یا ایک لٹ میں سے ایک پورے کے برابر بال کاٹ لیتی ہیں، یاد رکھئے! اس طرح چٹیا میں سے یا اس لٹ میں سے بعض اوقات چوتھائی سر کے بالوں میں سے نہیں کٹتے جس کی وجہ سے ان پر ایک دم یعنی ایک جانور ذبح کرنا واجب ہو جاتا ہے، اس لئے خواتین کو چاہئے کہ اگر بندھی ہوئی چٹیا میں سے کٹانا ہو تو ایک پورے سے ذرا بڑھا کر کٹائیں، تاکہ ایک چوتھائی سر کے بالوں میں سے کٹنا یقینی ہو جائے۔ اور آسان صورت یہ ہے کہ بالوں کو کھول کر لٹکا لیں اور پھر اس میں سے چھوٹے بڑے

تمام بالوں سے ایک ایک پورے کے برابر بال کٹوائیں، اور یہ بال محرم سے کٹوائیں نامحرم سے نہ کٹوائیں۔

اگر چوتھائی سر کے بال نہ کٹے ہوں

سوال: اگر کسی خاتون نے سابقہ حج میں لاعلمی کی وجہ سے سر کے بال صرف ایک طرف سے کاٹ دیئے تھے تو کیا اس پر دم واجب ہے؟ اور اگر واجب ہے تو اس کو کس طرح ادا کریں؟

جواب: خاتون نے ایک طرف سے جو بال کاٹے تھے، اگر غالب گمان یہ ہے کہ اس میں چوتھائی سر کے بالوں میں سے ایک ایک پورے کے برابر کٹ گئے تھے، تب تو کچھ واجب نہیں، لیکن اگر غالب گمان یہ ہے کہ چوتھائی سر کے بالوں میں سے نہیں کٹے تھے یا ایک پورے سے کم کٹے تھے تو اس صورت میں دم دینا واجب ہے، اب اگر وہ خاتون خود دوبارہ حج پر جارہی ہیں تو وہاں جا کر ایک جانور دم کے طور پر ذبح کرا دیں، ورنہ کسی جانے والے کو رقم دیدیں کہ وہ اس خاتون کی طرف سے جانور خرید کر حدودِ حرم کے اندر ذبح کرادے۔

خواتین کا ایک دوسرے کے بال کاٹنا

سوال: کیا خواتین ایک دوسرے کے بال کاٹ سکتی ہیں؟

جواب: اگر دونوں خواتین نے باقی تمام ارکان ادا کر لئے ہیں، صرف بال کٹانا باقی ہے تو اس صورت میں ایک دوسرے کے بال کاٹ سکتی ہیں، اسی طرح مرد بھی ایک دوسرے کے بال کاٹ سکتے ہیں، خواتین اپنے محرم سے کٹوائیں یا خود صحیح طور پر کاٹ سکتی ہوں تو خود کاٹ لیں۔

وقوف عرفہ سے متعلق سوالات

عرفات میں وقوف خیمہ سے باہر کرنا

سوال: عرفات میں وقوف خیمہ کے اندر کرنا چاہئے یا کھلے آسمان کے نیچے وقوف کرنا چاہئے؟

جواب: ''وقوف'' کے معنی ٹھہرنے کے ہیں، اگر گرمی کی برداشت ہو تو جتنی دیر باہر دھوپ میں ٹھہرنا ممکن ہو، باہر دھوپ میں کھڑے ہو کر توبہ استغفار اور دعا کرے، ورنہ خیمہ کے اندر وقوف میں کوئی حرج نہیں۔

وقوف مزدلفہ سے متعلق سوالات

مزدلفہ میں مغرب عشاء کی نمازوں کیلئے اذان واقامت

سوال: مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ملا کر پڑھیں گے تو کیا دو مرتبہ اذان اور دو مرتبہ اقامت کہی جائے گی؟

جواب: مزدلفہ میں صرف ایک اذان اور ایک اقامت سے دونوں نمازیں پڑھی جائیں گی۔

راستے میں مغرب اور عشاء پڑھنا

سوال: اگر عرفات سے روانگی کے بعد مزدلفہ پہنچنے سے پہلے فجر کا وقت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو کیا راستے میں دونوں نمازیں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، اگر وقت نکل جانے کا خطرہ ہو تو اس صورت میں راستے میں مغرب اور عشاء کی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

مزدلفہ میں نماز فجر وقت ہونے پر ادا کریں

سوال: مزدلفہ میں بعض معلم وقت سے پہلے فجر کی اذان دیدیتے ہیں، اس صورت میں ہم کیا کریں؟

جواب: ایسے معلمین پر اعتماد نہ کریں، کیونکہ معلم کو آپ کے حج کی زیادہ فکر نہیں، اس کو تو اپنی زیادہ فکر ہے۔ بعض مرتبہ معلم آدھی رات کو فجر کی نماز پڑھوا کر لوگوں کو منیٰ لے جاتا ہے، اس لئے آپ ان کی اتباع نہ کریں، بلکہ آپ اپنی گھڑی کے ذریعہ اندازہ کر کے جب صبح صادق کا یقین ہو جائے، اس وقت اذان دے کر فجر کی نماز اول وقت میں

پڑھیں۔ وہاں صبح صادق ہونے پر حکومت کی طرف سے توپ کا گولہ بھی چھتا ہے۔ جس سے فجر ہو جانے کا پتہ چل جاتا ہے۔

رمی سے متعلق سوالات

جوانوں کا رات کے وقت رمی کرنا

سوال: خواتین اور کمزور اور ضعیف مرد رات کو رمی کر سکتے ہیں، چونکہ خواتین اور کمزور مرد گروپ کے ساتھ ہوتے ہیں تو کیا گروپ کے اندر جو جوان مرد ہوں وہ بھی ان کے ساتھ مل کر رات کو رمی کر سکتے ہیں؟

جواب: دسویں تاریخ کو جوانوں اور تندرست لوگوں کے لئے رمی کا افضل وقت طلوع آفتاب سے زوال تک ہے، زوال کے بعد سے لے کر مغرب تک بھی رمی کی ان کو اجازت ہے لیکن مغرب کے بعد سے لے کر صبح صادق تک رمی کرنا صحت مند اور جوانوں کے لئے مکروہ ہے۔ لہٰذا جوانوں کو زوال سے پہلے رمی کر لینی چاہئے یا زیادہ سے زیادہ مغرب تک رمی کر لیں، اگر وہ مغرب کے بعد رمی کریں گے تو ان کے لئے کراہت ہوگی، البتہ خواتین، کمزور اور بڑی عمر کے لوگوں کو رات کے وقت رمی کرنا بلا کراہت جائز ہے، بلکہ دن میں خطرہ کی صورت میں ان کے لئے رات کو ہی بہتر ہے۔

دوسروں سے کنکریاں لگوانا

سوال: کیا خواتین اور بڑی عمر کے حضرات دوسروں سے کنکریاں لگوا سکتے ہیں؟

جواب: شیطانوں کو کنکریاں مارنا واجب ہے اور خود جا کر مارنا ضروری ہے، اگر کسی مرد یا عورت نے معمولی کمزوری یا سستی کی وجہ سے کسی دوسرے سے کنکریاں لگوالیں تو وہ کنکریاں ادا نہیں ہونگی اور ان کے ذمے ایک دم واجب ہوگا، اس لئے خواتین اور بڑی عمر کے حضرات بھی خود جا کر کنکریاں ماریں، البتہ ہجوم کی وجہ سے دن میں نہ مار سکیں تو مغرب کے بعد یا عشاء کے بعد ماریں، صبح صادق سے پہلے پہلے مار سکتے ہیں، البتہ رات کو مارنے کی صورت میں قربانی اگلے دن یعنی گیارہ تاریخ کو کریں اور اس کے بعد سر کے بال کٹائیں، اس کے بعد حلال ہوں گے۔

رات کو کنکریاں مارنا

سوال: کیا خواتین اور ضعیف حضرات رات کے وقت کنکریاں مار سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر دن میں ہجوم زیادہ ہو تو خواتین اور ضعیف مرد حضرات رات کو

مغرب کے بعد بھی کنکریاں مار سکتے ہیں اور عشاء کے بعد بھی صبح صادق سے پہلے پہلے مار سکتے ہیں۔

دوسروں سے کنکریاں لگوانے کی اجازت کس وقت ہے

سوال: جب خواتین اور بڑی عمر کے مرد حضرات کو بھی خود کنکریاں مارنا ضروری ہے تو پھر دوسروں سے کنکریاں لگوانے کی اجازت کس کو ہوگی؟

جواب: کوئی خاتون یا مرد ایسا بیمار یا کمزور ہو جائے کہ کھڑے ہو کر نماز بھی نہیں پڑھ سکتا اور اپنی ضروریات کے لئے چل پھر بھی نہیں سکتا، یا کوئی شخص قدرتی طور پر معذور ہے، مثلاً کوئی اندھا ہے، یا لنگڑا، لولا یا اپاہج ہے، تو اس کی طرف سے دوسرا آدمی کنکریاں مار سکتا ہے۔

اگر کنکری کے صحیح جگہ نہ پہنچنے کا شبہ ہو

سوال: اگر رمی کرتے وقت ہجوم کی وجہ سے یہ نظر نہیں آیا کہ ہماری کنکری گول دائرے کے اندر گری ہے یا باہر گری ہے، اس صورت میں کیا کریں؟

جواب: اگر آپ نے کنکری اتنے زور سے پھینکی ہے کہ آپ کا گمان یہ ہے کہ وہ کنکری وہاں تک پہنچ سکتی ہے تو بس سمجھ لیجئے کہ آپ کی کنکری وہاں تک پہنچ گئی، نظر آنا ضروری نہیں۔ لیکن اگر ظن غالب یہ ہے کہ آپ

کی کنکری وہاں تک نہیں پہنچی تو اس کی جگہ دوسری کنکری مارنا ضروری ہے۔

کنکری مارنے میں ترتیب کیا ہو؟

سوال: ۱۰ رذی الحجہ کو تو صرف بڑے شیطان کو کنکری ماری جاتی ہے، ۱۱ ر اور ۱۲ ر تاریخ کو تینوں شیطانوں کو کس ترتیب سے کنکریاں ماری جائیں؟

جواب: ۱۱ ر اور ۱۲ ر تاریخ کو تینوں شیطانوں کو اس ترتیب سے کنکریاں ماریں کہ پہلے چھوٹے شیطان کو، اس کے بعد درمیانے شیطان کو اور آخر میں بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں۔ چھوٹے اور درمیانے کو کنکریاں مار کر دعا کریں، بڑے کو مار کر دعا نہ کریں۔

عورتوں کا ساتھ ہونے کی وجہ سے رات کو رمی کرنا

سوال: کیا مرد حضرات عورتوں کے ساتھ ہونے کی وجہ سے رات کے وقت رمی کر سکتے ہیں؟

جواب: رات کے وقت رمی کرنا صرف عورتوں اور ضعیف مردوں کے لئے جائز ہے، دوسروں کے لئے مکروہ ہے، لہٰذا مرد اگر صحت مند ہیں تو وہ اپنی رمی دن میں کریں اور خواتین کو رات کو رمی کے لئے لے جائیں۔

بائیں ہاتھ سے کنکری مارنا

سوال: اگر کوئی شخص اپنے زیادہ تر کام بائیں ہاتھ سے کرتا ہے تو کیا وہ شیطان کو بائیں ہاتھ سے کنکریاں مار سکتا ہے؟

جواب: اگر اس شخص کا غالب گمان یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے کنکری مارنے کی صورت میں کنکری صحیح جگہ تک نہیں پہنچے گی تو اس صورت میں وہ بائیں ہاتھ سے کنکریاں مار سکتا ہے، لیکن اگر وہ کوشش کرے دائیں ہاتھ سے مار سکتا ہے تو پھر دائیں ہاتھ ہی سے مارے۔

قربانی سے متعلق سوالات

"حجِ افراد" کرنے والے پر قربانی واجب نہیں

سوال: کیا "حجِ افراد" کرنے والے پر قربانی واجب ہے یا نہیں؟

جواب: "حجِ افراد" کرنے والے پر حج کی قربانی واجب نہیں ہے، اگر وسعت ہو تو قربانی کرنا مستحب ہے۔ لیکن اگر وہ مکہ مکرمہ میں مقیم ہے۔ اور صاحب نصاب بھی ہے تو اس پر عید کی سالانہ قربانی واجب ہے۔ البتہ اس کو اختیار ہے کہ چاہے وہ یہ قربانی مکہ میں کرے، یا وطن میں کسی کو قربانی کرنے کے لئے وکیل بنا دے۔

۱۱ر تاریخ کو قربانی کرنا اور بال کٹوانا

سوال: اگر خواتین اور ضعیف مردرات کو کنکریاں ماریں گے تو پھر قربانی کب کریں گے اور سر کے بال کب کٹوائیں گے؟

جواب: اس صورت میں وہ اپنی قربانی ۱۱ر تاریخ کو کریں گے اور قربانی کے بعد اپنے سر کے بال کٹوائیں گے، پھر حلال ہوں گے۔

کمپنی یا بینک وغیرہ کے ذریعہ قربانی کرنا

سوال: آج کل بینک یا دوسرے ادارے قربانی کا کام اپنے ذمے لے لیتے ہیں، وہ لوگوں سے رقم لے لیتے ہیں اور دن اور وقت بتادیتے ہیں کہ فلاں وقت میں تمہاری قربانی ہوجائے گی، ان کے ذریعہ قربانی کرانا جائز ہے؟

جواب: قربانی کا جانور خود خرید کر اپنے ہاتھ سے قربانی کرنی چاہئے، یا قابل اعتماد ساتھیوں کے ذریعہ جانور خریدوا کر اپنے سامنے قربانی کرائیں یا ان سے کہیں کہ وہ آپ کی طرف سے قربانی کردیں۔ بینک یا کمپنی کی طرف سے ٹوکن خرید کر ان کے ذریعہ قربانی نہ کرائیں، اس لئے کہ وہ قابل بھروسہ نہیں ہیں، قربانی کے لئے جو وقت وہ لوگ مقرر کرتے ہیں، بسااوقات اس وقت کے اندر قربانی نہیں ہوتی، جس کا نتیجہ یہ ہوتا

ہے کہ حاجی یہ سمجھ کر کہ میری قربانی ہو چکی ہوگی، وہ سر کے بال کٹوا کر احرام کھول دیتا ہے، اور اس طرح قربانی سے پہلے سر کے بال کٹوانے کی وجہ سے اس پر ایک دم واجب ہو جاتا ہے۔ اس لئے بہتر اور اطمینان بخش صورت یہی ہے کہ خود جانور خرید کر قربانی کریں یا ساتھیوں سے کرائیں، اس کے بعد سر کے بال منڈوائیں۔

حاجی پر کتنی قربانیاں ہیں؟

سوال: کیا حاجی پر عیدالاضحیٰ کی اور حج کی دونوں قربانیاں واجب ہیں؟

جواب: اگر حاجی وہاں پر مسافر ہے جس کی تفصیل پہلے عرض کی گئی، تو اس صورت میں عیدالاضحیٰ کی قربانی اس سے ساقط ہو جائے گی، صرف "حجِ تمتع" یا حجِ قران کی قربانی واجب رہے گی۔ اور اگر وہ حاجی وہاں پر مقیم ہے اور صاحب نصاب بھی ہے تو اس صورت میں اس پر عیدالاضحیٰ کی قربانی بھی واجب ہوگی، البتہ اس کو اختیار ہوگا کہ چاہے تو یہ قربانی وہیں منیٰ میں کر لے اور چاہے تو اپنے وطن میں کسی کو قربانی کا وکیل بنا دے جو اس کی طرف سے قربانی کر لے۔ لیکن "حج تمتع" اور "حج قِران" کی قربانی حدود حرم میں ہی کرنا ضروری ہے۔

دم اور صدقہ سے متعلق سوالات

قارن پر کتنے دم واجب ہوں گے؟

سوال: ”قارن“ اگر عمرہ کے ارکان ادا کرنے کے بعد احرام کی پابندیوں میں سے کسی پابندی کی خلاف ورزی کرے تو اس پر کتنے دم لازم آئیں گے؟ اسی طرح ”قارن“ نے اگر کسی واجب کو ترک کیا تو اس صورت میں کتنے دم واجب ہوں گے؟

جواب: جن چیزوں کی وجہ سے دم واجب ہوتا ہے اگر ”قارن“ نے عمرہ کی ادائیگی سے پہلے ان میں سے کوئی کام کر لیا تو اس پر دو دم واجب ہوں گے، اگر عمرہ پورا کرنے کے بعد ایسا کوئی کام کیا ہے تو اس پر ایک دم واجب ہوگا۔

دم کا جانور حدود حرم میں ذبح کرنا

سوال: اگر کسی شخص پر احرام کی پابندی کی خلاف ورزی کی وجہ سے دم واجب ہو جائے تو کیا وہ شخص اپنے وطن واپس آنے کے بعد دم دے سکتا ہے؟

جواب: اگر کسی حاجی یا عمرہ کرنے والے پر دم جنایت واجب ہو جائے تو اس

دم کے جانور کا حدود حرم میں ذبح کرنا واجب ہے، حدود حرم سے باہر ذبح کرنا جائز نہیں۔ البتہ گیہوں کا صدقہ اگر واجب ہو تو وہ صدقہ وطن واپس آکر بھی دے سکتے ہیں اور وہاں بھی دیا جا سکتا ہے، لیکن وہاں دینا بہتر ہے۔

مدینہ طیّبہ سے متعلق سوالات

صلوٰۃ وسلام کیلئے کس طرف سے آئیں؟

سوال: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے لئے سرہانے کی طرف سے آنا ضروری ہے یا پائنتی کی طرف سے بھی آسکتے ہیں؟

جواب: صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ کے روضہ اقدس کے بالکل سامنے آکر اس طرح کھڑے ہوں کہ آپ کا چہرہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے اور سینے کے سامنے ہو، وہاں تک پہنچنے میں اگرچہ اختیار ہے کہ جس طرف سے چاہیں آجائیں۔ لیکن چونکہ وہاں نظم قائم رکھنے کے لئے سرہانے کی طرف سے قطار کی شکل میں گزارا جاتا ہے، اس لئے اس کے مطابق سرہانے کی طرف سے ہی آنا چاہئے۔ اس کے علاوہ چونکہ سرہانے کی طرف سے آنے

میں پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری ہوگی اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے سامنے ہوگی، اس لئے سرہانے سے آنا افضل ہے۔

مسجد قبا میں دو رکعت نفل کا ثواب

سوال: مسجد قبا میں دو رکعت نفل پڑھنے کا ثواب ایک عمرے کے برابر ہے، کیا یہ ثواب صرف ایک مرتبہ ملے گا یا روزانہ اگر وہاں جا کر دو رکعت نفل پڑھیں تو ہر مرتبہ یہ ثواب ملے گا؟

جواب: جب بھی آپ دو رکعت نفل مسجد قبا میں پڑھیں گے تو ان شاء اللہ ہر مرتبہ یہ ثواب ملے گا۔

خواتین صلوٰۃ وسلام کس جگہ سے پیش کریں؟

سوال: خواتین روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور صلوٰۃ وسلام کس طرح پیش کریں؟

جواب: خواتین کے لئے صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے لئے اوقات مقرر ہوتے ہیں اس وقت وہاں جا کر صلوٰۃ وسلام پیش کریں، اگر بالکل قریب اور مواجہ شریفہ میں جانے کی اجازت نہ ہو تو جس جگہ تک خواتین کو جانے کی اجازت ہو، وہاں پہنچ کر صلوٰۃ وسلام پیش کریں۔

مدینہ منورہ سے قران کا احرام باندھنا

سوال: کیا مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ واپس آتے وقت ''حج قران'' کی نیت سے احرام باندھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر کوئی شخص حج کے مہینوں میں عمرہ کرکے مدینہ منورہ گیا ہے اور اب حج کے لئے وہ واپس مکہ مکرمہ آرہا ہے تو ایسا شخص یا تو صرف عمرہ کا احرام باندھے گا یا صرف حج کا احرام باندھ کر آئے گا، اس کے لئے مدینہ سے ''قران'' کا احرام باندھنا جائز نہیں۔

مدینہ طیبہ میں نمازیں قصر کرنا

سوال: مدینہ طیبہ میں نمازیں قصر کریں گے یا پوری پڑھیں گے؟

جواب: چونکہ مدینہ طیبہ میں عموماً آٹھ یا دس دن کا قیام ہوتا ہے، اس لئے وہاں تنہا نماز پڑھنے کی صورت میں قصر کریں گے، البتہ مسجد نبوی ﷺ میں امام صاحب کے پیچھے پوری نمازیں پڑھیں گے۔ لیکن اگر کوئی شخص مدینہ طیبہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ اقامت کی نیت سے قیام کرے تو وہ مقیم ہونے کی وجہ سے ہر حال میں پوری نماز پڑھے گا۔

حج بدل سے متعلق سوالات

جس نے اپنا حج کرلیا ہو اس کو حج بدل کیلئے بھیجا جائے

سوال: جس شخص نے اپنا حجِ فرض ادا نہیں کیا، اس کو "حجِ بدل" کے لئے بھیجنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: "حج بدل" کے لئے ایسے شخص کو بھیجنا چاہئے جو اپنا "حج فرض" ادا کرچکا ہو۔ لیکن اگر ایسے شخص کو بھیج دیا جس نے اپنا حج نہیں کیا تو حج بدل کراہت کے ساتھ ادا ہو جائے گا۔

"حج بدل" کرنے والے پر قربانی

سوال: کیا "حج بدل" کرنے والے پر قربانی واجب ہے یا نہیں؟

جواب: "حج بدل" کرنے والا "حج افراد" کر رہا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے۔

حج بدل کرنے والا پہلا عمرہ کس کی طرف سے کرے؟

سوال: کیا "حج بدل" کرنے والا شخص مکہ مکرمہ پہنچ کر پہلا "عمرہ" اپنی طرف سے ادا کرے گا یا جس کی طرف سے حج ادا کر رہا ہے، اس کی طرف

سے وہ عمرہ ادا کرے گا؟

جواب: حج بدل کرنے والا شخص چونکہ "حج افراد" کا احرام باندھ کر جائے گا، اس لئے مکہ مکرمہ پہنچ کر اس احرام سے وہ عمرہ نہیں کرے گا، بلکہ مکہ مکرمہ پہنچ کر وہ صرف طواف کرے گا جس کو "طواف قدوم" کہتے ہیں، یہ طواف سنت ہے۔ البتہ حج سے فارغ ہونے کے بعد اپنی طرف سے یا کسی اور کی طرف سے عمرہ ادا کرنا چاہے تو "مسجد عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یعنی "مقام تنعیم" یا جعرانہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرسکتا ہے۔

زندہ شخص کی طرف سے حج بدل کا حکم

سوال: میری والدہ حیات ہیں، لیکن وہ معذور ہیں کیا میں، ان کی طرف سے حج بدل کرسکتا ہوں؟

جواب: اگر اس بات کا امکان اور احتمال ہے کہ آئندہ زندگی میں وہ اس قابل ہوسکتی ہیں کہ خود جا کر حج ادا کریں تو اس صورت میں ان کی طرف سے حج بدل کرنا جائز نہیں۔ لیکن اگر ان کی صحت سے اتنی مایوسی ہو گئی ہے کہ بالکل بھی اس بات کی امید نہیں ہے کہ وہ آئندہ کسی وقت خود حج ادا کرسکیں گی تو ایسی صورت میں ان کی طرف سے حج بدل کرسکتے ہیں۔

حج بدل میں آمر سے اجازت لیکر تمتع کرنے کا حکم

سوال: اوپر کے جواب کے مطابق اگر میں والدہ کی طرف سے حج بدل کروں تو کیا میں ان کی اجازت سے "حج تمتع" کر سکتا ہوں؟

جواب: "حج بدل" میں صرف "حج افراد" کیا جائے گا۔ لہٰذا والدہ کی اجازت کے باوجود حج تمتع کرنا صحیح نہیں۔ اس لئے آپ حج افراد ہی کریں۔ اکابر محققین کا یہی فتویٰ ہے۔

حج بدل کرنے والے کا احرام

سوال: حج بدل کرنے والا کونسا احرام باندھے؟ تمتع کا احرام باندھے یا افراد کا احرام باندھے؟

جواب: حج بدل کرنے والا "حجِ افراد" کا احرام باندھے، "حج تمتع" کا احرام باندھنا بلا مجبوری درست نہیں۔

حج بدل کی تین بنیادی شرطیں

سوال: حج بدل کی شرائط کیا کیا ہیں؟

جواب: حج بدل کی شرائط تو بہت سی ہیں مگر بنیادی تین شرطیں ہیں: پہلی شرط یہ ہے کہ جس کی طرف سے حج بدل کیا جا رہا ہے، اس پر حج فرض تھا اور

بغیر حج کئے اس کا انتقال ہوگیا یا بالکل معذور ہوگیا۔ دوسری شرط یہ ہے
کہ اس نے وصیت کی ہو کہ میری طرف سے حج بدل کرادیا جائے او
جس کو وصیت کی تھی وہ حج بدل کے لئے دوسرے شخص سے کہے کہ
فلاں شخص کی طرف سے حج کرو۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس حج بدل
میں جو پیسہ خرچ ہو رہا ہے، وہ سارا پیسہ یا اس کا اکثر حصہ اس مر
والے کا ہو۔ اگر یہ تین بنیادی شرائط پائی جائیں تو اس کو حج بدل
جائے گا۔

بیٹے کی طرف سے حج بدل

سوال: میرے بیٹے کا چند ماہ پہلے انتقال ہوگیا ہے اور میں پہلے اپنا حج کر
ہوں، کیا میں اپنے بیٹے کی طرف سے حج کرسکتا ہوں؟

جواب: اگر بیٹے پر حج فرض نہیں تھا یا اس نے وصیت نہیں کی تھی اور مال
اس کا نہیں ہے تو آپ نفلی حج کرکے اس کا ثواب اس کو پہنچا سکتے
اور اس صورت میں آپ حج تمتع بھی کرسکتے ہیں اور حج قران
کرسکتے ہیں۔

حج بدل کی شرائط موجود نہ ہوں تو

سوال: ایک صاحب مجھے اپنے والد کی طرف سے حج بدل کے لئے

چاہتے ہیں، البتہ آپ نے حج بدل کی جو تین شرائط بیان فرمائی ہیں، ان میں سے صرف یہ ایک شرط موجود ہے کہ ان کے والد پر حج فرض تھا، باقی دو شرطیں موجود نہیں، کیا میں اس صورت میں "حجِ تمتع" کر سکتا ہوں؟

جواب: جی ہاں! آپ "حجِ تمتع" کر سکتے ہیں، یہ درحقیقت حج بدل نہیں بلکہ حج نفل ہوگا اور اس کا ثواب ان کو پہنچے گا البتہ بعض حضرات فقہاءؒ نے فرمایا کہ اولاد، والدین کی طرف سے اگر بلا وصیت بھی حج کرے تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس سے ان کا حج فرض ادا ہو جائے گا۔

شرائط پوری نہ ہونے کی صورت میں نیت

سوال: جیسا کہ اوپر بیان فرمایا کہ یہ حج بدل نہیں ہے بلکہ حج نفل ہے تو ایسی صورت میں حج کی نیت اس مرنے والے کی طرف سے کی جائے گی یا اپنی طرف سے کی جائے گی؟

جواب: اس صورت میں آپ یہ نیت کریں کہ اس حج کا ثواب مرنے والے کو پہنچے، مگر اس کا ثواب آپ کو بھی ملے گا اور ان کو بھی ملے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ! اور بعض حضرات کے نزدیک ایسی صورت میں والدین کے حج فرض کی ادائیگی کی نیت بھی کر سکتا ہے۔

حج بدل میں مصارف کا حساب کس طرح کریں؟

سوال: حج بدل میں مصارف اور اخراجات کا حساب کس طرح لگایا جائے؟

جواب: اگر آپ کسی دوسرے کی طرف سے حج کر رہے ہیں تو اس صورت میں آپ محتاط اندازہ کرکے ان کو مُشت بتادیں کہ اس سفر میں اتنے مصارف آئیں گے اور اس میں جو کمی بیشی ہوگی، اس کا حساب کتاب نہیں ہوگا۔ لیکن اگر آپ نے اس طرح طے نہیں کیا تو آپ کو ایک ایک چیز کا حساب ان کو بتانا ہوگا، اس لئے بہتر یہ ہے کہ یکمشت معاملہ کریں کہ اندازاً اتنا خرچ ہوگا، اس صورت میں نہ حج بدل کرانے والے آپ سے حساب و کتاب کریں گے اور نہ آپ ان کو بتانے کے مکلف ہوں گے۔

حج بدل میں جنایت کا تاوان کس پر؟

سوال: ''حج بدل'' میں اگر کوئی جنایت ہوگئی تو وہ کس کے مال سے ادا ہوگی؟ حج کرنے والے کے مال سے ادا کی جائے گی یا کرانے والے کے مال سے؟

جواب: بعض جنایتوں میں کفارہ کی ادائیگی حج کرانے والے کے مال سے ہوگی اور بعض صورتوں میں حج کرنے والے کی طرف سے ہوگی، بوقت ضرورت علماء سے رجوع کریں۔

حج بدل کی قربانی کس کے مال سے ہوگی؟

سوال: حج بدل میں حج کی قربانی کس کے مال سے کی جائے گی؟

جواب: حج بدل میں چونکہ آپ "حج افراد" کریں گے اور حج افراد میں قربانی واجب نہیں اس لئے اس صورت میں اگر آپ قربانی کریں گے تو آپ اپنے مال سے کریں، حج بدل کرانے والے کے مال سے نہیں کی جائے گی۔

حج بدل سے اپنا حج ادا نہ ہونا

سوال: جس شخص نے اپنا حج ادا نہیں کیا، اگر وہ حج بدل کرے تو کیا اس کا اپنا حج فرض ادا ہو جائے گا؟

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ جس شخص نے اپنا حج نہ کیا ہو، اس کو حج بدل کے لئے نہیں بھیجنا چاہئے لیکن اگر ایسے شخص کو حج بدل کے لئے بھیج دیا تو حج بدل ادا ہو جائے گا مگر مکروہ ہوگا۔ اور بعض فقہاء کے نزدیک اس شخص پر اپنا حج فرض ہو جائے گا لیکن حج بدل کرنے سے اس کا اپنا حج فرض ادا نہیں ہوگا۔

حج بدل میں ”حج اِفراد“ کرنے کی علت

سوال: حج بدل میں ”حج افراد“ کا احرام باندھنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: مسئلہ یہ ہے کہ حج بدل میں جس شخص کی طرف سے حج کیا جا رہا ہے، اس شخص کے میقات سے حج کا احرام باندھنا چاہئے۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب آپ ”حج افراد“ کا احرام باندھیں، کیونکہ اگر آپ ”حج تمتع“ کریں گے تو آپ مکہ مکرمہ جا کر عمرہ کر کے احرام کھول دیں گے، اس کے بعد حج کا احرام آپ مکہ مکرمہ ہی سے باندھیں گے، جبکہ آپ کو اس شخص کے میقات سے احرام باندھنا چاہئے تھا جس کی طرف سے آپ حج بدل کر رہے ہیں۔ یہ صورت صرف ”حج افراد“ میں ہو سکتی ہے، حج ”تمتع“ میں نہیں ہو سکتی۔

خواتین کے مخصوص ایام سے متعلق سوالات

حج کی روانگی کے وقت ایام شروع ہو جانا

سوال: اگر حج کی روانگی کی تاریخ آجائے اور اس وقت خاتون ناپاکی کے ایام میں ہو تو وہ خاتون کیا کرے گی؟

جواب: اگر حج کی روانگی کے وقت خاتون ناپاکی کی حالت میں ہو تو اس کے

لئے مستحب یہ ہے کہ غسل کرکے صاف کپڑے پہن لے، یہ غسل طہارت کے لئے نہیں ہے بلکہ نظافت کیلئے ہے۔ البتہ نفل وغیرہ نہ پڑھے، اور جب جہاز اوپر اٹھ جائے تو قبلہ رخ ہوکر عمرہ کے احرام کی نیت کرکے تلبیہ پڑھ لے، بس احرام بندھ گیا، احرام باندھنا اس کے لئے بھی ضروری ہے، نیت اور تلبیہ پڑھنے کے بعد احرام کی پابندیاں اس پر لگ جائیں گی۔ البتہ مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد یہ خاتون اپنی قیام گاہ پر رہے اور جب تک پاک نہ ہوجائے، اس وقت تک مسجد حرام میں نہ جائے، نہ نمازیں پڑھے، نہ بیت اللہ شریف کا طواف کرے، نہ قرآن کریم کی تلاوت کرے، البتہ ذکر کرسکتی ہے، دعائیں اور درود شریف پڑھ سکتی ہے، جب پاک ہوجائے تو اس کے بعد غسل کرکے عمرہ کے تمام کام انجام دے، اور جب تک عمرہ نہیں کرے گی، احرام کی پابندیاں جو یہاں سے جاتے وقت لگی تھیں، برقرار رہیں گی۔

ایام حج میں معذوری کا زمانہ آجائے تو کیا کرے؟

سوال: اگر ایام حج میں کسی خاتون کو ناپاکی کے ایام شروع ہوجائیں تو وہ خاتون کیا کرے؟

جواب: اگر ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ آجائے اور کوئی خاتون ناپاکی کی حالت میں ہو تو وہ حج کے احرام کی نیت کرکے تلبیہ پڑھ لے، اس کا احرام بندھ

جائے گا اور احرام کی تمام پابندیاں اس پر لگ جائیں گی۔ اس کے بعد وہ حج کے تمام ارکان ادا کرے، یعنی منیٰ جائے، عرفات جائے، مزدلفہ جائے، جمرات کی رمی کرے، قربانی کرائے، بال کٹائے، البتہ مسجد حرام میں نہ جائے، طواف زیارت نہ کرے اور نمازیں نہ پڑھے اور قرآن نہ پڑھے، جب پاک ہو جائے تو اس کے بعد غسل کرے طواف زیارت کرے اور صفا مروہ کی حج کی سعی کرے اگرچہ ایام نحر گزر جائیں اور اس معذوری کی وجہ سے طواف زیارت میں تاخیر کرنے کی وجہ سے اس پر کوئی دم لازم نہیں آئے گا۔

ایام معذوری کی وجہ سے طواف زیارت چھوڑ کر آنا جائز نہیں

سوال: اگر کسی خاتون کو ایام حج کے دوران معذوری کے ایام شروع ہو جائیں اور پاکی سے پہلے واپس روانگی کی تاریخ آ جائے تو کیا وہ خاتون طواف زیارت چھوڑ سکتی ہے؟

جواب: طواف زیارت حج کا دوسرا بڑا فرض ہے، اگر کوئی مرد یا خاتون طواف زیارت چھوڑ کر آ جائیں تو جب تک دوبارہ واپس جا کر طواف زیارت نہیں کریں گے اس وقت تک بیوی شوہر کے لئے اور شوہر بیوی کے لئے حرام رہیں گے۔ اس لئے کسی صورت میں بھی طواف زیارت نہ چھوڑیں، اگر واپسی کی تاریخ آ جائے تو درخواست لکھ کر دیدیں،

تاریخ میں توسیع ہو جائے گی، پاک ہونے کے بعد طواف زیارت کرکے واپس آئیں۔

خواتین مسجدِ نبوی میں اگر چالیس نمازیں نہ پڑھ سکیں تو؟

سوال: مدینہ منورہ میں ۸ دن قیام ہوتا ہے، اگر کسی خاتون کو وہاں ایام شروع ہو جائیں تو چالیس نمازیں کس طرح پوری کرے؟

جواب: ایام معذوری اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک غیر اختیاری عذر ہے، اس حالت میں اپنی قیام گاہ پر رہ کر ذکر کرے، تسبیحات پڑھے، دعائیں کرے، درود شریف پڑھے، ان شاء اللہ اس کی نیت کے مطابق اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ معاملہ فرمائیں گے۔

ایام روکنے کیلئے گولیاں استعمال کرنا

سوال: کیا حج کے دوران خواتین ایام روکنے کے لئے گولیاں استعمال کرسکتی ہیں؟

جواب: شرعاً اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں، مگر پہلے ڈاکٹر سے مشورہ کرلیا جائے۔

اگر ایام معذوری کی وجہ سے حج سے پہلے عمرہ نہ کرسکے تو کیا کرے؟

سوال: اگر کسی خاتون کی روانگی ۴؍ذی الحجہ کو ہو اور اسی روز ایام شروع ہو جائیں اور وہ عمرہ کا احرام باندھ کر روانہ ہو جائے، لیکن پاک ہونے سے پہلے ۸؍تاریخ آ جائے تو اس صورت میں وہ کیا کرے؟

جواب: اگر کسی خاتون کو روانگی کے وقت ایام شروع ہو جائیں تو وہ بھی یہاں سے احرام باندھ کر جائے، جب وہ پاک ہو جائے تو غسل وغیرہ کرکے عمرہ ادا کرے۔ لیکن اگر پاک ہونے سے پہلے حج کا وقت آ جائے تو وہ ۸؍تاریخ کو عمرہ کا احرام ختم کرکے حج کا احرام باندھ کر منیٰ چلی جائے اور پھر حج سے فارغ ہونے کے بعد اس عمرہ کی قضا کرے۔ اس عمرہ کی قضا اس کے ذمے ضروری ہے، مسجد عائشہؓ سے دوبارہ عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کی قضا کرے۔

قِران کا احرام باندھنے والی خاتون

سوال: اگر کسی خاتون نے "قِران" کا احرام باندھا تھا، اور اس دوران اس کے ایام شروع ہو گئے یہاں تک کہ ۸؍ذی الحجہ کی تاریخ آ گئی اور وہ پاک نہیں ہوئی تو اب وہ خاتون کیا کرے؟

جواب: جس خاتون نے "قِران" کا احرام باندھا تھا اس کو حج سے پہلے عمرہ

کرنے کا موقع نہیں ملا تو وہ ۸ تاریخ کو حج کے لئے منیٰ روانہ ہو جائے اور اپنا حج پورا کرے، اور حج سے فارغ ہونے کے بعد اپنے عمرہ کی قضا کرے، اور ایک دم بھی دے، اور اس عمرہ کے لئے مسجد عائشہ سے دوبارہ احرام باندھے۔ اور حج سے پہلے عمرہ نہ کرنے کی وجہ سے اب اس کا حج، حج افراد ہو گیا، اس لئے حج کی قربانی اس پر واجب نہیں ہوگی۔

متفرق سوالات

سفر حج میں نمازوں میں قصر کا حکم

سوال: سفر حج کے دوران مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ہم اپنی نمازیں پوری پڑھیں گے یا قصر کریں گے؟ ہم وہاں مقیم ہوں گے یا مسافر ہوں گے؟

جواب: جس حاجی کو مکہ مکرمہ میں مسلسل پندرہ دن یا اس سے زیادہ نیت اقامت کے ساتھ قیام کرنے کا موقع مل گیا، وہ مقیم بن گیا، لہٰذا وہ مکہ مکرمہ میں اور اسی طرح منیٰ، عرفات، مزدلفہ میں پوری نمازیں پڑھے گا، قصر نہیں کرے گا، اور جس حاجی کو مکہ مکرمہ میں مسلسل پندرہ دن قیام کا موقع نہ ملے، بلکہ پندرہ دن سے کم قیام ہو، تو ایسا شخص مسافر

ہوگا۔ وہ مکہ مکرمہ میں بھی تنہا نماز پڑھنے کی صورت میں قصر کرے گا، اور منیٰ، عرفات، مزدلفہ میں بھی وہ مسافر ہوگا اور نماز میں قصر کرے گا۔ لہٰذا ہر حاجی اپنے جانے کی تاریخ سے حساب لگا لے کہ اس کو مکہ مکرمہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا موقع مل رہا ہے یا نہیں؟ اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا موقع مل رہا ہے تو وہ مقیم ہے، اور اگر پندرہ دن قیام کا موقع نہیں ملا تو وہ مسافر ہوگا، البتہ مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی صورت میں پوری ہی نماز پڑھنی ہوگی، چاہے وہ خود مقیم ہو یا مسافر ہو۔

حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کے بعد "قران" کا حکم؟

سوال: اگر کسی شخص نے مکہ مکرمہ جاکر پہلے عمرہ کرلیا، اور پھر مدینہ منورہ چلا گیا، تو مدینہ منورہ سے واپسی کے وقت ذوالحلیفہ سے وہ "قران" کا احرام باندھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: جو شخص ماہ شوال یا اس کے بعد حج سے پہلے عمرہ کرکے مدینہ طیبہ گیا ہے تو اس شخص کا حج "حجِ تمتع" ہے۔ لہٰذا وہ شخص مدینہ طیبہ سے واپسی کے وقت یا تو عمرہ کا احرام باندھے یا صرف حج کا احرام باندھ کر آئے، "قران" کا احرام نہیں باندھ سکتا۔

نماز میں خواتین کا مردوں کے ساتھ کھڑا ہو جانا

سوال: اگر مسجد حرام میں مرد کے ساتھ یا اس کے سامنے کوئی خاتون آ کر نماز میں شامل ہو جائے تو مرد کی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ اس سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اگر کوئی خاتون کسی مرد کے برابر یا اس کے سامنے آ کر کھڑی ہو جائے اور دونوں کی نماز ایک ہی ہو، اور امام صاحب نے بھی دونوں کی امامت کی نیت کی ہو تو اس صورت میں مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس لئے عورتوں کو چاہئے کہ وہ مردوں سے علیحدہ کھڑی ہوں اور مردوں کو چاہئے کہ وہ نماز میں شامل ہوتے وقت دیکھ لیں کہ ان کے دائیں بائیں اور سامنے کوئی خاتون تو نہیں ہے، اگر کوئی خاتون ہو تو مرد فوراً اس جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ نماز پڑھیں۔

حرم شریف میں خواتین کی نماز

سوال: سنا ہے کہ امام صاحب خواتین کی امامت کی نیت نہیں کرتے، پھر تو خواتین کی نماز ان کے پیچھے نہیں ہوگی۔

جواب: امام صاحب خواتین کی امامت کی نیت کرتے ہیں یا نہیں؟ یہ مسئلہ ابھی تک واضح نہیں ہے۔ وہاں کے بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ نیت کرتے

ہیں، بعض لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ نیت نہیں کرتے؟ بہرحال! خواتین کے لئے احتیاط اسی میں ہے کہ وہ اپنی نمازیں علیحدہ پڑھیں، بلکہ مردوں کے ساتھ اختلاط کا اندیشہ ہو تو اپنی قیام گاہ پر نماز پڑھنا ان کے لئے بہتر ہے۔

حرم میں خواتین کا پردہ کا اہتمام کرنا

سوال: خواتین عام طور پر حرم شریف میں پردے کا زیادہ اہتمام نہیں کرتیں، ان کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: بے پردگی کا بہت بڑا گناہ ہے، جو خاتون پردہ نہیں کر رہی، وہ خود بھی گناہ میں مبتلا ہے اور دوسروں کو بھی اپنی طرف متوجہ کرنے کا سبب بن رہی ہے، اور حرم شریف میں گناہ کا وبال کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے بہرصورت خواتین کو یہاں بھی پردہ کا اہتمام کرنا چاہئے اور وہاں پر اس کا اور بھی زیادہ اہتمام کرنا چاہئے۔ البتہ احرام کی حالت میں پردہ اس طرح کرے کہ نقاب چہرہ کو نہ لگے، دور رہے۔

احرام باندھنے کا طریقہ

سوال: احرام باندھنے کا صحیح طریقہ مردوں اور عورتوں کے لئے کیا ہے؟

جواب: خواتین احرام کی حالت میں اپنا عام سلا ہوا لباس پہنیں اور سر کے اوپر

رومال لپیٹ کر بالوں کو چھپائیں، اوپر کوئی ڈھیلا ڈھالا عبا پہن لیں یا چادر مونڈھوں پر ڈال کر اوڑھ لیں تاکہ اعضا نمایاں نہ ہوں، عورتوں کو اختیار ہے کہ جس رنگ کا چاہیں لباس پہنیں، البتہ مرد حالت احرام میں سلا ہوا کپڑا نہیں پہنیں گے، بلکہ ایک چادر ناف کے اوپر اس طرح باندھیں کہ ٹخنے کھلے رہیں اور دوسری چادر دونوں مونڈھوں پر ڈال لیں۔ پھر سر پر پلہ ڈال کر احرام کی نیت سے دو نفلیں پڑھیں، اس کے بعد سر کھول دیں اور جہاز اڑنے پر نیت کر کے تلبیہ پڑھیں، اور درود شریف پڑھیں۔

منیٰ کیلئے روانگی کا وقت

سوال: کیا ۸ر تاریخ کو منیٰ کے لئے طلوع آفتاب کے فوراً بعد روانہ ہونا ضروری ہے؟

جواب: طلوع آفتاب کے فوراً بعد روانہ ہونا ضروری نہیں، البتہ ظہر تک منیٰ میں پہنچ جانا چاہئے، تاکہ وہاں پانچ نمازیں ادا کی جائیں، یعنی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور اگلے دن کی فجر۔

نابالغ بچی کا حج

سوال: اگر پانچ سال کی بچی حج میں ساتھ ہو تو کیا اس کا حج ادا ہو جائے گا؟

جواب: چونکہ وہ نابالغ ہے، اس لئے مکلف نہیں ہے، لہذا حج فرض ادا نہیں ہوگا، اس پر کسی غلطی کی وجہ سے کوئی کفارہ اور دم وغیرہ بھی نہیں آئے گا، البتہ تربیت کے لئے اس کو احرام بندھوا کر حج کے اعمال میں ساتھ رکھنا چاہئے۔

حالت احرام میں پیشاب کا قطرہ آنا

سوال: پیشاب کے بعد احتیاط کے باوجود قطرہ آجاتا ہے، حالت احرام میں کیا کریں؟

جواب: اگر آپ کو صرف وہم ہوجاتا ہے کہ کوئی چیز نکلی ہے تو وہم کی وجہ سے کوئی چیز واجب نہیں ہوگی، نہ وضو ٹوٹے گا، نہ کپڑے دھونے کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر یقین ہوجائے کہ قطرہ خارج ہوا ہے تو اس صورت میں وضو کریں اور احرام کا جتنا حصہ ناپاک ہوا ہے اس کو بھی پاک کریں۔

حاجی کیلئے ۹ تاریخ کو روزہ رکھنا

سوال: حاجی کے لئے ۹ تاریخ یعنی عرفہ کا روزہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب: غیر حاجی کے لئے نویں ذی الحجہ کی تاریخ کو نفل روزہ رکھنا افضل اور

مستحب ہے اور حاجی کے لئے نویں تاریخ کو روزہ رکھنا مکروہ ہے، البتہ اس سے پہلے روزہ رکھ سکتے ہیں۔

حج سے پہلے محرم کا انتقال ہو جانا

سوال: اگر سفر حج میں ایام حج سے پہلے کسی خاتون کے محرم کا انتقال ہو جائے تو وہ خاتون کس طرح ارکان حج ادا کرے گی، بغیر محرم کے حج کے ارکان ادا کرنے کی صورت میں گناہ گار تو نہیں ہوگی؟

جواب: اگر مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد کسی کے محرم کا انتقال ہو جائے تو وہ خاتون دوسری قابل اعتماد خواتین کے ساتھ حج کے ارکان ادا کرے، بشرطیکہ کسی فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔

آب زم زم سے وضو

سوال: کیا ضرورت کے وقت آب زم زم سے وضو کر سکتے ہیں؟

جواب: ضرورت کے وقت کر سکتے ہیں، البتہ اس سے استنجا نہ کریں۔

عدّت کے دوران حج پر جانا

سوال: میں نے اپنے والد اور والدہ دونوں کے ساتھ حج پر جانے کا ارادہ کیا تھا، لیکن اب والد صاحب کا انتقال ہو گیا اور والدہ عدت میں ہیں، کیا

عدت کے اندر والدہ سفرِ حج پر جا سکتی ہیں؟

جواب: جب تک عدت پوری نہ ہو جائے، اس وقت تک وہ سفرِ حج پر نہیں جا سکتیں۔

مکروہ اوقات کون سے ہیں؟

سوال: مکروہ اوقات کونسے ہیں؟ جن میں نفل نمازیں پڑھنا مکروہ ہے؟ کیا مسجد حرام میں اس کے لئے کوئی علامت یا نشانی ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: نماز کے لئے مکروہ اوقات پانچ ہیں، ایک سورج طلوع ہونے کا وقت، دوسرا سورج غروب ہونے کا وقت، تیسرا استواء کا وقت یعنی جب سورج بالکل سر کے اوپر آ جائے، اور ٹھہر جائے چوتھا نمازِ فجر کے بعد سے لے کر سورج نکلنے تک اور پانچواں عصر کی نماز کے بعد سے غروبِ آفتاب تک، یہ اوقاتِ مکروہ کہلاتے ہیں۔ لہٰذا جب یہ کہا جائے کہ مکروہ وقت میں نفل نماز نہ پڑھیں تو اس سے یہی پانچ اوقات مراد ہوتے ہیں۔ حرم میں ان اوقات کے لئے کوئی نشانی نظر نہیں آتی۔

حج کا تلبیہ موقوف کرنیکا وقت

سوال: حج کا تلبیہ کس وقت موقوف کیا جائے؟

جواب: جب دسویں تاریخ کو جمرہ عقبہ یعنی بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں، تو پہلی کنکری پر تلبیہ موقوف کردیں۔ تکبیر کہہ کر کنکری ماریں۔

مسجد حرام میں ہونے والے وعظ سننا

سوال: مسجد حرام میں دو تین علماء اردو میں بعد نماز مغرب بیان کرتے ہیں، لوگوں کے سوالات کا جواب بھی دیتے ہیں، لیکن ان کے بیان کردہ جوابات آپ کے جوابات سے مختلف ہوتے ہیں، ایسی صورت میں ہم کس پر عمل کریں؟

جواب: وہ علماء اپنے مسلک کے مطابق مسائل بیان کرتے ہیں، آپ اپنے مسلک کے مطابق جو مسائل یہاں سے سن کر جائیں، اس کے مطابق عمل کریں۔ آپ کے لئے دوسرے مسلک والوں سے مسائل پوچھنا اور ان حلقوں میں بیٹھنا ٹھیک نہیں ہے۔

مسائل کن سے پوچھیں؟

سوال: اگر ان کے حلقوں میں نہ بیٹھیں اور نہ مسئلہ پوچھیں تو پھر وہاں پر کن سے مسائل پوچھیں؟

جواب: وہاں پر حنفی علماء بھی ہوتے ہیں ان علماء سے مسائل پوچھیں۔ اور اب تو الحمدللہ عالمگیر والوں کے گروپوں میں مفتی اور علماء حضرات بھی ہوتے ہیں، ان سے مسائل پوچھ سکتے ہیں۔

کھانے پینے کی اشیاء ساتھ لیجانا

سوال: سعودی عرب میں قانوناً کھانے پینے کی اشیاء لے جانا منع ہے، کیا ہمارے لئے کھانے پینے کی اشیاء لے جانا جائز ہے؟

جواب: آدمی جس ملک میں جا رہا ہو، اس ملک کے قانون کی پابندی کرنی چاہئے، خلاف قانون کوئی کام نہیں کرنا چاہئے، یہ بھی دین کا حصہ ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص کوئی چیز کسی طرح لے گیا تو اس کا استعمال کرنا جائز ہوگا، لیکن بہتر یہ ہے کہ اپنے ملک کے قوانین کی بھی پابندی کرے اور جہاں جا رہا ہے، اس ملک کے قوانین کی بھی پابندی کرے۔

احرام سے متعلق سوالات

سفید رنگ کے علاوہ دوسرے رنگ کا احرام باندھنا

سوال: کیا احرام کا سفید ہونا ضروری ہے یا دوسرے رنگ کا احرام بھی باندھ سکتے ہیں؟

جواب: مرد کے لئے احرام میں افضل اور مسنون تو یہ ہے کہ سفید رنگ کی چادریں ہوں، لیکن وقت ضرورت دوسرے رنگ کی چادریں بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

احرام کی حالت میں تمباکو نوشی کرنا

سوال: احرام کی حالت میں سگریٹ، تمباکو نوشی، حقہ یا سگار پینا یا تمباکو والا پان کھانا کیسا ہے؟

جواب: جن چیزوں کے استعمال سے منہ میں بدبو پیدا ہو جائے یا ایسی چیزیں جن میں نشے کی کیفیت ہو، ان چیزوں کا استعمال ویسے بھی مکروہ ہے، حالت احرام میں اور زیادہ مکروہ ہے۔ حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی پیاز اور کچا لہسن کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی بو سے آس پاس والوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور اللہ کے فرشتوں کو بھی اذیت ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا اہتمام کرنا چاہئے کہ ہر وہ چیز جس سے منہ میں بدبو پیدا ہو، ان کو حتی الامکان استعمال نہ کریں۔ لیکن اگر مجبوری ہے تو حرم میں جانے سے پہلے منہ کو اچھی طرح صاف کریں، مسواک کریں، تاکہ بدبو زائل ہو جائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

انیس الحجاج
شعبہ حج عالمگیر مسجد
عالمگیر روڈ - بہادر آباد - کراچی